

P-7

روزنامہ جنوبی سہارا بنگلورو

DAILY JUNUBI SAHAARA BENGALURU



P-5

Friday 27 November 2026 | Pages - 8 | Rs. 5/- | Vol - 2 | Issue - 438 | RNI No.: KNURD/25/A2296 | dailyjunubisahaara@gmail.com | www.junubisahaara.com | جمعہ، ۱۶ / جمادی الثانی 1448

آئندہ سال سے تمام اسکولوں میں ہوں گے آئین سے متعلق اسباق

نصاب کی تیاری کے لئے علیحدہ کمیٹی تشکیل دی جائے گی، میسور میں یوم آئین تقریبات سے وزیر اعلیٰ شیوکمار و دیگر کے خطابات

میسور، 26 نومبر: (صفدر قیصر، جنوبی سہارا) وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ تعلیمی سال سے ریاست کے تمام سرکاری اور خانگی اسکولوں کے نصاب میں ہندوستانی آئین سے متعلق اسباق شامل کئے جائیں گے۔ اس مقصد کے لئے ایک علیحدہ کمیٹی تشکیل دی جائے گی، جو طلبہ کے لئے آئین کے اسباق اور ان کے مواد کو تیار کرے گی۔ جمعرات کو میسور کے مہاراجہ کالج گراؤنڈ میں منعقدہ یوم آئین تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آئین محض ایک کتاب نہیں بلکہ ملک کے ہر شہری کے حقوق، وقار، آزادی اور مساوات کا محافظ ہے۔ بچوں کو کم عمری ہی سے آئین کی اہمیت اور اس کی بنیادی اقدار سے واقف کرانا ضروری ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ طلبہ کو آئین کے اصولوں سے واقف کرانے کے ساتھ ان پر روزمرہ زندگی میں عمل کرنے کی ترغیب بھی دی جانی چاہئے۔ صرف آئین پڑھنا کافی نہیں بلکہ اس کے اصولوں کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا بھی ضروری ہے۔ نوجوانوں میں جمہوری شعور اور قیادت کی صلاحیتوں کو فروغ دینے کے لئے اسمبلی حلقوں کی سطح پر یوتھ پارلیمنٹ قائم کی جائیں گی۔ شیوکمار نے کہا کہ ہندوستانی جمہوریت میں ہر شہری کے ووٹ کی اہمیت یکساں ہے، خواہ وہ وزیر اعظم کا ووٹ ہو یا ایک عام شہری کا، امیر کا ہو یا غریب کا۔ انہوں نے پسماندہ طبقات، اقلیتوں اور دلتوں کے ووٹوں کو انتخابی فہرستوں سے خارج کرنے کی کوششوں پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ اس معاملے کو سنجیدگی سے لینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اپنے حق رائے دہی کے تحفظ کے لئے متحد رہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ آئینی اداروں کے مبینہ غلط استعمال کے ذریعہ جمہوریت کو نقصان پہنچانے کی کوششوں پر ملک کی نظر ہے۔ شخصی پرستش سے زیادہ جمہوریت کا تحفظ اہم ہے اور اگر آئین محفوظ رہے گا تو ملک کا اتحاد، سالمیت اور امن بھی برقرار رہے گا۔ وزیر اعلیٰ نے ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ مہاتما گاندھی اور پنڈت جواہر لعل نہرو کی رہنمائی میں آئین کی تدوین کی ذمہ داری ڈاکٹر امبیڈکر کو سونپی گئی تھی۔ آئین کو ملک کی قومی کتاب کی حیثیت سے دیکھنا چاہئے۔ جس طرح کسی مکان کی تعمیر کے لئے نقشہ بنیادی اہمیت رکھتا ہے، اسی طرح آئین ملک کی بنیاد ہے۔ انہوں نے کہا کہ وقت اور حالات کے مطابق آئین میں تبدیلیاں ہوسکتی ہیں، لیکن اس کی بنیادی اقدار یعنی انصاف، آزادی، مساوات اور بھائی چارے کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ حکمرانوں سے سوال کرنے کا حق بھی آئین نے دیا ہے۔ ڈی کے شیوکمار نے کہا کہ آئین صرف وزیر اعلیٰ، وزراء، ارکان اسمبلی اور پنچایت نمائندوں کو اختیارات ہی نہیں دیتا بلکہ عام شہریوں کو بھی حکمرانوں سے سوال کرنے کا حق فراہم کرتا ہے۔ اگر کسی شہری کو انصاف نہیں ملتا تو وہ عدالت سے رجوع کرسکتا ہے۔ آئین تمام شہریوں کے لئے یکساں قانون اور انصاف کی ضمانت دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ ایک کسان کے بیٹے اور عوامی خدمت گار کی حیثیت سے عوام کے سامنے کھڑے ہیں اور گزشتہ 40 برسوں سے عوام کی خدمت کررہے ہیں۔ آئین نے انہیں آگے بڑھنے کی طاقت اور حوصلہ فراہم کیا ہے۔



مودی حکومت نے دوبارہ بلایا پارلیمنٹ کا اجلاس، 30 نومبر سے لوک سبھا اور 2 دسمبر سے راجیہ سبھا کی کارروائی



نئی دہلی: مرکز کی نریندر مودی حکومت نے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کا اجلاس دوبارہ بلانے کی تیاری کر لی ہے۔ مجوزہ شیڈول کے مطابق لوک سبھا کا اجلاس 30 نومبر 2026 سے شروع ہوگا، جب کہ راجیہ سبھا کی کارروائی 2 دسمبر سے شروع ہونے کا امکان ہے۔ دونوں ایوانوں کی کارروائی 3 دسمبر کو ختم ہوسکتی ہے۔ مرکزی وزیر برائے پارلیمانی امور کرن رجیجو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ کے ذریعے اس کی اطلاع دی۔ انہوں نے بتایا کہ مرکزی حکومت نے لوک سبھا اسپیکر اور راجیہ سبھا کے چیئرمین سے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کی کارروائی دوبارہ شروع کرنے کی درخواست کی ہے۔ ان کے مطابق یہ اجلاس پارلیمنٹ کے مانسون سیشن کی ہی کارروائی کا تسلسل ہوگا۔ تاہم، اجلاس کا حتمی پروگرام ایوانوں کے کام کاج کی ضرورتوں کے مطابق طے کیا جائے گا۔ اس اعلان کے بعد کانگریس نے بھی پارلیمنٹ کے مجوزہ اجلاس کے پیش نظر اپنی حکمت عملی تیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پارٹی نے جمعہ کو شام 4 بج کر 30 منٹ پر دہلی میں اپنی پارلیمانی کمیٹی کی میٹنگ طلب کی ہے۔ خبر رساں ایجنسی اے این آئی کے مطابق، اس میٹنگ میں پارلیمنٹ کے ممکنہ اجلاس، پارٹی کے موقف اور آئندہ کی تیاریوں پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ پارلیمنٹ کا یہ مجوزہ اجلاس ایسے وقت میں ہونے جارہا ہے جب خواتین کے ریزرویشن اور حلقہ بندی کے معاملے پر سیاسی سرگرمیاں تیز ہیں۔ خاص طور پر خواتین کو پارلیمنٹ اور اسمبلیوں میں 33 فیصد ریزرویشن دینے کے قانون کو نافذ کرنے کے طریقہ کار اور لوک سبھا کی نشستوں کی تعداد بڑھانے کے معاملے پر حکومت اور اپوزیشن کے درمیان اختلافات پائے جاتے ہیں۔

انجم پرویز ریونیو ڈپارٹمنٹ کے ایڈیشنل چیف سکریٹری، راجیندر کمار کو محکمہ داخلہ کی ذمہ داری

بنگلورو، 26 نومبر: (جنوبی سہارا نیوز)



کرناٹک حکومت نے ریاستی انتظامیہ میں اہم ردوبدل کرتے ہوئے 3 سینئر آئی اے ایس افسران کے تبادلوں اور اضافی ذمہ داریوں سے متعلق احکامات جاری کیے ہیں۔ نوٹیفکیشن کے مطابق انجم پرویز، آئی اے ایس، جو محکمہ جنگلات، ماحولیات اور ماحولیات سے متعلق امور کے ایڈیشنل چیف سکریٹری کے عہدے پر فائز تھے، کا تبادلہ کرتے ہوئے انہیں ریونیو ڈپارٹمنٹ کا ایڈیشنل چیف سکریٹری مقرر کیا گیا ہے۔ انہیں فوری اثر سے محکمہ تعمیرات عامہ (پی ڈبلیو ڈی) کے ایڈیشنل چیف سکریٹری کا اضافی چارج بھی سونپا گیا ہے۔ اسی طرح گریٹر بنگلورو اتھارٹی کے چیف کمشنر مہیشور راؤ ایم، آئی اے ایس، کو محکمہ جنگلات، ماحولیات اور ماحولیات کے ایڈیشنل چیف سکریٹری کا اضافی چارج دیا گیا ہے۔ دوسری جانب راجیند رکمار کٹاریہ، آئی اے ایس کا تبادلہ کرتے ہوئے انہیں محکمہ داخلہ، بنگلورو کا ایڈیشنل چیف سکریٹری مقرر کیا گیا ہے۔

یوپی اسمبلی انتخابات: اکھلیش یادو نے جاری کیا منشور

10 لاکھ نوکریوں اور کسانوں کی قرض معافی سمیت کئی اہم وعدے

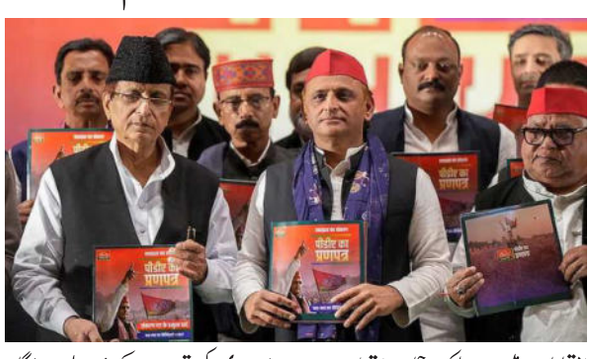

لکھنؤ: سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے جمعرات کو یومِ آئین کے موقع پر پارٹی کا انتخابی منشور جاری کرتے ہوئے نوجوانوں، کسانوں، خواتین، سرکاری ملازمین اور محروم طبقات کے لیے وعدوں کی طویل فہرست پیش کی۔ 'جن من گھوشنا پتر' اور 'ستائیس کا سنکلپ: پی ڈی اے کا پرن پتر' کے ذریعے پارٹی نے روزگار، ریزرویشن، سماجی انصاف اور معاشی تحفظ کو اپنے انتخابی ایجنڈے کا مرکز بنایا ہے۔ اکھلیش یادو نے اعلان کیا کہ ریاست میں سماج وادی پارٹی کی حکومت بننے پر پہلی کابینہ میٹنگ میں سرکاری محکموں کے 10 لاکھ خالی عہدوں کو فوری طور پر پُر کرنے کا فیصلہ کیا جائے گا۔ بے روزگار گریجویٹ نوجوانوں کو ملازمت ملنے تک ہر ماہ 5 ہزار روپے الاؤنس دینے کا بھی وعدہ کیا گیا ہے۔ بھرتی کے عمل کو مقررہ وقت میں مکمل کرنے اور امتحانات میں پیپر لیک جیسے واقعات پر سخت کارروائی کی یقین دہانی کرائی گئی ہے۔ ایسی گڑبڑیوں کے لیے متعلقہ وزیروں اور افسران کی جواب دہی بھی طے کی جائے گی۔ تعلیم کے شعبے میں 26 ہزار بند سرکاری پرائمری اسکول دوبارہ کھولنے، بارہویں جماعت پاس طلبہ کو لیپ ٹاپ دینے اور نئی تعلیمی پالیسی نافذ کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ غریب اور پی ڈی اے طبقے کے طلبہ کو اعلیٰ تعلیم کے یکساں مواقع فراہم کرنے کے ساتھ ہنرمندی کی تربیت کے ذریعے روزگار سے جوڑنے کی بات بھی کہی گئی ہے۔ کسانوں کے لیے قرض معافی اور ریاست کی 23 فصلوں کے ساتھ دودھ پر بھی کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) کی قانونی ضمانت دینے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ گنے کے کسانوں کے بقایا جات کی ادائیگی کے لیے 15 ہزار کروڑ روپے کا فنڈ بنایا جائے گا، جس کے ذریعے 24 گھنٹے کے اندر گنے کی قیمت ادا کرنے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔

تمل ناڈو میں مرد سرکاری ملازمین کو ملے گی 15 دن کی 'پیٹرنٹی لیو'، وزیر اعلیٰ وجے کا اعلان



چنئی: تمل ناڈو حکومت نے اپنے مرد سرکاری ملازمین کے لیے 15 دن کی پیٹرنٹی چھٹی (پیٹرنٹی لیو) دینے کا اعلان کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ ایس جوزف وجے نے جمعرات کو اس فیصلے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ ریاست کے شادی شدہ مرد سرکاری ملازمین بچے کی پیدائش کے موقع پر اپنی بیوی کے ساتھ رہنے اور نومولود کی دیکھ بھال میں مدد کے لیے 15 دن کی چھٹی لے سکیں گے۔ ریاستی حکومت کے مطابق، یہ پہلی مرتبہ ہے جب تمل ناڈو میں مرد سرکاری ملازمین کے لیے اس طرح کی چھٹی کا انتظام کیا گیا ہے۔ نئے حکم نامے کے تحت اہل ملازمین بچے کی پیدائش سے 15 دن پہلے یا بچے کی پیدائش کے بعد چھ ماہ کے اندر یہ چھٹی حاصل کرسکتے ہیں۔ اس فیصلے کے تحت ملازمین کو یہ سہولت دی گئی ہے کہ وہ اپنی ضرورت کے مطابق چھٹی کا وقت منتخب کرسکیں۔ وہ چاہیں تو بچے کی پیدائش سے پہلے کے دنوں میں اپنی بیوی کے ساتھ رہ سکتے ہیں یا پھر پیدائش کے بعد چھ ماہ کی مدت کے دوران کسی بھی وقت 15 دن کی چھٹی لے کر نومولود کی دیکھ بھال میں ہاتھ بٹا سکتے ہیں۔

یوپی میں بی جے پی کے رکن اسمبلی اوم کمار کا انتخاب کالعدم قرار، الہ آباد ہائی کورٹ کا فیصلہ

پریاگ راج: 26 نومبر (ایجنسی) اتر پردیش کی سیاست میں 2027 کے اسمبلی انتخابات سے قبل ایک اہم پیش رفت سامنے آئی ہے۔ بجنور ضلع کی نہٹور اسمبلی سیٹ سے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے رکن اسمبلی اوم کمار کا انتخاب الہ آباد ہائی کورٹ نے کالعدم قرار دے دیا ہے۔ 2022 کے اسمبلی انتخابات میں اوم کمار نے راشٹریہ لوک دل (آر ایل ڈی) کے امیدوار منشی رام کو محض 258 ووٹوں کے فرق سے شکست دی تھی۔ انتخاب میں ہار کے بعد منشی رام نے اوم کمار کے انتخاب کو عدالت میں چیلنج کیا تھا۔ اس معاملے کی سماعت کے بعد جسٹس سلیل کمار رائے کی یک رکنی بنچ نے یہ اہم فیصلہ سنایا۔ تاہم عدالت نے اپنے حکم پر عمل درآمد 15 دن کے لیے روک دیا ہے، تاکہ اوم کمار کو سپریم کورٹ میں اپیل دائر کرنے کا موقع مل سکے۔ بجنور ضلع کی نہٹور اسمبلی سیٹ پر 2022 کے انتخابات میں بی جے پی اور راشٹریہ لوک دل کے درمیان سخت مقابلہ ہوا تھا۔ انتخابی نتائج کے مطابق اوم کمار کو 935,77 ووٹ ملے تھے، جبکہ منشی رام نے 677,77 ووٹ حاصل کیے تھے۔ اس طرح اوم کمار نے صرف 258 ووٹوں سے کامیابی حاصل کی تھی۔ نتائج کے اعلان کے بعد منشی رام نے عوامی نمائندگی قانون 1951 کے تحت الہ آباد ہائی کورٹ میں انتخابی عرضی داخل کی تھی۔





غوثیہ اسکول بسواکلیان میں یوم اطفال وتعلیم اور یوم اردو

عظیم الشان ''سیرت ڈائیلاگ فیلیسی ٹیشن پروگرام'' کا کامیاب انعقاد طلبہ وطالبات کی علمی، ادبی اور ثقافتی پیشکشوں نے حاضرین کے دل جیت لیے





بسواکلیان، 26 نومبر: (نامہ نگار خواجہ سرتاج الدین) غوثیہ پرائمری وہائی اسکول، پی یوسی وڈگری کالج بسواکلیان کی جانب سے بروز چہارشنبہ، 25 نومبر 2026ء کو یوم اطفال، یوم تعلیم اور یوم اردو کی مناسبت سے ایک عظیم الشان ''سیرت ڈائیلاگ فیلیسی ٹیشن پروگرام'' کا کامیاب انعقاد عمل میں آیا۔ یہ تقریب دوپہر 2 بجے سے شام 5 بجے تک منعقد ہوئی، جس میں طلبہ، والدین، اساتذہ، تعلیمی وسماجی شخصیات اور معزز مہمانانِ گرامی نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ پروگرام کی صدارت وسرپرستی جناب الحاج مرزا انور بیگ صاحب، جناب حاجی عبدالرحمن صاحب اور محترم معین الدین صاحب جمادار نے فرمائی۔ تقریب کا باقاعدہ افتتاح ڈاکٹر علامہ محمد اقبال، مولانا ابوالکلام آزاد اور پنڈت جواہر لال نہرو کی تصاویر پر گلپوشی کرکے انہیں خراجِ عقیدت پیش کرنے کے ذریعے عمل میں آیا۔ پروگرام کے آغاز میں اسکول کی معلمہ محترمہ حنا کوثر صاحبہ نے تمام مہمانانِ گرامی کا پرتپاک استقبال کیا۔ اس کے بعد تلاوتِ کلامِ پاک سے محفل کا بابرکت آغاز ہوا۔ تلاوت کی سعادت طالبہ الشفا مابین نے حاصل کی، جبکہ حمدِ باری تعالیٰ جماعت نہم کی طالبہ البیا نے پیش کی۔ نعتِ رسولِ مقبول ﷺ کا نذرانہ جماعت دہم کی طالبہ حنا شافین نے پیش کیا۔ طلبہ وطالبات کی علمی، ادبی اور ثقافتی پیشکشیں تقریب کے دوران طلبہ وطالبات نے یومِ اطفال، یوم تعلیم اور یوم اردو کی مناسبت سے مختلف علمی، ادبی اور ثقافتی پروگرام پیش کیے۔ ''والدِ محترم'' کے عنوان سے ایک پُراثر نظم جماعت دہم کی طالبہ فائزہ بتول نے پیش کی، جسے حاضرین نے بے حد سراہا۔ تعلیم کی اہمیت پر تقریر جماعت دہم کی طالبہ ایمن صبا نے پیش کی، جبکہ یوم اردو کی اہمیت پر جماعت دہم کی طالبہ انیسا بیگم نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

ہرش وردھن یادو پالامورو یونیورسٹی کرکٹ ٹیم میں منتخب

نارائن پیٹ 26/نومبر (محمد ارشد فیصل) نارائن پیٹ کے سری دتا بندادن ڈگری کالج کے بی ایس سی سال اول کے طالب علم چندریک شری ہرش وردھن یادو نے کرکٹ میں نمایاں صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہوئے پالامورو یونیورسٹی کی کرکٹ ٹیم میں جگہ حاصل کرلی۔ وہ انٹر یونیورسٹی ساؤتھ زون کرکٹ مقابلوں میں یونیورسٹی کی نمائندگی کریں گے۔ ان کی اس کامیابی پر کالج کے پرنسپل ایل۔ ناگراج، اساتذہ، انتظامیہ، طلبہ اور ضلع کے کرکٹ شائقین نے مسرت کا اظہار کرتے ہوئے مبارکباد پیش کی۔ ہرش وردھن نے اپنی کامیابی کا سہرا بی ٹی رمنا، کوچ اجے اور یونیورسٹی کی سلیکشن کمیٹی کی رہنمائی وحوصلہ افزائی کو دیتے ہوئے ان سے اظہارِ تشکر کیا۔



دستور ہند کی اقدار کا ہر شہری تحفظ کریں کامار ریڈی ضلع کلکٹر آشیش سنگوان

دستور ہند کے یوم تاسیس کے موقع پر کلکٹریٹ میں آئین کی تمہید پڑھ کر ضلع کلکٹر نے عہدیداروں کو حلف دلایا



کامار ریڈی: 26/نومبر (سید کوثر علی/جنوبی سہار) ضلع کلکٹر آشیش سنگوان نے کہا کہ ہندوستانی دستور کی اقدار کا تحفظ کرنا ہر شہری کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ دستورِ ہند کے یوم تاسیس کے موقع پر کامار ریڈی ضلع کلکٹریٹ کے جائزہ اجلاس ہال میں منعقدہ پروگرام میں ضلع کلکٹر نے ہندوستانی دستور کی تمہید (پری ایمبل) پڑھ کر سنائی اور ضلع کے عہدیداروں کو دستوری حلف دلایا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ 26 نومبر 1949 کو دستور ساز اسمبلی کی جانب سے منظور کیا گیا ہندوستانی دستور ملک کے جمہوری نظام کی بنیاد ہے۔ ہندوستان کو ایک خودمختار، سوشلسٹ، سیکولر، جمہوری اور جمہوریہ ملک کے طور پر برقرار رکھنے میں دستور کا اہم کردار ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے تمام شہریوں کو سماجی، معاشی اور سیاسی انصاف فراہم کرنا، سوچنے، اظہارِ خیال، عقیدہ، مذہب اور عبادت کی آزادی دینا اور مرتبے ومواقع میں مساوات کو یقینی بنانا دستور کے بنیادی مقاصد ہیں۔ ہر شہری کی ذمہ داری ہے کہ وہ فرد کے وقار، ملک کی یکجہتی اور سالمیت کا تحفظ کرتے ہوئے تمام شہریوں کے درمیان بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دے۔ ضلع کلکٹر نے سرکاری عہدیداروں اور ملازمین کو ہدایت دی کہ وہ دستوری روح کے مطابق عوام کو شفاف اور جوابدہ خدمات فراہم کریں اور عوامی مسائل کی یکسوئی کے لیے پوری لگن اور ذمہ داری کے ساتھ مسلسل کام کریں۔ اس پروگرام میں اڈیشنل کلکٹر وکٹر، لوکل باڈیز اڈیشنل کلکٹر این وائی گری، ضلع ریونیو آفیسر پانڈو اور دیگر ضلعی عہدیداروں نے شرکت کی۔

ضلع کلکٹر ستیہ پرساد اور ضلع سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اشوک کمار کیساتھ میدانی سطح پر گورنر کے دورے کے انتظامات کا جائزہ لیا



جگتیال: 26/نومبر (نومبر شیخ جمیل احمد) ریاست تلنگانہ کے گورنر شیو پرتاپ شکلا کے اس ماہ کی 30 تاریخ کو جگتیال ضلع کا دورہ کرنے کے تناظر میں ضلع کلکٹر بی ستیہ پرساد نے عہدیداروں کو ہدایت دی ہے کہ وہ دورہ سے متعلق تمام انتظامات کو منظم طریقے سے اور بغیر کسی غلطی کے مکمل کریں۔ آج ضلع کلکٹر بی ستیہ پرساد نے ضلع سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اشوک کمار کے ساتھ کونڈا گٹو اور جے این ٹی یو کے آس پاس کے علاقے کا دورہ کیا اور گورنر کے دورے کے لیے مختلف محکموں کی طرف سے کیے جارہے انتظامات کا معائنہ کیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ضلع کلکٹر بی ستیہ پرساد نے کہا کہ گورنر شیوا پرتاپ شکلا 30 نومبر کو جگتیال ضلع پہنچیں گے اور کونڈا گٹو سری انجنیا سوامی کا دورہ کریں گے، اور بعد میں کونڈا گٹو میں جے این ٹی یو میں مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی فلاحی اسکیموں اور ترقیاتی پروگراموں کے نفاذ پر افسران کے ساتھ جائزہ میٹنگ کریں گے۔ اس تناظر میں تجویز دی گئی کہ دورے کے ہر پہلو کا پہلے سے جائزہ لیا جائے اور ضروری انتظامات مکمل کیے جائیں۔ سب سے پہلے اس ہیلی پیڈ کا معائنہ کیا گیا جہاں گورنر پہنچیں گے اور وہاں بیریکیڈنگ، حفاظتی اقدامات اور دیگر انفراسٹرکچر کا معائنہ کیا گیا۔ کلکٹر نے آر اینڈ بی اور محکمہ پولیس کے افسران کو ہیلی پیڈ پر ضروری انتظامات بروقت مکمل کرنے کا حکم دیا۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ ہیلی پیڈ پر صرف مجاز افراد ہی آئیں اور پروٹوکول قوانین پر عمل کیا جائے۔ بعد ازاں گورنر کے قیام کے لئے گیسٹ ہاؤس کا معائنہ کیا جہاں وہ قیام کریں گے۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ محکمہ پولیس کی سرپرستی میں وہاں پر سلامی، قومی ترانہ اور ریاستی ترانے کے لیے ضروری انتظامات کیے جائیں۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ گیسٹ ہاؤس کے اطراف میں صفائی، بجلی، پینے کے پانی، سیکورٹی اور دیگر چیزوں کے انتظامات پہلے سے مکمل کرلیں۔ میٹنگ کے احاطے میں جہاں گورنر شرکت کریں گے جے این ٹی یو کونڈا گٹو اڈیمن بلاک کا معائنہ کیا گیا اور اسٹیج، بیٹھنے کی جگہ، ساؤنڈ سسٹم، بجلی کی فراہمی اور دیگر تکنیکی انتظامات کا معائنہ کیا گیا۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ اجلاس میں شرکت کرنے والے عہدیداروں اور دیگر معززین کو ضروری سہولیات فراہم کی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ مختلف محکموں کے عہدیداروں کو چاہئے کہ وہ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی فلاحی اسکیموں اور ترقیاتی پروگراموں کے بارے میں جامع معلومات کے ساتھ رپورٹ تیار کریں۔ کلکٹر نے خواتین سیلف ہیلپ گروپس کے زیر اہتمام لگائے جانے والے مختلف اسٹالز کا معائنہ کیا اور تجویز پیش کی کہ خواتین گروپوں کے ذریعہ تیار کردہ مصنوعات، ان کے ذریعہ معاش کے پروگراموں اور کامیابیوں کی عکاسی کرنے کے لئے اسٹال پرکشش انداز میں لگائے جائیں۔ گورنر نے ڈی آر ڈی اے کے عہدیداروں کو ضروری انتظامات کرنے کی ہدایت دی تاکہ خواتین گروپوں کے نمائندے اسٹالوں کے دورہ کے دوران اپنی سرگرمیوں اور کامیابیوں کی وضاحت کرسکیں۔ گورنر کے جائزے کے ایک حصے کے طور پر، کلکٹر نے کہا کہ طبی اور محکمہ صحت کے افسران کو ٹی بی مکت بھارت ابھیان، نکشے مترا پروگرام، انیمیا مکت بھارت، سکل سیل انیمیا کے خاتمے، ماں اور بچے کی صحت، اور غذائیت کے پروگراموں کے نفاذ کے بارے میں جامع رپورٹیں تیار کرنی چاہئیں۔ اس فیلڈ وزٹ میں ریونیو، پولیس، متعلقہ محکموں کے ضلعی افسران، پولیس افسران اور دیگر عملہ نے شرکت کی۔

نارائن پیٹ میں 'پریہری یواسرکشا' کے تحت، ڈرگس فری کیمپس تعلیمی کیلنڈر کی رسم اجرا



نارائن پیٹ: 26/نومبر (محمد ارشد فیصل/جنوبی سہار) ضلع ایس پی ڈاکٹر ونیت نے طلبا کو منشیات اور دیگر نشہ آور اشیاء کے استعمال سے مکمل اجتناب کرنے کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ منشیات نہ صرف انسانی صحت بلکہ تعلیمی زندگی اور مستقبل کو بھی تباہ کردیتی ہیں۔ طلبہ اپنی صلاحیتوں کو مثبت سرگرمیوں اور تعلیم کے لیے بروئے کار لائیں اور نشہ سے پاک معاشرے کی تشکیل میں اپنا اہم کردار ادا کریں۔ محکمہ تعلیم حکومتِ تلنگانہ اور سماگرہ شکشا کے زیر اہتمام ''پریہری یواسرکشا'' پروگرام کے تحت ''باشعور ذہن، مضبوط عزم، نشہ سے پاک اسکول'' کے عنوان سے جمعرات کو گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول نارائن پیٹ میں ضلع سطحی شعور بیداری پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس موقع پر ایس پی ڈاکٹر ونیت نے کہا کہ منشیات کا استعمال طلبہ کی جسمانی وذہنی صحت، تعلیمی کارکردگی اور مستقبل پر انتہائی منفی اثرات مرتب کرتا ہے۔ انہوں نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ بری عادتوں سے دور رہتے ہوئے اپنی تمام تر توجہ تعلیم پر مرکوز کریں اور منشیات کے خلاف بیداری مہم میں سرگرم حصہ لیتے ہوئے اپنے ساتھیوں کو بھی اس کے مضر اثرات سے واقف کروائیں۔ ضلع ایجوکیشن آفیسر ڈاکٹر ایم گووندراجو نے کہا کہ اسکولوں میں قائم پریہری کلبوں کے ذریعے طلبہ کو منشیات کے نقصانات سے واقف کروانے کے لیے بڑے پیمانے پر پروگرام منعقد کیے جائیں۔ انہوں نے بتایا کہ 28 نومبر کو ضلع کے تمام منڈلوں میں سرکاری وخانگی پرائمری، اپر پرائمری اور ہائی اسکولوں، کے جی بی وی، ماڈل اسکولوں اور انٹرمیڈیٹ کالجوں کے اساتذہ کے لیے منشیات کے استعمال کی روک تھام سے متعلق تربیتی پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔ انہوں نے مزید ہدایت دی کہ 30 نومبر کو ضلع کے تمام سرکاری وخانگی اسکولوں اور کالجوں میں منشیات کے خلاف شعور بیداری پروگرام منعقد کیے جائیں اور ان سرگرمیوں کی تفصیلات متعلقہ پورٹل پر لازمی طور پر درج کی جائیں۔ ضلع میڈیکل اینڈ ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر کے جے سی موہن نے منشیات کے استعمال سے پیدا ہونے والے جسمانی وذہنی امراض اور صحت پر مرتب ہونے والے سنگین اثرات سے واقف کروایا۔ انہوں نے کہا کہ نشہ صرف ایک فرد کی صحت کو متاثر نہیں کرتا بلکہ اس کے اثرات پورے خاندان اور سماج تک پہنچتے ہیں۔ انہوں نے طلبہ کو صحت مند طرزِ زندگی اختیار کرنے کی نصیحت کی۔ پروگرام کے دوران ایس پی ڈاکٹر ونیت اور ڈی ای او ڈاکٹر ایم گووندراجو نے مشترکہ طور پر ''ڈرگس فری کیمپس'' اسکول ایجوکیشن ایئر کیلنڈر'' کا اجراء کیا۔ اس کیلنڈر کے ذریعے سال بھر اسکولوں اور کالجوں میں منشیات کے خلاف بیداری پروگراموں کے انعقاد کو منظم بنانے پر زور دیا گیا۔ اس موقع پر ایس ڈی پی او لنگیا، ٹرینی ڈی ایس پیز، ایس آئی ویجلنس یلو، ڈی ایم ایچ او ڈاکٹر کے جے سی موہن، اے ایم او او دیا ساگر، سی ایم اور اجندر کمار، ضلع سائنس آفیسر بھانو پرکاش، نشہ مکت بھارت پروگرام کے محکمہ تعلیم کے نوڈل آفیسر آر انجنیلو، ایم ای اوز اور دیگر عہدیدار موجود تھے۔ ہر منڈل سے ایک منڈل ایجوکیشن آفیسر، ایک ریسورس ٹیچر اور ایک طالب علم کے علاوہ سرکاری جونیئر کالجوں سے ایک ریسورس لکچرر نے شرکت کی۔ اسی پروگرام کے دوران یوم دستور بھی منایا گیا اور طلبہ سے ہندوستانی دستور کے دیباچے کی اجتماعی قرأت کروائی گئی۔ اس موقع پر جمہوری اقدار، مساوات، آزادی اور اخوت کے اصولوں سے طلبہ کو واقف کروایا گیا۔ پروگرام میں اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ طلبہ اور تعلیمی اداروں کی مشترکہ کوششوں سے منشیات سے پاک تعلیمی ماحول اور صحت مند سماج کی تعمیر کو یقینی بنایا جائے گا۔

ہندوستان کا دستور دنیا کا سب سے عظیم ترین طاقتور تحریری دستور

بھینسہ میونسپل میں امبیڈکر مجسمہ پر یوم دستور کا اہتمام، صدر نشین وکمیشنر کا خطاب



بھینسہ۔26/نومبر (سید جاوید ساحل/جنوبی سہارا) بھینسہ میونسپل دفتر میں میں آج قومی یوم قانون یعنی یوم دستور کا اہتمام کیا گیا۔ دستور اور اس کی خصوصیات کو اجاگر کیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے صدر نشین بلدیہ بھینسہ تمولا داتاتری اور میونسپل کمشنر نریش کے علاوہ دیگر نے کہا کہ دستور ہند کی اہم خصوصیات یہ ہے کہ اسے سیکولر مملکت کا درجہ دیا گیا اور سیکولر مملکت کا اپنا کوئی مذہب نہیں ہوتا، حکومت کسی مذہب کی بنیاد پر نہیں چلائی جائے گی شہریوں کو کسی بھی مذہب پر عمل کرنے یا نہ کرنے کی مکمل آزادی ہوگی اور نہ ہی حکومت کسی مذہب کی طرف داری کرے گی۔ دستور ہند کی 1976ء میں 42 ویں ترمیم کے ذریعے مقتدر اعلیٰ عوامی جمہوریہ میں اضافہ کیا گیا جس کے ذریعے ملک میں اتحاد قائم کیا گیا جو قابل تعریف ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہندوستان کا آئین ہی ہے جو ملک میں معاشرے کے تمام طبقات کے لیے مساوی انصاف کو یقینی بناتا ہے۔ یوم آئین کے موقع پر، انہوں نے سرکاری عہدیداروں، عوامی نمائندوں اور وہاں موجود عوام کے ساتھ مل کر آئین کے دیباچے پر مبنی عہد لیا۔ انہوں نے کہا کہ آئین کے عظیم معمار ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کی بدولت، آج ہندوستان کو عالمی سطح پر ایک باوقار جمہوری ملک کے طور پر شناخت حاصل ہوئی ہے۔ اس موقع میونسپل عہدیداران، اراکین بلدیہ، معاون اراکین کے علاوہ ملازمین کی کثیر تعداد موجود تھی۔

بابا صاحب کی بدولت ہی ہندوستان میں جمہوری نظام نافذ عمل

یوم دستور کے موقع پر بھینسہ میں تقاریب، کانگریس قائدین اور متعلقہ قائدین کا خطاب



بھینسہ: 26/نومبر (جاوید ساحل/جنوبی سہارا) ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے ہی ہندوستان کو ایک جمہوری نظام عطا کیا ہے جس کی وجہ سے ہندوستان کے معمار ہند کہلائے جاتے ہیں ڈاکٹر امبیڈکر کی خدمات آج ہندوستان میں ہر ایک کیلئے ناقابل فراموش ہے جن کی جدوجہد اور کاوشوں کی ہی بدولت ملک میں جمہوری اقداروں کی مکمل طور پر پاسداری ہورہی ہے اور وہ آج ہی کا دن ہے اس دن بابا صاحب نے دستور حکومت وقت کو سونپا تھا ان خیالات کا اظہار کانگریس قائدین کے علاوہ دیگر قائدین وذمہ داران نے آج یوم دستور کے موقع پر مختلف تقاریب میں کیا۔ بھینسہ میں 26/نومبر کو یوم دستور کے طور پر منا گیا بھینسہ کے بس اسٹانڈ کے قریب واقع امبیڈکر کے مجسمہ پر دلت طبقات سے وابستہ قائدین اور متعلقہ عوام کی کثیر تعداد جمع ہوگئی اور اپنے عقیدے کے مطابق انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ اس کے علاوہ میونسپل دفتر میں بھی ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ جبکہ اس موقع پر کانگریس قائدین جن میں اروند کمار ٹاؤن صدر کانگریس، شنکر چندرے، مقصود خان، سریش شہانے، الماس خان، متین خان کے علاوہ دیگر نے بابا صاحب ڈاکٹر امبیڈکر کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کے یوم پیدائش کو سرکاری طور پر منانے کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم سب ڈاکٹر امبیڈکر کے دئے گئے اصولوں پر عمل کرئیں گے ایک ہندوستان کی تیاری کرسکتے ہیں جس کا خواب ڈاکٹر امبیڈکر نے دیکھا تھا۔ ان تقاریب میں بھیم راؤ بابا صاحب امبیڈکر کے مجسمہ کو پھول مالائیں پہناتے ہوئے انہیں زبردست خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ جبکہ یوم دستور کے موقع پر بھینسہ کے مختلف مدارس، محکمہ جات اور دیگر تنظیموں کی جانب سے تقاریب کا انعقاد کرتے ہوئے معمار دستور ہند بابا صاحب کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ان کی خدمات اور زندگی پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے انہیں ہندوستان میں جمہوری نظام کو عطا کرنے پر اظہار تشکر کیا۔

مستحقین تک فلاحی اسکیموں کی فراہمی پر خصوصی توجہ مرکوز

لوکیشورم میں چیوتھا اسکیم کے دستاویزات کی تقسیم، رکن اسمبلی مدہول پوار رامارا وپٹیل کا خطاب



بھینسہ: 26/نومبر (جاوید ساحل/جنوبی سہارا) مدہول پوار رامارا وپٹیل نے کہا کہ وہ اس بات کو یقینی بنانے کیلئے پوری طرح متحرک ہوکر مستحقین پر فلاحی اسکیمات فراہم کرنے کیلئے خصوصی توجہ مرکوز کیئے ہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ افراد کو حکومتی اسکیمات سے استفادہ کروانے کیلئے عہدداران سے ربط بنائے رکھے ہوئے ہیں۔ رکن اسمبلی مدہول پی رامارا وپٹیل آج بھینسہ ڈیویژن کے لوکیشورم ایم پی ڈی او دفتر میں چیاتھا اسکیم کے تحت وظیفہ کے منظوری کے دستاویزات کی تقسیم کی تقریب میں شرکت کی۔ اس موقع پر منڈل کے 430/مستحقین میں منظوری کے دستاویزات کی تقسیم عمل میں لائی گئی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے رکن اسمبلی مدہول پوار رامارا وپٹیل نے کہا کہ نزل ضلع میں حلقہ مدہول میں سب سے زیادہ مستحقین کی منظوری ملی ہیں، اور اس کامیابی کا سہرا سرکاری عہدیداروں اور مقامی عوامی نمائندوں کی مشترکہ کوششوں کو جاتا ہے۔ حکومت کے اس اقدام کا خیر مقدم کرتے ہوئے، انہوں نے بزرگ شہریوں کیلئے کے لیے اولڈ ایج پنشن (بزرگوں کی پنشن) فراہم کرنے اور مہالکشمی اسکیمس کے تحت خواتین کو ماہانہ 500,2 روپے دینے کا وعدہ کیا گیا ہے کو جلد نافذ کرنے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ غریبوں کی زندگی تب ہی بہتر ہوسکتی ہے جب انہیں سرکاری فلاحی اسکیموں کا فائدہ ملے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ گزشتہ انتظامیہ کی بدانتظامی کی وجہ سے پچھلی دہائی میں غریب عوام کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ گزشتہ تین سالوں میں تمام مستحق افراد کو راشن کارڈ جاری کیے گئے ہیں اور مرحلہ وار اندراماں مکانات کی منظوری دی جارہی ہے۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ ان کا بنیادی مقصد تعلیم، صحت کی سہولیات اور آبپاشی کے لیے پانی کی فراہمی کو یقینی بنانا ہے۔ بعد ازاں مستحقین میں دستاویزات کی تقسیم عمل میں آئی۔ اس موقع پر منڈل کے گرام پنچایت سرپنچ، نائب سرپنچ، عوامی نمائندے اور مختلف عہدیداران اور مستحقین کی کثیر تعداد موجود تھی۔

آئین کی روح کو حاصل کرنے کی سمت قدم بڑھانا چاہیے

ڈسٹرکٹ کلکٹر کو یاسری ہرشا 413 آرٹیکلز، 13 شیڈول کے ساتھ آئین



پداپلی۔26/نومبر (امتیاز علی نصرت)۔ ضلع کلکٹر کو یاسری ہرشا نے کہا کہ ہم سب کو آئین کی روح کو حاصل کرنے کے لیے قدم اٹھانا چاہیے۔ ضلع کلکٹر کو یاسری ہرشا نے جمعرات کو انٹیگریٹڈ ڈسٹرکٹ کلکٹریٹ کانفرنس ہال میں 77 ویں یوم آئین کی یاد میں منعقدہ پروگرام میں سر 2026 رول آبزرور بالمائی دیوی کے ساتھ شرکت کی۔ بعد میں کلکٹر نے آئین سے متعلق ہر ایک کو عہد دلوایا۔ ڈسٹرکٹ کلکٹر کو یاسری ہرشا نے کہا کہ ڈاکٹر بی آر امبیڈکر نے ایک عظیم آئین دیا۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت ہمارے آئین میں 413 آرٹیکلز اور 13 شیڈول ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انگریزوں نے ہم پر 200 سال سے زائد حکومت کرنے کے بعد ہمیں آزادی ملی، ہمارے آئین کے مسودے کے لیے ایک کمیٹی بنائی گئی، دو سال تک بحث ہوئی اور 26 نومبر 1949 کو حتمی آئین کی منظوری دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ 2015 سے ہم یوم دستور منا رہے ہیں۔ ملک کے لیے آئین کا مسودہ تیار کرنے کے لیے بہت سے ماہرین تعلیم، قانونی ماہرین اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے ممتاز شخصیات ورہنماؤں کے ساتھ ایک آئین ساز اسمبلی تشکیل دی گئی، اور آئین کا مسودہ ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کی سربراہی میں دو سال 11 ماہ اور 18 دن کی مدت میں ڈرافٹنگ کمیٹی کی سرپرستی میں تیار کیا گیا تھا۔ ضلعی افسران، کلکٹریٹ A.O، پرکاش، کلکٹریٹ کا عملہ، متعلقہ افسران وغیرہ نے اس پروگرام میں حصہ لیا۔

اقلیتی بہبود کے مسائل پر بنڈی سنجے سے جلاؤالدین اکبر کی نمائندگی

بنیادی سہولتوں کی ترقی کیلئے مرکزی وزیر سے تعاون کی اپیل



کریم نگر: 26/نومبر (نثار احمد پروانہ) ضلع اقلیتی بہبود افسر محمد جلال الدین اکبر نے عہدہ سنبھالنے کے بعد پہلی مرتبہ مرکزی وزیر مملکت برائے داخلہ امور ورکن پارلیمنٹ کریم نگر بنڈی سنجے کمار سے ملاقات کی۔ اس موقع پر جلال الدین اکبر نے مرکزی وزیر کو گلدستہ اور شال پیش کرتے ہوئے تہنیت پیش کی اور ضلع کریم نگر میں اقلیتی طبقہ کی فلاح وبہبود کے لیے محکمہ کی جانب سے جاری مختلف اسکیمات اور ترقیاتی پروگراموں سے واقف کروایا۔ انہوں نے اقلیتوں کی فلاح وبہبود، طلبہ کے تعلیمی وظائف (اسکالرشپس) اور بنیادی سہولتوں کی ترقی سے متعلق اہم مسائل پر مشتمل ایک نمائندگی بھی مرکزی وزیر کے حوالے کی۔ انہوں نے ان اسکیمات کو مزید مستحکم بنانے اور موثر انداز میں عمل آوری کے لیے بنڈی سنجے کمار سے تعاون کی اپیل کی۔ اس موقع پر مرکزی وزیر بنڈی سنجے کمار نے محکمہ اقلیتی بہبود کی کوششوں کو سراہتے ہوئے ضلع میں اقلیتوں کی فلاح وبہبود کے اقدامات کو مزید بہتر بنانے کے لیے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مرکزی حکومت کی فلاحی اسکیمات کو نچلی سطح تک موثر انداز میں پہنچایا جائے تاکہ مستحق افراد ان سے بھرپور استفادہ کرسکیں۔

ٹی یو ڈبلیو جے کے ریاستی صدر وراہت علی کی کامار ریڈی پہنچنے پر کامار ریڈی ضلع کے یونین قائدین کی جانب سے شاندار تہنیت



کامار ریڈی، 26/نومبر (سید کوثر علی) ٹی یو ڈبلیو جے (آئی جے یو) یونین کے ریاستی صدر وراہت علی نظام آباد میں منعقد ہونے والی عظیم الشان کانفرنس میں شرکت کے لیے روانہ ہوتے ہوئے راستے میں کامار ریڈی کے ٹیکریال بائی پاس پہنچے، جہاں ضلع کے صحافتی قائدین نے ان کا پرتپاک استقبال کرتے ہوئے شاندار تہنیت پیش کی۔ قومی میڈیا کی جانب سے دکن آئیکون ایوارڈ حاصل کرنے پر وراہت علی کو خصوصی طور پر مبارکباد پیش کی گئی اور ان کی گلپوشی وشال پوشی کرتے ہوئے عزت افزائی کی گئی۔

سول سروسز امتحان 2026 کے مینس امتحان میں کامیابی حاصل کرنے والے امیدواروں کیلئے مفت انٹرویو رہنمائی پروگرام

سدی پیٹ: 26/نومبر (محمد جانی/جنوبی سہار) UPSC (سول سروسز امتحان 2026 کے مینس امتحان میں کامیابی حاصل کرنے والے امیدواروں کے لیے مفت انٹرویو رہنمائی پروگرام تلنگانہ مینارٹیز اسٹڈی سرکل اینڈ کیریئر کونسلنگ سینٹر، حیدرآباد، محکمہ بہبودِ اقلیتی طبقات، حکومتِ تلنگانہ کے زیرِ اہتمام UPSC سول سروسز امتحان 2026 – کے مینس امتحان میں کامیابی حاصل کرنے والے امیدواروں کے لیے مفت انٹرویو رہنمائی پروگرام منعقد کیا جارہا ہے۔ اس پروگرام کے تحت سینئر IAS، IPS، IFS، IRS افسران اور نامور ماہرین کی جانب سے مفت تمثیلی انٹرویوز (Mock Interviews)، انفرادی رہنمائی اور سینئر افسران کے ساتھ براہِ راست تبادلۂ خیال کے مواقع فراہم کیے جائیں گے۔ یہ تربیتی پروگرام آن لائن اور آف لائن دونوں طریقوں سے منعقد کیا جائے گا۔ ضلع اقلیتی بہبود افسر محترمہ ڈی۔ ناگا راجمانے اپنے ایک بیان میں یہ اطلاع دی کہ جن امیدواروں نے UPSC سول سروسز مینس امتحان 2026 – میں کامیابی حاصل کی ہے، وہ اس سنہری موقع سے بھرپور استفادہ کریں اور اپنی درخواستیں آن لائن ویب سائٹ کے ذریعے داخل کریں۔ درخواستیں داخل کرنے کی آخری تاری 01.02.2027 ہے۔ ویب سائٹ tgminoritiesstudycircle.telangana.gov.in مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں 9059050062 040-23236112

کپاس کی کاشت کے درمیان میں گانجہ کی بھی کاشت کاری

پولیس کی زبردست کاروائی 46.28/لاکھ مالیت گانجہ برآمد مزید تحقیقات جاری



بھینسہ۔26/نومبر (سید جاوید ساحل اسٹاف رپورٹر/جنوبی سہارا) مامڑا منڈل کے مواضعات میں گانجہ کی زور شور سے ساتھ غیر قانونی طور پر کاشت کاری کی جارہی ہے۔ گانجہ کی کاشت کا دیگر فصلوں کے درمیان میں پیدا کیا جارہا ہے تاکہ کسی کو بھی گانجہ کی کاشت کا علم نہ ہوسکے لیکن غیر قانونی کاشت کاری کو زیادہ دن تک چھپایا نہیں گیا اور اس کی اطلاع ملتے ہی ضلع پولیس نے فوری مستعدی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کھیتوں میں دھاوئے کیا اور کافی مقدار میں گانجہ کے پودوں کو برآمد کرلیا۔ نزل ضلع کے مامڑا منڈل کے قریبی موضع دھنجی نائیک ٹانڈ امیں گانجہ کی غیر قانونی کاشت کاری کو پولیس نے ناکام بناتے ہوئے گانجہ کے پودوں اور درختوں کو اپنے قبضہ میں لے لیا۔ مامڑا پولیس کے مطابق دھنجی نائیک ٹانڈا کا رہنے والا کے راوی نامی شخص اپنی کافی ایکڑ اراضی کاشت کی اراضی پر کپاس کی کاشت کی اور کپاس کی کاشت کے درمیان اس نے گانجہ کی بھی کاشت کاری کی کپاس کی فصل اچھی خاصی تیار ہوگئی ساتھ ہی ساتھ گانجہ کی فصل بھی پوری تیار ہوگئی پولیس ایک خفیہ اطلاع کے ساتھ ہی ضلع ایس پی نزل ڈاکٹر جی جانکی شرمیلا آئی پی ایس کی قیادت میں مامڑا پولیس نے فوری کاروائی کرتے ہوئے دھنجی نائیک ٹانڈا کے کے راوی کے کھیتوں کے دھاوا کیا۔ جہاں گانجہ کی فصل پورے شباب پر تھی۔ جہاں پولیس نے فوری کاروائی کرتے ہوئے گانجہ کی فصل کی تحقیقات شروع کردی۔ جس میں کپاس کی فصل کے بلکل درمیان گانجہ کی بھی کاشت کی گئی۔ تاکہ کسی بھی کو اس کا پتہ نہ چلے۔ بعد ازاں پولیس نے گانجہ فصل کے کاٹے ہوئے 204/زندہ پودے، 54/خشک پودے، اور ایک بیاگ میں 320.5/کیلوگرام خشک گانجہ کے پتے برآمد کرلیئے اور مجموعی طور پر جملہ 258/گانجہ کے پودے اور 320.5/کیلوگرام خشک گانج

پنچایت سے پارلیمنٹ تک خواتین کے پرچم لہرانے تک معاشی، اخلاقی سرپرستی کرتی رہوں گی

- خواتین کو صرف کام میں نہیں بلکہ عہدوں اور فیصلہ سازی میں بھی ترجیح ملنی چاہئے۔
- ہماری تاریخ کوئی اور نہیں لکھے گا، ہمیں اپنی تاریخ خود رقم کرنی ہوگی۔
- تلنگانہ رکشنا سینا کے شعبہ خواتین کا نام تبدیل کرکے ''تلنگانہ رودرماسینا'' رکھنے کا اعلان۔
- خواتین اور دستور کانفرنس، صدر ٹی آر ایس کلوا کنٹلہ کویتا کا خطاب۔



حیدرآباد:26 نومبر (سید مقبول) تلنگانہ رکشنا سینا کی چیف کلوا کنٹلہ کویتا نے اعلان کیا کہ پنچایت سے پارلیمنٹ تک خواتین کے پرچم لہرانے اور سیاسی وسماجی میدان میں نمایاں مقام حاصل کرنے تک وہ ان کی معاشی اور اخلاقی طور پر بھرپور سرپرستی کرتی رہیں گی۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کو صرف کام کاج میں ہی نہیں بلکہ اہم عہدوں اور فیصلہ سازی کے عمل میں بھی مناسب ترجیح اور نمائندگی ملنی چاہئے۔ ہماری آبادی نصف ہے تو مواقع میں بھی ہمیں نصف حصہ ملنا چاہئے۔ ہم مردوں سے برتر ہونے یا ان پر حکمرانی کرنے کا مطالبہ نہیں کررہے ہیں، بلکہ اپنے جائز مواقع اور حقوق چاہتے ہیں۔ باغ لنگم پلی کے سندر یا گیان کیندر میں منعقدہ ''خواتین اور دستور'' کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کویتا نے کہا کہ آج یوم دستور ہے، لیکن حقیقت میں خواتین کے لئے دیوالی، دسہرہ، کرسمس اور عید سے بھی بڑے تہوار کا یہی دن ہے، کیونکہ ہمارے دستور نے خواتین کو تمام حقوق اور شناخت عطا کی جو صدیوں تک انہیں حاصل نہیں تھے۔ دستور ہی نے ذات، مذہب، مرد اور عورت کے درمیان امتیاز کو ختم کرتے ہوئے تمام شہریوں کو مساوی انسانی حیثیت دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کے لئے ارکان پارلیمنٹ، ارکان اسمبلی اور ضلع پریشد چیئرپرسن کے عہدوں کا حصول یہ سب دستور کی عطا کردہ آزادی اور حقوق کی بدولت ممکن ہوا ہے۔ اسی لئے ہر گھر میں مذہبی کتاب کے ساتھ دستور ہند بھی ضرور موجود ہونا چاہئے اور ہر خاتون کو دستور کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ جب خواتین اپنے حقوق سے واقف ہوں گی، تبھی وہ اپنی آئندہ نسلوں کو بھی ان کے حقوق سے آگاہ کرسکیں گی۔ کویتا نے تاریخی اور سماجی تناظر میں خواتین کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہزاروں سال تک عورت کو انسان کے بجائے کوئی چیز یا جائیداد کی طرح دیکھا گیا۔ مہابھارت میں دھرم راج نے اپنی بیوی دروپدی کو جوے میں داؤ پر لگا دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ شادی سے پہلے عورت کو باپ یا بھائی کی ملکیت سمجھا جاتا ہے اور شادی کے بعد شوہر یا اس کے خاندان کی ملکیت تصور کیا جاتا ہے۔ عورت کی اپنی پسند، ناپسند اور مرضی کو اہمیت نہیں دی جاتی۔ وہ ملازمت بھی کرے تو اپنی کمائی کہاں اور کیسے خرچ کرنی ہے، اس کا فیصلہ بھی اکثر باپ یا شوہر کرتے ہیں۔ برسوں سے خواتین کو ایک شئے کی طرح دیکھ کر ان کی توہین کی جاتی رہی ہے، لیکن دستور نے ہی ہمیں ایک مکمل انسان کی حیثیت سے شناخت عطا کی۔ انہوں نے کہا کہ 1947 میں دستور سازی کا عمل شروع ہوا اور پھر ملک میں دستور نافذ ہوا۔ اسی دستور نے خواتین کو انسان تسلیم کرنے کے ساتھ ووٹ دینے کا حق بھی فراہم کیا۔ دستور کے نفاذ کے دن ہی خواتین کو حقیقی آزادی حاصل ہوئی۔ کویتا نے کہا کہ اگر دستور کو پوری طرح نافذ کردیا جائے تو خواتین کو کسی اضافی رعایت کی ضرورت نہیں پڑے گی کیونکہ دستور میں خواتین کے لئے پہلے ہی وسیع حقوق فراہم کئے گئے ہیں۔ کویتا نے کہا کہ آج بھی زمین اور مکانات کی مالک خواتین کی تعداد انگلیوں پر گنی جاسکتی ہے۔ فلمی شعبہ سے لے کر مزدوری تک خواتین کو مردوں کے برابر اجرت نہیں دی جاتی۔ آئی ٹی جیسے جدید شعبوں میں بھی یکساں کام کرنے والی خواتین کے ساتھ امتیازی سلوک کیا جاتا ہے۔ کسی بھی ذات یا مذہب سے تعلق رکھنے والی خواتین ہوں، انہیں کسی نہ کسی شکل میں امتیاز کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کو اپنے بچوں کے نام رکھنے اور ان کی شادیوں کے فیصلے کرنے تک کی مکمل آزادی حاصل نہیں ہے۔ دولت اور ذات پات کی تفریق سے قطع نظر خواتین کے ساتھ امتیازی رویہ آج بھی برقرار ہے۔ دستور ہی وہ واحد ذریعہ ہے جس نے تمام خواتین کو مساوی انسانی حقوق فراہم کئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کو پنشن، سونا اور سائیکل دینے کے وعدے کئے جاتے ہیں، لیکن ان کی اصل ضرورتیں گھر، زمین، بینک اکاؤنٹ اور روزگار ہیں۔ ایک کروڑ خواتین کو کروڑ پتی بنانے کے دعوے کئے جارہے ہیں، لیکن زمینی حقیقت سب کے سامنے ہے۔ خواتین کو مسلسل وعدوں اور جھوٹے اعلانات کے ذریعہ بہلایا جارہا ہے۔ کویتا نے کہا کہ اخبارات میں شائع ہونے والی دو خبریں ان کے لئے انتہائی تکلیف دہ ہیں۔ ایک واقعہ میں انٹرمیڈیٹ کے طالب علم نے ایک لڑکی کے انکار کرنے پر اسے چپل سے مارا۔ انہوں نے سوال کیا کہ کسی لڑکی کے انکار کرنے پر اسے چپل سے مارنے کا اختیار اور غرور اس نوجوان کو کس نے دیا؟ سال 2026 میں بھی اس طرح کے واقعات پیش آنا افسوسناک ہے۔ ایک دوسرے واقعہ کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ڈگری کی تعلیم حاصل کرنے والی ایک طالبہ نے ہاسٹل کے باتھ روم میں بچے کو جنم دیا۔ کیا ہاسٹل کے عملے اور اساتذہ کو اس بات کی خبر نہیں تھی کہ طالبہ حاملہ ہے؟ انہوں نے سوال کیا کہ حکومت کو لڑکیوں سے اتنا امتیازی رویہ کیوں ہے؟ کیا انہیں کم از کم بنیادی تحفظ بھی فراہم نہیں کیا جاسکتا؟ انہوں نے کہا کہ جب گھر میں بھائی اپنی بہن کو مارتا ہے تو اسے روکنے کی ضرورت ہے، کیونکہ جو شخص اپنی بہن پر ہاتھ نہیں اٹھاتا، وہ اپنی بیوی پر بھی ہاتھ اٹھانے سے گریز کرے گا۔ خواتین کے احترام اور تحفظ کی تربیت ہر گھر سے شروع ہونی چاہئے۔

کانگریس، بی آر ایس کے اقلیتی قائدین آمنے سامنے، الزامات کی سیاست میں نیا موڑ!

17 کروڑ کے فنڈس، 3 فیصد کمیشن اور 2 کروڑ کے کامپلکس کی تعمیر کا معاملہ موضوع بحث

بی آر ایس قائدین کی پریس کانفرنس میں سابق وائس چیرمین، سابق اقلیتی کمیشن ممبر پر سنگین الزامات، ثبوت پیش کرنے کا دعویٰ

عادل آباد۔26/نومبر (خضر یافعی/جنوبی سہارا) عادل آباد کی سیاسی فضا میں ان دنوں کانگریس اور بی آر ایس سے وابستہ اقلیتی قائدین کے درمیان لفظی جنگ شدت اختیار کرتی جارہی ہے۔ ایک دوسرے پر الزامات، جوابی الزامات اور پریس کانفرنسوں کا سلسلہ جاری ہے۔ سابق میونسپل وائس چیئرمین ظہیر رمضانی کی جانب سے سابق وزیر جوگورامنا، اور بی آر ایس قائد سید ساجدالدین پر کئے گئے تبصروں کے بعد اب بی آر ایس اقلیتی قائدین نے بھی میدان میں آتے ہوئے سخت جواب دیا ہے۔ دو روز قبل سابق میونسپل وائس چیئرمین ظہیر رمضانی نے پریس کانفرنس کے ذریعہ سابق وزیر جوگورامنا اور کانگریس قائدین پر تنقید کرتے ہوئے سید ساجدالدین کی جانب سے اپنے خلاف عائد کردہ الزامات کا بھی جواب دیا تھا۔ اس موقع پر انہوں نے ساجدالدین پر بھی جوابی الزامات عائد کرتے ہوئے بعض معاملات میں بے ضابطگیوں کے انکشافات کا دعویٰ کیا تھا۔ اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے آج بروز جمعرات بی آر ایس پارٹی دفتر میں اقلیتی قائدین سید ساجدالدین، محمد اشرف، ڈاکٹر غوث مجاہد شاہ اور دیگر نے پریس کانفرنس منعقد کرتے ہوئے ظہیر رمضانی کے الزامات کا تفصیلی جواب دیا۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بی آر ایس لیڈر محمد اشرف نے ظہیر رمضانی اور سابق اقلیتی کمیشن ممبر پر کئی سنگین الزامات عائد کئے۔ محمد اشرف کے مطابق بی آر ایس دورِ اقتدار میں سابق وزیر جوگورامنا نے ظہیر



رمضانی کو عادل آباد میونسپل کا وائس چیئرمین بنایا تھا، جبکہ عادل آباد کے لیے ریاستی حکومت سے منظور شدہ فنڈس کی اجرائی میں نمائندگی کے لئے سابق اقلیتی کمیشن ممبر کو ذمہ داری سونپی تھی۔ محمد اشرف نے دعویٰ کیا کہ مساجد اور درگاہوں کی ترقی کے لیے منظور کردہ تقریباً 17 کروڑ روپے کے فنڈس میں کنٹراکٹرس سے مبینہ طور پر 3 فیصد رقم وصول کی گئی۔ انہوں نے اس معاملے میں سابق وائس چیئرمین اور سابق اقلیتی کمیشن ممبر کے درمیان ساز باز کا الزام بھی عائد کیا۔ اسی طرح محمد اشرف نے شیواجی چوک پر کامپلکس کی تعمیر کے لیے منظور شدہ 2 کروڑ روپے کے فنڈ میں سے مبینہ طور پر 7 لاکھ روپے وصول کرنے کا بھی الزام لگایا۔ انہوں نے کہا کہ اس کام کا کنٹراکٹ خود محمد اشرف اور سید ساجدالدین نے شراکت داری میں لیا تھا۔ محمد اشرف نے مزید کہا کہ اگر ان کے الزامات غلط ہیں تو متعلقہ قائدین کسی مسجد یا مدرسہ میں آکر عوام کے سامنے وضاحت پیش کریں، وہ مکمل ثبوت وشواہد پیش کرنے کے لیے تیار ہیں۔ انہوں نے سابق وائس چیئرمین کو انتباہ دیتے ہوئے کہا کہ الزام تراشیوں سے گریز کریں، بی آر ایس پارٹی عوام کے حقوق کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔ ان الزامات اور جوابی الزامات کے بعد عادل آباد کی اقلیتی سیاست میں ایک نئی بحث چھڑ گئی ہے۔ عوامی حلقوں میں مختلف آراء سامنے آرہی ہیں۔ ایک طرف سیاسی قائدین ایک دوسرے پر الزامات عائد کررہے ہیں تو دوسری طرف عوام ان الزامات کی حقیقت جاننے کے منتظر ہیں۔ اصل حقیقت کیا ہے؟ کیا 17 کروڑ کے فنڈس اور 2 کروڑ کے کامپلکس سے متعلق عائد کردہ الزامات میں کوئی حقیقت ہے؟ یا یہ محض سیاسی بیان بازی ہے؟ فی الحال ان دعووں کی آزادانہ تصدیق سامنے نہیں آئی ہے۔ اس لیے الزامات کو ثابت شدہ حقیقت نہیں سمجھا جاسکتا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ سابق میونسپل وائس چیئرمین ظہیر رمضانی اور سابق اقلیتی کمیشن ممبر ان الزامات کا کیا جواب دیتے ہیں اور کیا واقعی ثبوت عوام کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں؟

انجمن خدام اولیاء کے زیر اہتمام جشن خواجہ غریب نوازؒ

حیدرآباد:26 نومبر (نیوز کلب)

جشن آمد حضرت بی بی فاطمہ الزہراؓ، نیاز شریف پیران پیر غوث اعظم دستگیرؒ و جشن خواجہ غریب نوازؒ کا یکم ڈسمبر کو نیو کلاسک گارڈن فنکشن ہال پلر نمبر 104 رنگ روڈ مہدی پٹنم میں انعقاد عمل میں آئے گا۔ خلفائے حضرت سید پیر شاہ محی الدین قادری المعروف مرشد بادشاہؒ نگرانی کریں گے۔ اس موقع پر دیدہ بوسی غلاف مبارک حضرت خواجہ اجمیریؒ کا اہتمام بھی کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں محفل سماع کو بھی آراستہ کیا جائے گا۔ فرزندان مولوی خواجہ محمد انوار اللہ قادری چشتی نے اہل سلسلہ، مریدین ومعتقدین سے شرکت کی خواہش کی ہے۔ حضرت سید شاہ خواجہ حسین احمد قادری المعروف رفاعی بادشاہ اور ان کے فرزند یداللہ پیر بادشاہ بھی رونق افروز رہیں گے۔

مراٹھواڑہ کے صوفیائے کرام کی خدمات پر سمینار کا انعقاد

عرس حضرت حیدر ولی اللہؒ نیلنگہ کے ضمن میں علمی اجتماع، دانشوروں، اساتذہ اور محققین کے خطابات

حیدرآباد 26 نومبر (پریس نوٹ) حضرت سید شاہ حیدر ولی اللہ نبیرہ قادریؒ نیلنگہ شریف کے 416 ویں عرس شریف کے موقع پر ٹاؤن ہال نیلنگہ ضلع لاتور میں ''مراٹھواڑہ کے صوفیائے کرام کی علمی، ادبی اور سماجی خدمات'' کے عنوان سے ایک روزہ بین الاقوامی سمینار کی سرپرستی مولانا سید شاہ حیدر ولی اللہ نبیرہ قادری سجادہ نشین ومتولی درگاہ شریف نے کی۔ اس علمی وتحقیقی اجتماع میں ملک کے مختلف علاقوں سے ممتاز علماء کرام، دانشور، پروفیسرس، ادیب، محقق، اساتذہ، ریسرچ اسکالرس اور معزز سیاسی وسماجی شخصیات نے شرکت کی۔ سمینار کا بنیادی مقصد مراٹھواڑہ کے صوفیائے کرام کی علمی، ادبی، روحانی اور سماجی خدمات کا تحقیقی جائزہ لینا، ان کے تاریخی وتہذیبی ورثہ کو اجاگر کرنا اور ان کی تعلیمات کے ذریعہ امن، محبت، اخوت، انسانیت، مذہبی رواداری اور سماجی ہم آہنگی کے پیغام کو فروغ دینا تھا۔ پروگرام کی نظامت آفتاب سخن جناب سردار سلیم نے کی۔ تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک اور نعت رسول مقبولؐ سے ہوا۔ ڈاکٹر سید حسین اختر صدر مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکیڈمی نے شمع جلا کر سمینار کا افتتاح کیا۔ افتتاحی اجلاس میں پروفیسر عبدالحمید اکبر وزیٹنگ پروفیسر کے بی این یونیورسٹی گلبرگہ نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی، جبکہ ڈاکٹر دلیپ کلکرنی شری کرشنا مہاودیالیہ گنجوٹی



مہمان اعزازی کی حیثیت سے شریک تھے۔ سمینار کی کوآرڈینیٹر افروز فاطمہ ریسرچ اسکالر شعبۂ پبلک ایڈمنسٹریشن مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی حیدرآباد نے سمینار کے اغراض و مقاصد پیش کئے۔ انہوں نے کہا کہ اس سمینار کا مقصد مراٹھواڑہ کے صوفیائے کرام کی گراں قدر خدمات کو تحقیقی سطح پر متعارف کرانا اور ان کے فکری وتہذیبی ورثہ کو نئی نسل تک منتقل کرنا ہے۔ ڈاکٹر سید عبدالمہیمن قادری سجاد پاشاہ نے افتتاحی کلمات پیش کیے۔ ڈاکٹر دلیپ کلکرنی نے اپنے خطاب میں حضرت سید شاہ حیدر ولی اللہ قادری اور مراٹھواڑہ کے دیگر صوفیائے کرام کی علمی، روحانی اور سماجی خدمات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے خطہ کی صوفیانہ روایت اور اس کے تہذیبی وثقافتی اثرات کو پیش کیا۔ کلیدی خطبہ پروفیسر صدیقی محمد محمود شعبۂ ہیومانیٹیز مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی حیدرآباد نے پیش کیا۔ انہوں نے انسانیت، بھائی چارے، اتحاد اور سماجی ہم آہنگی کے فروغ میں صوفیانہ تعلیمات کی اہمیت کو واضح کیا۔ انہوں نے صوفیائے کرام کے پیغام محبت، انسان دوستی اور باہمی احترام کو موجودہ معاشرے کے لیے اہم قرار دیا۔ پروفیسر عبدالحمید اکبر نے تصوف، دانشوری اور صوفیانہ فکر کے باہمی تعلق پر اظہار خیال کیا اور صوفیائے کرام کی علمی وفکری خدمات کو وسیع علمی اور سماجی تناظر میں سمجھنے کی ضرورت پر زور دیا۔ ڈاکٹر سید حسین اختر نے سمینار کے انعقاد پر منتظمین کو مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے مستقبل میں مختلف علاقوں میں بھی اس طرح کے علمی وتحقیقی سمینار منعقد کرنے اور اس سلسلہ کو جاری رکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ اس موقع پر اروند پاٹل نلنگیکر اور شری کانت بالاصاحب شنگاڑے کی بھی گل پوشی کی گئی اور مومنٹوز پیش کئے گئے۔ اروند پاٹل نلنگیکر نے اس نوعیت کے علمی وثقافتی سمینار منعقد کرنے اور ان سرگرمیوں کو جاری رکھنے کی ضرورت پر اظہارِ خیال کیا۔ مولانا سید شاہ حیدر ولی اللہ نبیرہ قادری نے اپنے صدارتی خطاب میں عصر حاضر میں صوفیائے کرام کی تعلیمات کی معنویت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ نئی نسل کو اولیائے کرام کی تعلیمات، ان کے کردار اور انسانیت وخدمت خلق کے پیام سے واقف کرانا ضروری ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ صوفیائے کرام کی تعلیمات کو محض بیان کرنے کے بجائے اپنی عملی زندگی میں بھی اپنانا چاہیے۔ سعودی عرب ریاض سے سید شاہ شفیع الدین نے اپنے پیام میں منتظمین کو اس طرح کی علمی وتحقیقی سرگرمیاں مستقبل میں بھی جاری رکھنے کا مشورہ دیا۔ سمینار کا پہلا تکنیکی اجلاس پروفیسر محمد عبدالحمید اکبر اور ڈاکٹر شکیلہ گوری خان صدر شعبۂ اردو کرناٹک یونیورسٹی دھارواڑ کی مشترکہ صدارت میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں پروفیسر عزیز اللہ شیرانی جودھپور راجستھان، ڈاکٹر سید احمد غوری، ڈاکٹر انوار الدین صدر شعبۂ اردو ویمنس ڈگری کالج، حیدرآباد، محمد نذیر احمد تسکینی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ حیدرآباد، پروفیسر محبوب ثاقب، ڈاکٹر رمیضہ قمر اور ڈاکٹر کلیم اللہ حسینی سمیت دیگر مقالہ نگاروں نے اپنے تحقیقی مقالہ جات پیش کئے۔

1500 کروڑ کی لاگت سے 'منیج کافی' پلانٹ کا قیام عمل میں آیا

سدی پیٹ: 26 نومبر (محمد جانی/جنوبی سہار) ضلع سدی پیٹ کے ورگل منڈل میں آج 1500 کروڑ روپئے کی لاگت سے 'منیج کافی' پلانٹ کا قیام عمل میں آیا۔ پہلے مرحلے کے



یونٹ کا وزیر آئی ٹی وصنعتوں سری دھر بابو کے ہاتھوں سنگ بنیاد رکھی گئی۔ ایک ہزار افراد کو روزگار کے مواقع ملے گا، 2027 تک سالانہ 11 ہزار میٹرک ٹن پیداوار کا اندیشہ۔ 'میڈ اِن تلنگانہ' فریز ڈرائیڈ انسٹنٹ کافی بیرونی ممالک کو برآمد کی جائے گی حیدرآباد: تلنگانہ فوڈ پروسیسنگ صنعتوں کے ایک اہم مرکز کے طور پر ابھر رہا ہے۔ اسی سلسلے میں 'منیج کافی اینڈ بیوریجز لمیٹڈ' نے ریاست میں اپنے کاروبار کو وسعت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ کمپنی سدی پیٹ ضلع کے ورگل میں واقع تلنگانہ اسپیشل فوڈ پروسیسنگ زون میں تقریباً 1500 کروڑ روپئے کی سرمایہ کاری سے دو مرحلوں میں فریز ڈرائیڈ انسٹنٹ کافی کا پلانٹ قائم کرے گی۔ پہلے مرحلے میں سالانہ 500,5 میٹرک ٹن پیداواری صلاحیت کے حامل یونٹ کا ریاستی وزیر آئی ٹی وصنعتوں دڈیلا سری دھر بابو نے آج سنگِ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے وزیر موصوف نے کہا کہ تلنگانہ کو عالمی سرمایہ کاری کے لیے ایک پسندیدہ منزل بنانے کے مقصد سے حکومت منصوبہ بند انداز میں اقدامات کررہی ہے۔ نئی صنعتوں کے قیام کے ساتھ ساتھ ریاست میں پہلے سے موجود صنعتی اداروں کی توسیع کو بھی ترجیح دی جارہی ہے۔ بالخصوص فوڈ پروسیسنگ کے شعبہ میں نئی صنعتوں کے قیام کی حوصلہ افزائی کی جارہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس پلانٹ میں جنوبی ایشیا میں پہلی مرتبہ جدید ترین 'روٹو ٹیکنالوجی' کا استعمال کیا جارہا ہے۔ اس صنعت کے قیام سے تقریباً ایک ہزار افراد کو راست اور بالواسطہ طور پر روزگار کے مواقع حاصل ہوں گے۔ وزیر نے مزید کہا کہ فریز ڈرائیڈ کافی کی تیاری کی جدید ٹیکنالوجی کے سلسلے میں مقامی نوجوانوں اور ملازمین کو خصوصی تربیت فراہم کی جائے گی۔ 2027 کے اواخر تک اس پلانٹ کی پیداواری صلاحیت بڑھا کر سالانہ 11 ہزار میٹرک ٹن کرنے کا منصوبہ ہے۔

کلکٹر نے متھنی سرکاری اسپتال، اسکول اور کالج کا اچانک معائنہ کیا

پدپلی۔ 26/نومبر (امتیاز علی نصرت) ضلع کلکٹر کویا سری ہرشا نے حکم دیا ہے کہ سرکاری اسپتالوں میں آنے والے ہر مریض کو بہتر طبی خدمات فراہم کی جائیں، م اور یہ کہ ڈاکٹر اور طبی عملہ وقت پر ڈیوٹی پر حاضر ہوں اور ذمہ داری سے اپنے فرائض انجام دیں۔ بدھ کے روز ضلع کلکٹر کویا سری ہرشا نے متھنی سرکاری اسپتال، ٹی جی ڈبلیو آر جے سی اسکول اور جونیئر کالج کا اچانک معائنہ کیا۔ سب سے پہلے انہوں نے متھنی سرکاری ہسپتال کا دورہ کیا اور او پی ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی، طبی خدمات اور مریضوں کو فراہم کی جانے والی سہولیات کا معائنہ کیا۔ بعد ازاں انہوں نے T.G.W.R.J.C اسکول اور جونیئر کالج کا دورہ کیا اور طلباء کو فراہم کی جانے والی تعلیمی، خوراک اور رہائش کی سہولیات کا معائنہ کیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ضلع کلکٹر نے طبی افسران کو ہدایت دی کہ وہ متھنی سرکاری اسپتال میں او پی خدمات کو مزید بہتر بنائیں، بروقت طبی معائنہ کریں اور اسپتال میں آنے والے مریضوں کو بغیر کسی پریشانی کے ضروری علاج فراہم کریں۔

ڈیجیٹل میڈیا پبلشرز اینڈ براڈ کاسٹرس فیڈریشن تلنگانہ کا اجلاس

گریٹر حیدرآباد کے ڈیجیٹل میڈیا اداروں کو متحد کرنے اور صحافتی مسائل کے حل کیلئے مشترکہ جدوجہد کا فیصلہ



حیدرآباد: 26/نومبر (سید مقبول) ڈیجیٹل میڈیا کے تیزی سے فروغ اور صحافت کے بدلتے ہوئے تقاضوں کے پیش نظر ڈیجیٹل میڈیا پبلشرز اینڈ براڈ کاسٹرس فیڈریشن تلنگانہ کے زیر اہتمام جمعرات کو فیڈریشن کے دفتر میں گریٹر حیدرآباد سے تعلق رکھنے والے ڈیجیٹل میڈیا پبلشرز، براڈ کاسٹرس اور صحافیوں کا ایک اہم مشاورتی اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں ڈیجیٹل میڈیا سے وابستہ افراد کو ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر جمع کرنے، ان کے مسائل کی یکسوئی، اداروں کے حقوق کے تحفظ اور مستقبل کی حکمت عملی مرتب کرنے پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ فیڈریشن تلنگانہ ایک رجسٹرڈ تنظیم ہے، جس کی قیادت صدر ایم اے ماجد کررہے ہیں۔ ایم اے ماجد ایک سینئر صحافی ہونے کے علاوہ پریس کونسل آف انڈیا کے سابق رکن بھی رہ چکے ہیں۔ فیڈریشن کا مقصد ریاست تلنگانہ میں ڈیجیٹل میڈیا پبلشرز اور براڈ کاسٹرس کو منظم کرتے ہوئے ان کے پیشہ ورانہ، ادارہ جاتی اور صحافتی مفادات کا تحفظ کرنا ہے۔ اجلاس کی کارروائی فیڈریشن کے اسٹیٹ جنرل سکریٹری سید غوث محی الدین کی نگرانی میں انجام پائی۔ انہوں نے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ دور میں ڈیجیٹل میڈیا نے خبروں کی ترسیل، عوامی رابطے اور اطلاعات کی فراہمی کے طریقہ کار میں نمایاں تبدیلی پیدا کی ہے۔ اب خبریں صرف اخبارات اور روایتی ٹیلی ویژن چینلز تک محدود نہیں رہیں بلکہ ویب پورٹلس، یوٹیوب چینلز، فیس بک، انسٹاگرام اور دیگر ڈیجیٹل پلیٹ فارمس بھی عوام تک اطلاعات پہنچانے میں اہم کردار ادا کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ڈیجیٹل میڈیا کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کے باوجود اس شعبہ سے وابستہ متعدد اداروں اور صحافیوں کو مختلف نوعیت کے مسائل کا سامنا ہے۔ انفرادی طور پر ان مسائل کو حکومت اور متعلقہ اداروں تک پہنچانا مشکل ہوتا ہے، تاہم ایک مضبوط اور متحد تنظیم کے ذریعے ان مسائل کو مؤثر انداز میں اجاگر کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے تمام ڈیجیٹل میڈیا اداروں سے اپیل کی کہ وہ باہمی اختلافات سے بالاتر ہو کر مشترکہ پلیٹ فارم کو مضبوط بنانے میں اپنا تعاون پیش کریں۔ اجلاس میں اس بات پر زور دیا گیا کہ ڈیجیٹل میڈیا کو صحافت کے ایک اہم اور مستقل شعبہ کے طور پر تسلیم کرتے ہوئے اس سے وابستہ اداروں اور صحافیوں کے لیے مناسب نمائندگی اور سہولتوں کی فراہمی ضروری ہے۔ شرکاء نے اس بات پر بھی تبادلہ خیال کیا کہ ڈیجیٹل میڈیا کے اداروں کو درپیش مسائل، سرکاری سطح پر رابطوں، اشتہارات، صحافتی شناخت اور پیشہ ورانہ تحفظ جیسے امور کو منظم انداز میں متعلقہ حکام کے سامنے پیش کیا جانا چاہیے۔ اجلاس میں گریٹر حیدرآباد کے مختلف علاقوں میں فیڈریشن کی سرگرمیوں کو وسعت دینے اور تنظیمی رابطوں کو مستحکم کرنے کے لیے پانچ زون قائم کرنے کی تجویز پر پیش رفت کی گئی۔ اس سلسلے میں نارتھ زون، ایسٹ زون، ساؤتھ زون، ویسٹ زون اور سینٹرل زون کے ذریعے ڈیجیٹل میڈیا اداروں کو منظم کرنے اور ان کے درمیان بہتر رابطہ قائم کرنے پر اتفاق کیا گیا۔ زونل سطح پر تنظیمی سرگرمیوں کو آگے بڑھانے کے لیے متعلقہ ذمہ داران اور کنوینرز کی نامزدگی پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ فیڈریشن کے تنظیمی امور کو مزید فعال بنانے کے لیے چیف کنوینر کے طور پر سہیل قادری کا نام درج کیا گیا ہے، جبکہ اکبر شریف اور شیخ ریاض کو کنوینرز کی حیثیت سے ذمہ داریاں سونپنے کی تفصیلات بھی اجلاس کے ریکارڈ میں شامل ہیں۔ اس تنظیمی ڈھانچے کے ذریعہ مختلف علاقوں میں کام کرنے والے ڈیجیٹل میڈیا اداروں کے مسائل کو یکجا کرتے ہوئے فیڈریشن کی ریاستی سطح کی سرگرمیوں کو تقویت دینے کا مقصد ہے۔ اجلاس میں ایم اے ماجد، سید واجد حسینی، جے کے فخرالدین، سید غوث محی الدین، سید تقی قادری (سہیل قادری اشفاق) احمد، محمد سرور، احمد حسینی، محمد افروز، اکبر شریف، نعمان، زاہد نواز، مرزا غنی بیگ اور محمد اکرم سمیت دیگر افراد کے نام بھی مشاورتی اجلاس میں شرکت کی ہے شرکاء نے اس بات کی ضرورت محسوس کی کہ ڈیجیٹل میڈیا کے اداروں کے درمیان بہتر تال میل پیدا کیا جائے اور ہر ادارے کو اپنی انفرادی شناخت برقرار رکھتے ہوئے مشترکہ تنظیمی مقاصد کے لیے کام کرنے کا موقع فراہم کیا جائے۔ اس سلسلے میں زونل سطح پر باقاعدہ رابطہ کاری، اجلاسوں کے انعقاد اور مختلف اداروں کی تجاویز کو فیڈریشن تک پہنچانے کے نظام کو اہم قرار دیا گیا۔ اجلاس میں اس امر پر بھی زور دیا گیا کہ ڈیجیٹل صحافت کی ساکھ اور معیار کو برقرار رکھنے کے لیے ذمہ دارانہ صحافت، مصدقہ اطلاعات کی اشاعت، پیشہ ورانہ اصولوں کی پابندی اور عوامی مفاد کو ترجیح دینا ضروری ہے۔ سوشل میڈیا کے دور میں غیر مصدقہ خبروں اور گمراہ کن اطلاعات کی تیز رفتار اشاعت ایک بڑا چیلنج بن چکی ہے۔ ایسے حالات میں ڈیجیٹل میڈیا اداروں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ خبر کی اشاعت سے قبل اس کی تصدیق کریں اور صحافتی اقدار کو مقدم رکھیں۔ شرکاء نے اس بات سے اتفاق کیا کہ فیڈریشن کو محض ایک تنظیمی پلیٹ فارم تک محدود رکھنے کے بجائے ڈیجیٹل میڈیا سے وابستہ افراد کے مسائل، تجاویز اور مطالبات کی نمائندگی کرنے والا ایک مؤثر ادارہ بنایا جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے گریٹر حیدرآباد کے پانچوں زون میں رابطوں کو مستحکم کرنے اور زیادہ سے زیادہ ڈیجیٹل میڈیا اداروں کو فیڈریشن سے وابستہ کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ فیڈریشن کے عہدیداروں نے امید ظاہر کی کہ ڈیجیٹل میڈیا پبلشرز اور براڈ کاسٹرس کے درمیان اتحاد و اتفاق کے ذریعہ اس شعبہ کو درپیش مسائل کے حل کی سمت ٹھوس پیش رفت ممکن ہوگی۔ اجلاس میں شریک افراد نے بھی فیڈریشن کی سرگرمیوں میں تعاون اور تنظیمی ڈھانچے کو مضبوط بنانے کے عزم کا اظہار کیا۔ واضح رہے کہ ڈیجیٹل میڈیا پبلشرز اینڈ براڈ کاسٹرس فیڈریشن تلنگانہ کا قیام ریاست میں ڈیجیٹل صحافت سے وابستہ اداروں کو ایک رجسٹرڈ اور مشترکہ پلیٹ فارم فراہم کرنے کی سمت ایک اہم قدم ہے۔ فیڈریشن کی قیادت صدر ایم اے ماجد اور اسٹیٹ جنرل سکریٹری سید غوث محی الدین کے تحت تنظیمی سرگرمیوں کو آگے بڑھانے کے لیے کوشاں ہے۔ گریٹر حیدرآباد میں پانچ زونوں کے قیام کی پہل کو اسی سلسلہ کی ایک اہم پیش رفت قرار دیا جارہا ہے۔

سائبرآباد کمشنریٹ نے تیسرا تلنگانہ اسٹیٹ پولیس ڈیوٹی میٹ 2026 کا اوورآل چیمپئن شپ خطاب جیت لیا

ڈی جی پی سی وی آنند نے فاتح ٹیموں اور انفرادی مقابلوں کے کامیاب اہلکاروں میں ٹرافیاں تقسیم کیں

حیدرآباد: 26/نومبر (جنوبی سہارا) تلنگانہ پولیس کے تیسرے اسٹیٹ پولیس ڈیوٹی میٹ 2026 کا چار روزہ مقابلہ جمعرات کی شام راجہ بہادر وینکٹ راما ریڈی تلنگانہ پولیس اکیڈمی (RBVRR TGPA) میں شاندار اختتامی تقریب کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اس ریاستی سطح کے مقابلے میں سائبر

امریکہ، چین اور روس، اگر دوست ہو جائیں تو کیا ہو؟

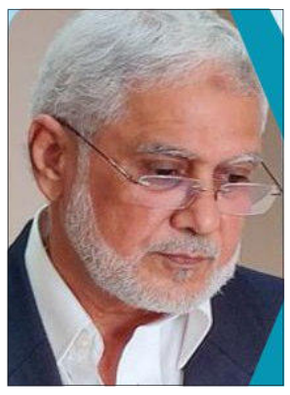

ڈاکٹر سلیم خان

دولت، شہرت یا اقتدار جیسی نعمتِ خداوندی پانے کے بعد انسان شکر ادا کر کے مطمئن ہونے کے بجائے 'دل مانگے مور (more)' کے مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ انسانی جبلت کی بے اطمینانی حصولِ دولت سے اقتدار کی وسعت تک کا احاطہ کرتی ہے۔ یہی چیز عالمی طاقتوں کے دیگر ممالک کو اپنا باجگذار بنانے کا سبب بنتی ہے۔ وہ اپنے حواریوں کو آپس میں لڑا کر ایک دوسرے کو کمزور کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور پھر وقت ضرورت خود بھی میدانِ جنگ میں کود کر تباہی و بربادی مچاتے ہیں۔ سرد جنگ کے بعد دنیا یک قطبی ہوگئی مگر تنازعات ختم نہیں ہوئے۔ اس تناظر میں دنیا کی تین بڑی طاقتوں کے سربراہوں کا ایک میز پر بیٹھ کر بات چیت کے ذریعہ اپنے تنازعات کو حل کرنے کی سعی کرنا خوش آئند ہے۔ 19/نومبر 2026 کو چین کے شہر شینزن میں اپیک (APEC) سربراہی اجلاس کے موقع پر پہلی بار امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ، چینی صدر شی جن پنگ اور روسی صدر ولادیمیر پوتن کی سہ فریقی ملاقات ایک تاریخی اقدام تھا۔ ویسے تو یہ اجلاس صرف ایک گھنٹہ 20 منٹ چلا مگر اس کا انعقاد بذات خود ایک ایسی اہم عالمی پیش رفت ہے جو امن عالم کے قیام میں مہمیز کا کام کر سکتی ہے۔ مذکورہ بالا کانفرنس میں روسی صدر ولادیمیر پوتن نے خود اپنے مسئلہ کی جانب توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ یوکرین جنگ کے خاتمے میں تینوں ممالک کے مفادات مشترک ہیں۔ عالمی سطح پر غزہ کی تباہی و بربادی پر تو بجا طور پر خوب بحث و مباحثہ ہوا لیکن یوکرین اور روس جنگ کی تباہ کاری پر خاطر خواہ گفتگو نہیں ہوئی۔ فروری 2022 میں شروع ہونے والی روس-یوکرین جنگ بہت جلد اپنے پانچ برس مکمل کر لے گی۔ اس تنازع میں دونوں جانب بھاری جانی و مالی نقصان ہوا ہے۔ سی ایس آئی ایس نامی موقر ادارے کی رپورٹ کے مطابق فروری 2022 سے جون 2026 کے درمیان تقریباً 14 لاکھ روسی فوجی ہلاک، زخمی یا لاپتہ ہوئے۔

اس جنگ میں ستمبر 2026 تک تقریباً 4 لاکھ 70 ہزار سے 4 لاکھ 90 ہزار ہلاکتوں کی نشاندہی کی گئی، جبکہ لاپتہ اور تاخیر سے درج ہونے والے کیسز شامل کر کے مجموعی ہلاکتیں 7 لاکھ 20 ہزار تک ہے۔ روس کی ماند فروری 2022 سے جون 2026 تک یوکرینی فوج کو تقریباً 5 لاکھ 25 ہزار سے 6 لاکھ 25 ہزار کے درمیان جانی نقصانات (ہلاک، زخمی یا لاپتہ) اٹھانا پڑے۔ ان میں ہلاکتوں کا تخمینہ تقریباً 1 لاکھ 25 ہزار سے 1 لاکھ 50 ہزار کے درمیان ہے۔ اقوام متحدہ کے مطابق ان پانچ سالوں میں یوکرین کے اندر کم از کم 968,17 شہری ہلاک اور 713,57 زخمی ہو چکے ہیں۔ روسی فضائی اور میزائل حملوں سے یوکرین کے توانائی گرڈ، بجلی گھروں، حرارتی نظام اور صنعتی تنصیبات کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

روسی حملوں نے یوکرین کے بڑے اسٹیل پلانٹس کی پیداوار متاثر کی ہے اور 2026 کے آخر تک تازہ حملوں سے ہونے والے نقصانات کا تخمینہ تقریباً 10 ارب ڈالر لگایا گیا ہے۔ جنگی اخراجات، مغربی پابندیوں اور یوکرینی ڈرون حملوں نے روس کی معیشت پر بھی شدید دباؤ ڈالا اور روسی تیل صاف کرنے کی صلاحیت متاثر ہوئی ہے، تیل کی آمدنی میں کمی آئی ہے اور وفاقی بجٹ کے خسارے میں اضافہ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ دونوں اطراف کے ہزاروں ٹینک، بکتر بند گاڑیاں، طیارے اور بحری جہاز تباہ ہو چکے ہیں۔ اس لیے روس چاہتا ہے کہ کسی طرح اس جنگ کو باوقار انداز میں چھٹکارہ پائے اور یہی چیز پوتن کو گفت وشنید کی میز پر لائی ہے۔ یوکرین روس جنگ کے اہم فریق یوکرین اور اس کی حمایت کرنے والا یوروپ ہے۔ کل تک امریکہ بھی ناٹو کے رکن کی حیثیت سے یوکرین کے ساتھ کھڑا تھا لیکن صدر ٹرمپ فی الحال اپنا موقف بدل رہے ہیں۔ ٹرمپ اپنے روایتی حلیف یوروپ کی پیٹھ میں چھرا گھونپ کر براہِ راست روس کے ساتھ معاملات طے کرنا چاہتے ہیں۔ اسی لیے انہوں نے الاسکا کے اندر ٹرمپ سے ملاقات بھی کی تھی اور سعودی عرب میں روسی وزیر خارجہ کے ساتھ امن مذاکرات کے لیے اپنے سکریٹری آف اسٹیٹ کو بھیجا تھا۔ صدر ٹرمپ نے انتخابی مہم کے دوران عالمی تنازعات میں وسائل و توانائی صرف کرنے سے گریز کرا مریکی معیشت پر توجہ دینے کا وعدہ تو کیا تھا مگر اس پر قائم نہیں رہ سکے۔

> چین کے صدر شی جن پنگ نے شینزن میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور روس کے سربراہ پوتن کے ساتھ اپنی ملاقات کے دوران تائیوان کے معاملے پر کسی بھی قسم کی ''کشیدگی'' یا ''ہلچل'' پیدا کرنے کے خلاف خبردار کیا۔ اس ملاقات کی بابت چینی صدر نے بتایا کہ تائیوان کے مستقبل کا معاملہ میں دونوں ملکوں کا اختلافات دوطرفہ تعلقات کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ انہوں نے ٹرمپ کو نصیحت کی کہ ''تائیوان کے معاملے پر امریکہ کو صحیح راستے پر چلتے رہنا چاہیے، تاکہ چین اور امریکہ کے تعلقات میں کسی بڑے بحران یا شدید کشیدگی کی صورت حال پیدا نہ ہو۔'' اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ تین طاقتور ممالک امن عالم کے لیے نہیں خود اپنے مسائل کو حل کرنے کے لیے جمع ہوئے تھے۔

گرین لینڈ کے نقشے پر امریکہ کا پرچم لہرا کر دل بہلانے کی کوشش نے امریکی صدر کے وقار کو خاک میں ملا دیا لیکن ٹرمپ کو تو شاید اس کا احساس تک نہیں ہوا۔ یہ سب تو خیر غیر ضرر حرکتیں تھیں مگر پھر انہوں وینزویلا کے صدر کو ان کی زوجہ کے ساتھ اغوا کر کے وہاں اپنا کٹھ پتلی صدر بٹھا دیا اور اس ملک کے سارے تیل ذخائر کو اپنے قبضے میں لے لیا۔ دن دہاڑے اس طرح کی لوٹ کھسوٹ کرنے والا صدر جب خود مختاری کے تحفظ کی بات کرے تو بیک وقت ہنسی اور رونا دونوں آتا ہے۔

وینزویلا کے جبر و استبداد کے بعد اس شخص کے حوصلے اتنے بڑھے کہ اس نے ایک حملے ایران کے روحانی پیشوا آیت اللہ خامنہ ای کو ان کی اہلیہ، بیٹی اور نواسی کے ساتھ شہید کر دیا۔ اس کے ساتھ پوری فوجی قیادت کو بھی شہید کر دیا۔ کاش کے اس سے بزدلانہ حملے سے قبل ٹرمپ کو خود مختاری کے احترام کا خیال آیا ہوتا تو یہ تباہی و بربادی نہ ہوتی۔ ایران نے امریکہ کا منہ توڑ جواب دیتے ہوئے مشرق وسطیٰ سے اس کے سارے فوجی اڈے خالی کروا دیئے۔ اسرائیل کے آہنی گنبد کو چھلنی بنا کر یہودیوں کو بنکروں میں چھپنے پر مجبور کر دیا تو ٹرمپ کی عقل ٹھکانے آئی۔ ایران میں اقتدار کی تبدیلی کا خواب دیکھنے والا ٹرمپ خود اپنے ملک میں کانگریس سمیت سینیٹ کا انتخاب ہار کر بیچگی بطخ صدر بن گئے اور نیتن یاہو اقتدار سے بے دخل کر دیا گیا تو تب جا کر اس کی عقل ٹھکانے آئی اور اب وہ اختلافات کے باوجود کھلے، باہمی احترام اور نتیجہ خیز مکالمے کی اہمیت پر زور دے رہے ہیں۔ ٹرمپ کو یہ پتہ ہے کہ ایران سے عزت بچا کر نکلنے کے لیے اسے چین اور روس جیسے حلیفوں ایران کو محروم کرنا پڑے گا لیکن سوال یہ ہے کہ وہ دونوں امریکہ کی خاطر اپنے طاقتور حلیف کو دھوکہ کیوں دیں گے؟

ایران کی قیادت اور عوام نے ساری دنیا کو یہ پیغام دیا ہے کہ امریکہ کو بدترین شکست سے وہی دوچار کر سکتا ہے۔ یہ امریکی تاریخ کی بدترین ناکامی ہے۔ دنیا بھر میں یوکرین اور ایران پر تو بہت بحث ہوتی ہے کیونکہ وہ دونوں ممالک امریکہ و روس کی جانب سے مسلط کردہ جنگ میں الجھے ہوئے ہیں مگر کل کو چین بھی تائیوان کے سبب اسی طرح کے تنازع میں پھنس سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چینی سربراہ شی جن پنگ نے مذکورہ چوٹی کانفرنس میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے مستقل ارکان کے طور پر تینوں ممالک کو عالمی چیلنجوں سے نمٹنے میں تعاون کی مثال قائم کرنے کی اپیل کی۔ چین بغیر خون خرابے کے تائیوان پر قبضہ کرنا چاہتا مگر اس کے لیے امریکہ کا اعتماد ضروری ہے اور یہی چیز اسے بات چیت کی میز پر لے کر آئی ہے۔

1949ء میں کمیونسٹوں کی فتح کے بعد چیانگ کائی شیک کی قوم پرست حکومت تائیوان منتقل ہوگئی۔ وہاں 1996ء میں پہلی بار براہِ راست صدارتی انتخابات ہوئے مگر بیجنگ تائیوان کو اپنا اٹوٹ انگ قرار دے کر حسبِ ضرورت طاقت کے استعمال کو جائز سمجھتا ہے جبکہ تائیوان خود کو ایک آزاد اور جمہوری اکائی سمجھتے ہوئے اپنی خود مختاری کے تحفظ کے لیے دفاعی تیاریوں اور بین الاقوامی روابط پر زور دیتا ہے۔

امریکہ 1979ء میں بیجنگ سے سفارتی تعلقات قائم کرنے کے باوجود تائیوان کے ساتھ غیر سرکاری تعلقات، دفاعی ساز و سامان کی فراہمی اور آبنائے تائیوان میں سرگرمیاں برقرار رکھے ہوئے ہے۔ چین کے صدر شی جن پنگ نے شینزن میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور روس کے سربراہ پوتن کے ساتھ اپنی ملاقات کے دوران تائیوان کے معاملے پر کسی بھی قسم کی ''کشیدگی'' یا ''ہلچل'' پیدا کرنے کے خلاف خبردار کیا۔ اس ملاقات کی بابت چینی صدر نے بتایا کہ تائیوان کے مستقبل کا معاملہ میں دونوں ملکوں کا اختلافات دوطرفہ تعلقات کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ انہوں نے ٹرمپ کو نصیحت کی کہ ''تائیوان کے معاملے پر امریکہ کو صحیح راستے پر چلتے رہنا چاہیے، تاکہ چین اور امریکہ کے تعلقات میں کسی بڑے بحران یا شدید کشیدگی کی صورت حال پیدا نہ ہو۔'' اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ تین طاقتور ممالک امن عالم کے لیے نہیں خود اپنے مسائل کو حل کرنے کے لیے جمع ہوئے تھے۔

محبت کے نام پر قید ہوتی زینب کی زندگی!

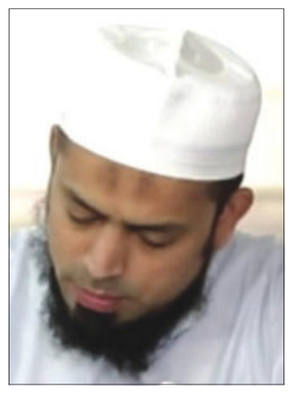

مفتی اشفاق قاضی

چند ماہ قبل ہمارے ادارے فیملی فرسٹ گائیڈنس سینٹر کی محترم کاؤنسلر گلنار میڈم کے سامنے ایک ایسا معاملہ آیا جس میں محبت کی کشش بھی تھی، رشتوں کی ٹوٹ پھوٹ بھی اور دل و دماغ کی ایک نہ ختم ہونے والی کشمکش بھی، یہ زینب (فرضی نام) کی کہانی تھی، جسے اس کے سابق منگیتر نے کاؤنسلنگ سینٹر آنے کا مشورہ دیا تھا، کیونکہ دونوں کی منگنی اچانک ٹوٹ گئی تھی، پہلے لڑکا آیا تھا اور اس نے اپنے نقطۂ نظر سے ساری باتیں بیان کی تھی، پھر زینب آئی تو اس کی باتوں سے محسوس ہوا جیسے وہ اپنے اندر ایک طوفان چھپائے بیٹھی ہو، اس نے بتایا کہ ان کی منگنی چھ ماہ تک رہی تھی، ان چھ ماہ کے دوران مسلسل گفتگو نے دونوں کو ایک دوسرے کے قریب کر دیا تھا اور ان کے درمیان جذباتی لگاؤ پیدا ہو گیا تھا، مگر پھر ایک دن زینب کے والد نے یہ منگنی ختم کر دی، کیونکہ انہیں محسوس ہوا کہ یہ لڑکا ان کی بیٹی کے لیے مناسب نہیں ہے، والد کے اس فیصلے سے زینب کو شدید صدمہ پہنچا، جب کہ لڑکے کے دل میں غصہ اور بغاوت پیدا ہو گئی، اس نے زینب کو اپنے والد کی مرضی کے خلاف اس سے شادی کرنے پر آمادہ کرنے کے لیے طرح طرح کے جال بُننے لگا، اس نے یہاں تک دعویٰ کیا کہ وہ کسی مفتی سے معلوم کر چکا ہے کہ اگر لڑکی بالغ اور سمجھ دار ہو تو والد کے بجائے کسی دوسرے شخص کو ولی مقرر کر کے نکاح کیا جا سکتا ہے، مگر زینب نے اپنے والد کے احترام اور اپنی تربیت کے پیش نظر اس راستے پر چلنے سے صاف انکار کر دیا، اس نے واضح الفاظ میں کہہ دیا کہ وہ اپنے والد کی مرضی کے خلاف ہرگز شادی نہیں کر سکتی، اس صورتِ حال نے اسے شدید ذہنی دباؤ اور اداسی میں مبتلا کر دیا تھا ایک طرف چھ ماہ کا جذباتی تعلق تھا جو اسے اس شخص کی طرف کھینچتا تھا، دوسری طرف والدین کا احترام، اپنی عزت اور مستقبل کے اندیشے تھے جو اسے لڑکے کے جھانسے میں آنے سے روک رہے تھے، لڑکے سے بات ہوتی تو اس کے لہجے اور باتوں سے زینب کا ارادہ ڈگمگانے لگتا، لیکن کاؤنسلنگ کے لیے آتی تو اپنے والدین اور اپنی زندگی کے بارے میں نئے سرے سے سوچنے لگتی، وہ ایک عجیب کشمکش میں مبتلا تھی، مگر اس نے ہمت نہیں ہاری، خود کو سنبھالنے کی کوشش کی، کاؤنسلنگ کے دوران دیے گئے کاموں کو سنجیدگی سے پورا کیا، وقتاً فوقتاً اپنی ماں اور والد سے بات کر کے صورتِ حال کو سمجھا اور ہر نشست میں اپنی زندگی، خاندانی ماحول، ایمان، گھر اور اپنے کام کے مختلف پہلوؤں پر غور کرتی رہی۔ کاؤنسلنگ کے دوران لڑکے کے رویے اور اس کی شرطوں کی جو تفصیلات سامنے آئیں، اس نے زینب کو سوچنے پر مجبور کر دیا، لڑکے کا کہنا تھا کہ اگر شادی ہوئی تو زینب کو اپنے والد سے ہمیشہ کے لیے تعلق ختم کرنا ہوگا اور ان کے گھر آنا جانا بھی بند کرنا ہوگا، زینب کے گھر کوئی خوشی یا تقریب ہوئی تو وہ شریک نہیں ہوگا، اور اگر اس کے گھر کوئی تقریب ہوئی تو زینب کے والدین کو دعوت نہیں دی جائے گی، کیونکہ اس کے نزدیک وہ بدتمیز تھے، یہاں تک کہ مستقبل میں ہونے والی اولاد کے بارے میں بھی اس کی شرط تھی کہ بچے اپنے نانا نانی کے گھر نہیں جائیں گے، کہیں ان کا اثر بچوں پر نہ پڑ جائے، اگر کبھی گھر میں کسی کی وفات یا غم کا موقع آیا تو وہ وہاں جائے گا ضرور، مگر گھر کی دہلیز کے اندر قدم نہیں رکھے گا، زینب ایک باوقار پیشے سے بھی وابستہ تھی، جس کے سلسلے میں اسے سامان خریدنے اور مختلف لوگوں سے ملنے کی ضرورت پیش آتی تھی، وہ مکمل پردے اور نقاب کا اہتمام کرتی تھی اور لوگوں سے مناسب فاصلہ بھی رکھتی تھی، اس کے باوجود لڑکے نے یہ شرط عائد کر دی کہ کام کے دوران وہ کسی غیر محرم مرد سے بات نہیں کرے گی، حتیٰ کہ کاروباری معاملات میں بھی نہیں، اگر اس نے ایسا کیا تو وہ دوسرا نکاح کر لے گا، زینب نے بھی اس کے سامنے اپنا ایک مطالبہ رکھا کہ جب اتنی پابندیاں ہوں گی تو وہ اس کے والدین کے ساتھ نہیں رہے گی، بلکہ اسے الگ گھر دیا جائے، اس کا کہنا تھا کہ باقی شرطیں وہ ماننے کے لیے تیار ہے، لیکن اس ایک بات پر سمجھوتہ نہیں کر سکتی، اس پر لڑکے نے صاف لفظوں میں کہا کہ اگر وہ اپنے والدین کے ساتھ نہیں رہے گی تو وہ دوسرا نکاح کر لے گا، تاکہ دوسری بیوی اس کے والدین کے ساتھ رہے اور ان کی خدمت کرے، یوں وہ دونوں کو ساتھ رکھ لے گا، ان باتوں سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ لڑکا شادی سے پہلے ہی زینب کی زندگی کے بیشتر فیصلے اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتا تھا، محبت کے نام پر ایسی پابندیاں آخر کس طرح ایک خوش گوار ازدواجی زندگی کی بنیاد بن سکتی ہیں؟ کسی کے والدین سے تعلق ختم کرانے، اس کے کام میں رکاوٹ ڈالنے اور اس کی روزمرہ زندگی کے ہر معاملے پر اپنی مرضی مسلط کرنے سے رشتہ مضبوط نہیں ہوتا، ازدواجی زندگی باہمی اعتماد، احترام اور ایک دوسرے کی بات سمجھنے سے چلتی ہے، حکم چلانے اور شرطیں منوانے سے ہرگز نہیں۔ زینب کے لیے اس کشمکش سے نکلنا آسان نہیں تھا، اس کے آنسو، بے چینی، دعائیں اور خود کو سنبھالنے کی کوششیں بتاتی تھیں کہ وہ اس تعلق کو صرف جذبات کی نظر سے نہیں دیکھنا چاہتی تھی، بلکہ اس کے اچھے برے پہلوؤں کو سمجھ کر فیصلہ کرنا چاہتی تھی، ہماری تجربہ کار کاؤنسلر گلنار میڈم کے ساتھ ہونے والی نشستوں میں اس نے اپنی الجھنیں بیان کیں، اپنے دل کی بات کہی اور آہستہ آہستہ یہ سمجھنے لگی کہ جو رشتہ شروع ہونے سے پہلے ہی اس کی آزادی، خودداری، والدین سے تعلق اور ذاتی وقار پر قدغنیں لگانے کے درپے ہو اس میں شادی کے بعد اسے سکون کیسے ملے گا؟ زینب کی ہمت قابلِ قدر تھی کہ جذباتی وابستگی کے باوجود اس نے اپنے والدین کے رشتے اور اپنی عزتِ نفس کو اہمیت دی، وقت کے ساتھ اس کی الجھن کم ہوتی گئی اور وہ اس نتیجے پر پہنچی کہ یہ رشتہ اس کے لیے مناسب نہیں ہے، اور آج الحمدللہ اس نے تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ اپنے سابق منگیتر سے مزید رابطہ نہیں رکھے گی اور نہ ہی اس کے ساتھ نکاح کا کوئی ارادہ رکھتی ہے، وہ اس باب کو یہیں بند کر کے نئے حوصلے اور امید کے ساتھ اپنی زندگی کا سفر آگے بڑھانا چاہتی ہے، ان شاء اللہ، زینب نے اپنے اس تجربے سے یہ بات سمجھ لی کہ دل کا کسی کی طرف مائل ہو جانا الگ بات ہے اور اس کے ساتھ پوری زندگی گزارنے کا فیصلہ کرنا بالکل مختلف ہے، محبت میں صرف چاہت کافی نہیں ہوتی، اس کے ساتھ احترام، اعتماد اور ایک دوسرے کے احساسات کی قدر بھی لازم و ضروری ہے، جہاں یہ چیزیں عنقا ہوں، وہاں محبت بھی رفتہ رفتہ کافور ہو جاتی ہے، کبھی کبھی زندگی میں سب سے ضروری کام کسی دوسرے کو پانے کی کوشش کرنا نہیں، بلکہ اپنی ذات، عزت اور سکون کو بچانا ہوتا ہے، زینب نے بالآخر یہی راستہ اختیار کیا، اللہ تعالیٰ زینب اور ہر بیٹی کو صحیح فیصلہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے، انہیں حق پر ثابت قدم رکھے، ان کے دلوں کو سکون دے اور زندگی کے ہر قدم پر ان کے لیے خیر و برکت کے دروازے کھول دے۔ آمین۔



کیا آئین کو بتدریج بے اثر بنایا جا رہا ہے

26 نومبر کو ہمارے ملک میں یومِ آئین منایا جاتا ہے، کیونکہ آئین ہی نے ہندوستان کو جمہوری ملک بنایا۔ اس نے ہر بالغ شہری کو ووٹ دینے کا حق دے کر اسے اقتدار کا فیصلہ کرنے والے کی حیثیت و وقار عطا کیا۔ اسی آئین کی تشکیل کے لیے آزادی کے بعد ایک منتخب دستور ساز اسمبلی قائم کی گئی تھی۔ پہلی بار دستور ساز اسمبلی کے قیام کا مطالبہ 1895 میں بال گنگا دھر تلک نے کیا تھا اور پانچویں اور آخری بار 1938 میں جواہر لعل نہرو نے نہ صرف اس مطالبے کو دہرایا تھا بلکہ دستور ساز اسمبلی بنانے کا فیصلہ بھی کیا تھا۔ اس کے اراکین کے انتخاب کے لیے جولائی 1946 میں انتخابات ہوئے اور دستور ساز اسمبلی کے اراکین بالغ رائے دہی کی بنیاد پر بالواسطہ طور پر منتخب کیے گئے تھے۔ تقسیم ہند کے بعد 389 اراکین میں سے ہندوستان میں صرف 299 اراکین رہ گئے تھے۔ ان میں 229 منتخب اور 70 نامزد اراکین تھے۔ خواتین اراکین کی مجموعی تعداد 15 تھی، درج فہرست ذاتوں کے 26 اور درج فہرست قبائل کے 33 اراکین تھے۔

دستور ساز اسمبلی کی تشکیل کا ایک تاریخی پہلو بھی ہے۔ دوسری عالمی جنگ کے خاتمہ کے بعد جولائی 1945 میں برطانیہ میں جیمز اٹلی کی قیادت میں نئی حکومت بنی تھی۔ اس حکومت نے ہندوستان کے تعلق سے اپنی نئی پالیسی کا اعلان کیا اور آئین بنانے والی ایک کمیٹی تشکیل دینے کا فیصلہ کیا۔ ہندوستان کی آزادی کے مسئلہ کا حل نکالنے کے لیے برطانوی وزیر اعظم نے کابینہ کے 3 وزیروں لارنس، کرپس اور الیگزینڈر پر مشتمل ایک وفد کیبنٹ مشن کے نام سے ہندوستان بھیجا تھا۔ دستور ساز اسمبلی نے اپنا کام یکم دسمبر 1946 سے شروع کیا۔ جواہر لعل نہرو، ڈاکٹر راجندر پرساد، بھیم راؤ امبیڈکر، سردار ولبھ بھائی پٹیل، شیاما پرساد مکھرجی اور مولانا ابوالکلام آزاد جیسے مجاہدین آزادی اس کے اہم اراکین میں شامل تھے۔ سچدانند سنہا اس اسمبلی کے پہلے صدر بنے، لیکن بعد میں ڈاکٹر راجندر پرساد کو صدر منتخب کیا گیا اور بھیم راؤ امبیڈکر کو دستور ساز کمیٹی کا صدر بنایا گیا تھا۔ دستور ساز اسمبلی نے 2 سال، 11 ماہ اور 18 دن کے دوران 114 دن اجلاس منعقد کیے تھے۔ اس کے اجلاس میں پریس اور عوام کو شرکت کی مکمل آزادی دی گئی تھی۔ دستور ساز اسمبلی کے اراکین ہی ہندوستان کی پہلی پارلیمنٹ کے اراکین بنے۔ ہندوستان کو جمہوریہ بنانے والے عظیم آئین کے تئیں عقیدت اور تشکر کا اظہار کرنے کے لیے ہی یومِ آئین منایا جاتا ہے۔ لیکن اس بار شہریوں کے دلوں میں اپنے آئین کے تئیں عقیدت اور تشکر کے ساتھ اندیشے بھی وابستہ ہیں۔ آئینی اداروں کے ساتھ موجودہ حکومت کے رویے نے بہت سے سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ جمہوریت میں عوام کے ذریعہ منتخب کیے گئے اراکین پارلیمنٹ ہی اکثریت کی بنیاد پر حکومت بناتے ہیں۔ آزادانہ اور منصفانہ طریقے سے انتخابات کرانے کے لیے آئین کے آرٹیکل 324 کے تحت 25 جنوری 1950 کو ہندوستانی الیکشن کمیشن قائم کیا گیا تھا۔ یہ ایک خود مختار اور نیم عدالتی ادارہ ہے۔ ابتدا میں 15 اکتوبر 1989 تک یہ صرف چیف الیکشن کمشنر پر مشتمل ایک رکنی ادارہ تھا، لیکن الیکشن کمشنر ترمیمی ایکٹ 1989 کے بعد اسے کثیر رکنی ادارہ بنا دیا گیا۔ 16 اکتوبر 1989 سے یکم جنوری 1990 تک یہ 3 رکنی کمیشن رہا۔ اس کے بعد 2 جنوری 1990 سے 30 ستمبر 1993 تک یہ دوبارہ ایک رکنی کمیشن بن گیا اور یکم اکتوبر 1993 سے اسے پھر 3 رکنی کمیشن بنا دیا گیا۔ چیف الیکشن کمشنر اور دیگر الیکشن کمشنرز کی تقرری ہندوستان کے صدر کرتے ہیں۔ ان کا اعزاز اور تنخواہ سپریم کورٹ کے ججوں کے برابر ہوتی ہے اور چیف الیکشن کمشنر کو پارلیمنٹ کے ذریعہ صرف مواخذے کے عمل سے ہی عہدے سے ہٹایا جا سکتا ہے۔ مودی حکومت چیف الیکشن کمشنر اور دیگر کمشنرز کے انتخاب کے لیے 2023 میں 'دی چیف الیکشن کمشنر اینڈ اَدر الیکشن کمشنر ایکٹ' لے کر آئی تھی۔ انتخاب کرنے والی کمیٹی کے صدر وزیر اعظم تھے، جبکہ اس کے ایک رکن وزیر داخلہ امت شاہ اور دوسرے رکن قائد حزب اختلاف راہل گاندھی تھے۔ اس طرح اس کمیٹی میں حکومت کو اکثریت حاصل تھی اور وہ اپنی مرضی کا چیف الیکشن کمشنر منتخب کر سکتی تھی۔ پہلے اس کمیٹی میں کسی وزیر کے بجائے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس ہوا کرتے تھے، لیکن نئے ضابطے کے تحت انہیں ہٹا دیا گیا تھا۔ راہل گاندھی نے ایسی کمیٹی پر ہی اپنا اعتراض درج کرا دیا تھا، لیکن اسے نظر انداز کرتے ہوئے گیانیش کمار کو موجودہ چیف الیکشن کمشنر بنانے کا فیصلہ نصف شب کو کیا گیا تھا، جبکہ نئے قانون کے خلاف سماعت سپریم کورٹ میں زیر غور تھی۔ ہندوستانی آئین کو نقصان پہنچانے کا یہ کوئی پہلا اور آخری معاملہ نہیں ہے۔ اس کے بعد تو جیسے آئین اور آئینی اداروں کو تباہ کرنے کا کھیل ہی شروع ہو گیا۔ برسر اقتدار لوگوں کے ذریعہ انتخابی عمل کو تباہ کیا جا رہا ہے، اپنے مفادات کے لیے ضابطوں کو توڑا مروڑا جا رہا ہے۔ اس کے لیے فرضی ووٹر لسٹس تیار کی گئیں، کروڑوں ووٹرز کو ووٹر لسٹ سے باہر کر کے ان کی شہریت ہی کو شک کے دائرے میں ڈال دیا گیا۔ ای وی ایم جلانے اور ان کے غلط استعمال کی خبریں بھی سامنے آئیں۔ ہندوستان دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہے، جہاں اقتدار کا جمہوری ارتکاز ہمارے گاؤں تک ہے۔ ہمارے ملک میں کثیر جماعتی نظام ہے اور پنچایتی راج نظام کے تحت گاؤں، تر قیاتی بلاکوں، اضلاع اور شہروں کی اپنی منتخب انتظامیہ ہے۔ جمہوریت اسی وقت زندہ اور دیرپا ہو سکتی ہے، جب اس میں شفافیت اور عوام کے تئیں جواب دہی کا اعلیٰ ترین جذبہ بھی موجود ہو۔ آج دنیا بھر میں ہمارے آئین اور جمہوریت کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ امریکہ میں قائم فریڈم ہاؤس نے 2021 میں شائع ہونے والی اپنی ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ ہندوستان ایک آزاد ملک ہونے کا درجہ گنوا چکا ہے۔ سویڈن کی گوتھن برگ یونیورسٹی کے ادارے 'وارائٹیز آف ڈیموکریسی' (وی-ڈیم) نے ہندوستان کو ان ملکوں کی فہرست میں شامل کیا ہے جو مسلسل زوال پذیر آمرانہ نظام بن گئے ہیں۔ اس کا کہنا ہے کہ ہندوستان کا جمہوری عمل ملک کو 'انتخابی آمریت' میں تبدیل کرنے کی خاطر 'تیزی سے زوال کے راستے' پر گامزن ہے۔ اس رپورٹ میں پاکستان کے ساتھ ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ ''ہندوستان اب اتنا ہی آمرانہ ہے جتنا پاکستان۔ ہندوستان کی حالت اس کے پڑوسی ملکوں نیپال اور بنگلہ دیش سے بھی بدتر ہے۔ عام طور پر ہندوستان میں حکومت نے ناقدین کو خاموش کرانے کے لیے بغاوت، ہتک عزت اور دہشت گردی مخالف قوانین کا استعمال کیا ہے۔'' اسٹیون لیوٹسکی اور ڈینیئل زبلٹ نے اپنی کتاب 'ہاؤ ڈیموکریسیز ڈائی' میں بتایا ہے کہ ''منتخب آمر کس طرح انہی جمہوری اداروں کو توڑ پھوڑ کر تباہ کرتے ہیں، جنہیں حدود میں رکھنے کی ذمہ داری خود انہی پر ہوتی ہے۔ کچھ سیاست داں تو یہ کام ایک ہی جھٹکے میں کر دیتے ہیں، لیکن بیشتر جمہوریت پر حملہ آہستہ آہستہ اور مرحلہ وار ہوتا ہے۔ اکثر اس کے ابتدائی مرحلوں میں تو یہ دکھائی بھی نہیں دیتا۔ انتخابات ہوتے رہتے ہیں۔ حزب اختلاف کے سیاست داں پارلیمنٹوں میں بیٹھتے ہیں۔ اخبارات شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ہر قدم معمول کے مطابق ہی محسوس ہوتا ہے اور جمہوریت کو تباہ کرنے والے حکومتی اقدامات قانونی جواز کا نقاب اوڑھے رہتے ہیں۔'' ذرا سوچ کر دیکھیے کہ کیا ہمارے ملک میں بھی یہی نہیں ہو رہا ہے۔ آئین کو بتدریج بے اثر بنایا جا رہا ہے۔ ایسی کوششیں جاری ہیں جو اسے بالکل بے وقعت کر دیں۔ خاص طور پر آئین کا حصہ 3، یعنی بنیادی حقوق، اور حصہ 4، یعنی ریاستی پالیسی کے رہنما اصول، جو ہندوستان کو ایک فلاحی ریاست ہونے کا وقار عطا کرتے ہیں۔

روزنامہ جنوبی سہارا، مالک، پرنٹر، پبلشر اور ایڈیٹر رحمت اللہ حمیدی نے ابھیمانی پبلیکیشنز لمیٹڈ، 2/4، ارگنی بھون، ڈاکٹر راجکمار روڈ، راجہ جی نگر بنگلورو۔560010 سے چھپوا کر نمبر 32، تھرڈ کراس، گنگونڈنہلی، بنگلورو۔560039 سے شائع کیا۔
Daily Junubi Sahaara. Owner, Printer, Publisher & Editor Rahmatullah Hameedi, Printed at M/s Abhimaani Publications Limited, 2/4, Aragini Bhavana, Dr. Rajkumar Road, Rajajinagar , Bengaluru - 560010,
and Published from 32, 3rd Cross, Gangondanahalli, Bengaluru -560039 , (Karnataka). Cell. +91-9739571702, E-mail: dailyjunubisahaara@gmail.com www.junubisahaara.com RNI No. KNURD/25/A2296

یونیورسل برادر ہڈ چیری ٹیبل ٹرسٹ کی جانب سے کل مذہبی کانفرنس کنڑ فیسٹیول ومشاعرے کا انعقاد

منصور علی خان، مفتی ڈاکٹر مقصود عمران رشادی و دیگر مذہبی رہنماؤں کے خطابات



بنگلور۔26 نومبر (پریس ریلیز)

یونیورسل برادر ہڈ چیری ٹیبل سوشل ایجوکیشنل ٹرسٹ بنگلور کی جانب سے بروز چہار شنبہ 25 نومبر کو نین پیالیس تلک نگر بنگلور میں کنڑ فیسٹیول، کل مذہبی کانفرنس، تقسیم اعزازات و مشاعرہ منعقد ہوا۔ صدارتی تقریر میں منصور علی خان ممبر آف پارلیمنٹ راجہ سبھا نے کہا کہ تعلیمی، سماجی، مذہبی فلاحی وانسانی اور مختلف میدانوں میں خدمات انجام دینے والی شخصیات کو آج اعزاز سے نوازا جارہا ہے، یہ بڑی اچھی بات ہے، خدمات کا اعتراف بہت ضروری ہے۔ ہمارے درمیان اتحاد اور اتفاق بہت ضروری ہے، ریاست کرناٹک اس کی بہترین مثال ہے، ہمارے لیے ضروری ہے کہ اس فضا کو مسموم ہونے سے بچائیں ۔شعرا نے اپنے کلام میں ملک میں امن وآشتی کا پیغام دیا۔انہوں نے مزید کہا کہ ہمارے لیے سیاسی بصیرت بھی ضروری ہے، خدمت خلق کے جذبے کے ساتھ آگے بڑھیں تو ترقی کی راہیں ہموار ہوں گی۔ انہوں نے منتظمین کو مبارکباد دی کہ آپ نے تاریخی و خوبصورت پروگرام کا انعقاد کیا۔ مہمان خصوصی مفتی ڈاکٹر محمد مقصود عمران رشادی خطیب و امام جامع مسجد بنگلور سٹی نے کہا کہ مذہب رواداری، محبت ، بھائی چارے اور اخوت کا پیغام دیتا ہے، نفرتوں کو مٹانے کی بات کرتا ہے، ملک سے محبت کی تعلیم دیتا ہے۔

ہندوستان میں مختلف مکاتب فکر مذاہب قوموں رنگ و نسل کے لوگ رہتے ہیں، ان میں باہمی اتفاق ملک کی ترقی کا ضامن ہے۔ انہوں نے اعزازات حاصل کرنے والی تمام شخصیات کو مبارکباد پیش کی۔ شیوانو بھوا شیوارد رامہاسوامی شری بیل مٹی مہاسمستا نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات امن کے ہیں، شانتی کے ہیں، نبی کے اخلاق بلند ہیں ہمیں ان اخلاق کی اتباع کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر مذہب میں شیاطین صفت افراد رہتے ہیں، ان سے ہمیں چوکنا رہنا چاہیے ،آپسی بھائی چارے، قومی یکجہتی اور گنگا جمنی تہذیب کو پروان چڑھانا چاہئے۔ ضمیر احمد خان فاروق نے بہت اچھا کام کیا ہے، اس کی ستائش ہونی چاہیے اور ان کے ساتھ جڑ کر کام کرنا چاہیے۔ سدا نند بنٹ جی بدھسٹ گروجنفی جو آئے عیسائیوں کے مذہبی پیشوا، خواجہ سلطان شاہ قادری گدی نشین خانقاہ تنویریہ بنگلور، ہرجندر سنگھ بھاٹیا سکھوں کے مذہبی پیشوا، سابق ایم پی ایم وی راجیو گوڈا، نریندر بابو، ناگراجو جین، گوئندا نائیڈو نے بھی اپنے خطابات میں عالمی امن پر زور دیا، جنگوں کی وجہ سے جو تباہی ہوئی ہے خواتین اور بچے مارے گئے ہیں بہت ہی دکھ اور درد کی بات ہے، ملک میں بھی امن کی فضا کو برقرار رکھنا ہم سب کا فریضہ ہے۔ ارشاد احمد، شیخ نجمہ نظیر، ڈاکٹر محمد منظور نعمان، یس اے احمد مہمانان اعزازی کے طور پر حاضر رہے۔ ڈاکٹر منظور نعمان کی قرأت، وظیفہ یاب آئی پی ایس آفیسر ولی باشاہ اور مفتی محمد جاوید کی نعتوں سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ شعراء میں شیخ حبیب، جمیل بنارسی، جمیل احمد ملنسار، ڈاکٹر محمد منظور نعمان نے اردو میں، ڈاکٹر کمار بی نے کنڑ میں اپنا کلام سنایا۔ محمد ذبیح اللہ وظیفہ پروڈیوسر دور درشن بنگلور نے غزل سنائی۔ اس موقع پر فری میڈیکل کیمپ کا اہتمام بھی کیا گیا، ٹرسٹ کے بانی ایچی ضمیر احمد خان فاروق عالم نے استقبالیہ تقریر و ہدیہ تشکر پیش کیا۔ ایوارڈ حاصل کرنے والوں میں ڈاکٹر انو پما پول صدر شعبہ اردو بنگلور یونیورسٹی پروفیسر محمد انیس کیمپس ڈائریکٹر بی ای ٹی پروفیسر نازیہ بانو پرنسپل بی ای ٹی پی یو کالج محمد ذبیح اللہ، محمد شاہد قاضی صحافی، سدا شیویا، شالنی گری، ڈاکٹر شیو کمار، اشفاق علی خان، محمد ہدایت اللہ، پروفیسر نٹراج ،آشارانی ڈاکٹر ایم عنایت اللہ وغیرہ شامل تھے۔ اس موقع پر بی ای ٹی پی یو سی کالج کی طالبات نے ٹیپو سلطان پر بہترین ڈرامہ پیش کیا۔

یوپی اردو اکادمی کی تشکیل، چودھری کیف الوریٰ ایک بار پھر اکادمی کے چیئرمین نامزد

نوجوان ممبران کے انتخاب سے اُردو حلقوں میں خوشی کی لہر

شفاعت حسین فخرالدین علی احمد میموریل کمیٹی کے ہوں گے چیئرمین

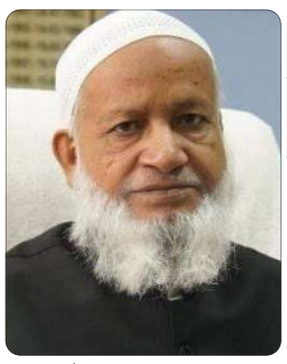



لکھنؤ (سعید ہاشمی)

صوبے کے وزیر اعلیٰ یوگی ادتیہ ناتھ نے تمام قیاس آرائیوں پر قدغن لگاتے ہوئے یوپی اسمبلی انتخابات 2027 سے قبل اردو داں طبقے کو بڑا تحفہ دیا ہے۔اس لیے کی تقریباً تین سال کے طویل عرصہ سے اُردو اکیڈمی کی تشکیل نو نہ ہونے کی وجہ سے اُردو حلقوں میں تشویش پائی جارہی تھی۔ واضح رہے کی گزشتہ تین سالوں سے تحلیل اتر پردیش اردو اکادمی کی تشکیل کی گئی ہے۔ چودھری کیف الوریٰ انصاری کو دوسری بار یوپی اردو اکادمی کا چیئرمین نامزد کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے بھی چودھری کیف الوریٰ سال 2021 سے سال 2023 تک اس عہدے پر فائز رہ چکے ہیں۔ حالانکہ 12 ستمبر 2023 کو ان کی مدت مکمل ہوگئی تھی، جس کے بعد سے کوئی کمیٹی نہیں تھی۔ تین سال کے بعد یوپی اردو اکادمی کی تشکیل ہوئی ہے۔ اس موقع پر یوپی کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ایک بار پھر چودھری کیف الوریٰ انصاری پر بھروسہ جتایا ہے۔ چودھری کیف الوریٰ انصاری کا تعلق یوپی کے گورکھپور سے ہے۔ وہ ریاست کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے قریبی ساتھیوں میں شمار ہوتے ہیں اور اسی بنیاد پر دوسری بار انہیں اکادمی کا چیئرمین بنایا گیا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ گورکھناتھ مندر سے ان کا دیرینہ تعلق ہے۔ ان کا خاندان گورکھپور میں گورکھناتھ مندر کے قریب آباد ہے اور مندر کے ساتھ ان کے خاندان کے نسل در نسل قریبی اور خوشگوار مراسم رہے ہیں۔ ان کا خاندان روایتی طور پر وجے دشمی کے موقع پر گورکھناتھ مندر کے مہنت (بشمول یوگی آدتیہ ناتھ) کی قیادت میں نکلنے والے جلوس کا استقبال کرتا آرہا ہے، جو مقامی سطح پر گنگا جمنی تہذیب کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ چودھری کیف الوریٰ کو چیئرمین بنائے جانے کے بعد اردو داں طبقے میں خوشی کا ماحول دیکھنے کو مل رہا ہے کہ تقریباً تین سال کے بعد اردو اکادمی کی تشکیل کی گئی ہے۔ اتر پردیش اردو اکادمی اردو زبان وادب کے فروغ، ادباء کی عزت افزائی، کتابوں کی اشاعت، وظائف اور ادبی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لیے کام کرتی ہے۔ اس طرح سے اب ان تمام اسکیموں کو رفتار مل سکتی ہے۔

یوپی اردو اکادمی کے ساتھ ساتھ ہی فخرالدین علی احمد میموریل کمیٹی کا چیئرمین شفاعت حسین کو بنایا گیا ہے۔ فخرالدین علی احمد میموریل کمیٹی ایک ادبی وثقافتی ادارہ ہے، جو لکھنؤ، اتر پردیش میں قائم ہے اور بھارت کے پانچویں صدر فخرالدین علی احمد کے نام سے منسوب ہے۔ یہ ادارہ بنیادی طور پر اردو، عربی اور فارسی زبانوں اور ادب کے فروغ کے لیے کام کرتا ہے۔ نو منتخب ممبران کے نام قابل ذکر ہیں۔ جاری فہرست کے مطابق ڈاکٹر شاداب عالم لکھنؤ کو مسلسل تیسری بار اکادمی کا ممبر بنایا گیا ہے جبکہ دیگر نو منتخب ممبران میں محمد نعیم، ڈاکٹر عمران سلمانی، فرحہ ناز، موہن احمد خان، ندیم اختر، جریرام خان، وسیم محمود حسن عرف ببلو منصوری، چندنی بانو، ذوالقرنین انصاری اور خوشید عالم سمیت دیگر افراد کے نام شامل ہیں۔

ہندو مسلم قومی یکجہتی کا مرکز مرغ ملا درگاہ پر ضلع پنچایت سی ای او ڈاکٹر وائی نوین بھٹ کی حاضری، زائرین کیلئے بنیادی سہولیات فراہم کرنے کی یقین دہانی



چتامنی، (پریس ریلیز) ہندو مسلم بھائی چارے کی علامت اور ضلع چکبالا پور کے مشہور مقدس زیارت گاہ مرغ ملا کی حضرت اماں جان بابا جان کی درگاہ پر ضلع پنچایت کے چیف ایگزیکٹو آفیسر ڈاکٹر وائی نوین بھٹ نے حاضری دی اور خصوصی دعا کی۔ درگاہ پہنچنے پر سی ای او کا درگاہ انتظامیہ کمیٹی، مقامی لیڈران اور گاؤں والوں نے پرتپاک استقبال کیا۔ اس موقع پر انہوں نے درگاہ میں خصوصی دعا کی اور درگاہ کے ترقیاتی کاموں، بنیادی سہولیات اور زائرین کو دی جارہی سہولیات کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔

درگاہ کمیٹی کے منیجر طیوب نواز نے ضلع پنچایت سی ای او کو معلومات دیتے ہوئے بتایا کہ درگاہ پر روزانہ سینکڑوں زائرین آتے ہیں۔ عرس کے موقع پر لاکھوں زائرین جمع ہوتے ہیں۔ اسی طرح ریاستی وقف بورڈ کے ذریعے پہلے سے کیے جا رہے ترقیاتی کاموں کے بارے میں بھی جانکاری دی۔ سی ای او نے افسران کو ہدایت دی کہ درگاہ آنے والے زائرین کے لیے بنیادی طور پر پینے کا پانی، بیت الخلاء، گاڑیوں کی پارکنگ، سڑک، بجلی کی روشنی، صفائی اور رہائش کی سہولیات کو مزید بہتر بنانے کے لیے اقدامات کیے جائیں۔ انہوں نے یقین دلایا کہ درگاہ کے آس پاس صفائی برقرار رکھنے، پلاسٹک سے پاک ماحول بنانے اور زائرین کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو اس کے لیے مناسب اقدامات کیے جائیں گے۔ ہم آہنگی کی علامت: ڈاکٹر نوین بھٹ نے کہا کہ مرغ ملا درگاہ وہ مقدس مقام ہے جہاں ہندو مسلمان مل کر زیارت کے لیے آتے ہیں اور عبادت کرتے ہیں۔ یہاں ذات پات اور مذہب سے بالاتر ہو کر سب مل کر دعا کرتے ہیں۔ زائرین سے مجھے معلوم ہوا کہ یہ ہمارے ضلع کی ہم آہنگی اور بھائی چارے کی مثال ہے۔ اس مقدس مقام کی پاکیزگی اور ہم آہنگی کو برقرار رکھتے ہوئے اس کی ترقی کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے اس ضمن میں خصوصی اقدامات کیے جائیں گے۔ اس موقع پر ضلع پنچایت کے انچارج اسسٹنٹ سکریٹری ہیماوتی، تعلقہ پنچایت ای او آنند کمار، ضلع وقف مشاورتی کمیٹی کے سابق رکن تمیم پاشاہ، سدلگٹہ بلدیہ کے سابق نامزد رکن عبدالغفور، درگاہ ترقیاتی کمیٹی کے منیجر طیوب نواز، گرام پنچایت کے سابق صدر انصر، پنچایت ڈیولپمنٹ آفیسر سریش، درگاہ کمیٹی کے اراکین اور مقامی لیڈران موجود تھے۔

مہاراشٹر میں مقابلہ جاتی امتحانات کی تیاری کیلئے 35 اسٹڈی سینٹرز شروع کرنے کا عزم، سلیم سارنگ نے پربھنی کے اسکول کو ایک لاکھ روپے کی مالی امداد فراہم کرکے اپنا وعدہ پورا کیا



پربھنی (نمائندہ خصوصی) مولانا آزاد اقلیتی اقتصادی ترقی کارپوریشن کے ڈائریکٹر اور مسلم ویلفیئر ایسوسی ایشن کے قومی صدر سلیم سارنگ نے پربھنی میں اپنا وعدہ پورا کرکے اس کی مثال پیش کی ہے۔ اور اس خیال کو پاش پاش کردیا کہ سیاسی لیڈران وعدہ کرنا جانتے ہیں وفا نہیں کرتے ہیں۔ مہاراشٹر کے پربھنی میں خواتین کے اقتصادی استحکام کے مقصد سے منعقدہ ایک عظیم الشان خواتین بچت گروپ کنونشن کے موقع پر سلیم سارنگ نے تعلیم کے شعبے میں کیا ہوا اپنا وعدہ پورا کرتے ہوئے پربھنی کے فیض کیمپس کو ایک لاکھ روپے کا چیک پیش کیا۔ واضح رہے کہ گزشتہ 15 اگست کو پربھنی کے فیض کیمپس میں یوم آزادی کی تقریب میں شرکت کے دوران انہوں نے طلبہ کی تعلیمی سہولیات کے لیے اسمارٹ ڈیجیٹل بورڈ فراہم کرنے کی یقین دہانی کرائی تھی۔ بالخصوص یو پی ایس سی، ایم پی ایس سی اور دیگر مسابقتی امتحانات کی تیاری کرنے والے طلبہ کو جدید تعلیمی سہولیات فراہم کرنا اس اقدام کا بنیادی مقصد تھا۔ اپنے پربھنی دورے کے دوران سلیم سارنگ نے اپنا وعدہ پورا کرتے ہوئے فیض کیمپس کو ایک لاکھ روپے کا چیک حوالے کیا۔ اس موقع پر اسکول کے پرنسپل ثناء اللہ خان، استاد سہیل خان اور اسکول کے دیگر ملازمین موجود تھے۔ اس دوران سلیم سارنگ نے آئندہ مہاراشٹر بھر میں یو پی ایس سی اور ایم پی ایس سی کی تیاری کرنے والے طلبہ کے لیے 35 مطالعاتی مراکز (اسٹڈی سینٹرز) شروع کرنے کے عزم کا بھی اظہار کیا۔ دیہی اور شہری علاقوں کے باصلاحیت طلبہ کو مسابقتی امتحانات کی تیاری کے لیے ضروری سہولیات فراہم کرنے کی سمت میں یہ ایک اہم پہل ثابت ہوگی۔ انہوں نے کہا، ’’طلبہ کے ہاتھوں میں جدید تعلیمی وسائل اور آنکھوں میں بڑے خواب ہونے چاہئیں۔ معاشی حالات کی وجہ سے کسی بھی باصلاحیت طالب علم کا خواب ادھورا نہیں رہنا چاہیے۔ اس مقصد کے لیے تعلیم کے شعبے میں ہمارا تعاون مسلسل جاری رہے گا۔‘‘ تعلیم کے لیے کیے گئے وعدے کو پورا کرنے سے لے کر مہاراشٹر بھر میں 35 مطالعاتی مراکز شروع کرنے کے عزم تک، سلیم سارنگ کی یہ پہل طلبہ کے تعلیمی مستقبل کو بہتر بنانے کی سمت میں ایک اہم قدم تصور کی جارہی ہے۔

اقرا اردو ہای اسکول تونڈاپور جامنیر میں یوم دستور کا انعقاد



جلگاؤں (نامہ نگار) اقرا ایجوکیشن سوسائٹی جلگاؤں کے زیر انتظام اقرا اردو ہای اسکول تونڈاپور جامنیر میں آج ۲۶ نومبر بطور یوم دستور صدر مدرس محمد ایوب شیخ کی زیر صدارت منایا گیا اسکول ہذا کے معاون معلم محمد خالد غلام رسول نے اس موقع پر ملک میں دستور کی اہمیت وافادیت نیز ملک کے موجودہ حالات سے طلبہ کو آگاہی دی وہیں سینئر استاد ناصر خان صفدر خان نے طلبہ کو تاریخ کے ان اوراق سے روشناس کیا جب چالیس کی دہای میں دستور ساز کمیٹی تشکیل پایا و ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر نے اس دستور ساز مجلس میں اپنا بنیادی وکلیدی کردار ادا کیا اپنے صدارتی خطبے میں صدر مدرس محمد ایوب نے موجودہ ملک میں دستور پر حسب اقتدار کے ذریعے کیے جانے والی تبدیلوں کے مضر اثرات سے واقفیت دی نیز دستور کی حفاظت کی ضرورت و یوم دستور کو بطور منانے کے مقاصد پر سیر حاصل گفتگو کی معاون معلم عقیل احمد جلیل احمد کے رسم شکریہ پر اس مقاصد سے بھرپور محفل کا اختتام ہوا پروگرام کو کامیاب بنانے میں تمام ہی عملے نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اسکول ہذا کی منعقدہ اس سرگرمی پر صدر سوسائٹی ڈاکٹر عبدالکریم سالار صاحب نے فرط مسرت کا اظہار کیا و مستقبل کے لیے اپنی نیک خواہشات پیش کی۔

سون پور میلے میں محکمہ مویشی پروری کے مرکزی پنڈال کا افتتاح، مرکزی ایڈیشنل سکریٹری نے طبی انتظامات کا لیا جائزہ



پٹنہ، 26 نومبر (ہ س)۔ بہار کے سارن ضلع کے سون پور میں جاری عالمی شہرت یافتہ ہری ہر علاقہ میلے میں مویشی پالنے والوں اور تاجروں کی سہولت کے لیے محکمہ مویشی پروری کی جانب سے وسیع پیمانے پر انتظامات کیے گئے ہیں۔ اسی سلسلے میں محکمہ مویشی پروری کے مرکزی پنڈال کا افتتاح سارن ڈویژن کے علاقائی ڈائریکٹر ڈاکٹر کانتا پرساد نے کیا۔ اس موقع پر مرکزی حکومت کے محکمہ ڈیری و مویشی پروری کے ایڈیشنل سکریٹری راماشنکر سنہا خصوصی طور پر موجود رہے۔ ایڈیشنل سکریٹری راماشنکر سنہا نے محکمہ کے ڈائریکٹوریٹ پٹنہ کے ڈاکٹر دنیش کمار جونپوری اور ویشالی کے ضلع مویشی پروری افسر ڈاکٹر روی شنکر ودیارتھی کے ہمراہ میلہ احاطے میں قائم عارضی مویشی طبی کیمپوں، گھوڑا وارڈ اور بکری وارڈ کا معائنہ کیا۔ اس دوران انہوں نے مویشیوں کی صحت، علاج معالجے کی سہولتوں اور بیماریوں سے بچاؤ کے لیے کیے گئے انتظامات کا باریک بینی سے جائزہ لیا۔ افتتاحی تقریب میں سارن کے ضلع مویشی پروری افسر ڈاکٹر منوج کمار داس، ڈاکٹر ہمانشو، ڈاکٹر دلیپ جھا، ڈاکٹر شیوشنکر اور ڈاکٹر سنتوش کمار سمیت محکمہ کے متعدد افسران اور ملازمین موجود تھے۔ محکمہ کی جانب سے جاری اعداد وشمار کے مطابق اس سال میلے میں اب تک مجموعی طور پر 1113 گھوڑے پہنچ چکے ہیں، جن میں سے 194 گھوڑوں کی فروخت ہو چکی ہے۔ گھوڑوں کی زیادہ سے زیادہ قیمت ایک لاکھ 80 ہزار روپے، جبکہ کم سے کم قیمت 25 ہزار روپے درج کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ میلے میں 216 بکریاں اور بھیڑیں پہنچنے کی اطلاع ہے، جن میں سے 91 کی فروخت ہو چکی ہے۔ ان کی زیادہ سے زیادہ قیمت 24 ہزار روپے بتائی گئی ہے۔ میلے میں 115 کتے، 12 فریزیئن، دوگر، ایک ساہیوال نسل کی گائے، چار بھینسیں اور چھ دیسی بچھور نسل کے بیل بھی موجود ہیں، جن میں سے چار بیلوں کی فروخت ہو چکی ہے۔ محکمہ کے اعداد وشمار کے مطابق میلہ احاطے اور سون پور میں قائم مویشی طبی کیمپوں میں اب تک مجموعی طور پر 108 بیمار مویشیوں کا علاج کیا جا چکا ہے۔

28 نومبر کو پہلی برسی پر خراجِ عقیدت

تعلیم کا خاموش معمار؛ شیخ حسن نور محمد کی بے لوث خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی!

عقیل خان بیاولی، جلگاؤں

بعض شخصیات اپنی زندگی ذاتی مفادات کے بجائے ملت کی تعلیمی، سماجی اور فلاحی ترقی کے لیے وقف کر دیتی ہیں۔ ان کی عظمت شہرت یا منصب میں نہیں، بلکہ ان کے خلوص، ایثار اور نیک اعمال میں پوشیدہ ہوتی ہے۔ مرحوم شیخ حسن نور محمد صاحب، المعروف شیخ صاحب، ایسی ہی ایک شریف النفس، درویش صفت اور تعلیم دوست شخصیت تھے۔ آج ۲۸ نومبر کو ان کی رحلت کو ایک سال مکمل ہو رہا ہے، لیکن ان کی تعلیمی وفلاحی خدمات آج بھی ان کی یاد تازہ کیے ہوئے ہیں۔ جلگاؤں اور خاندیش کی تعلیمی تاریخ میں شیخ صاحب کا نام ہمیشہ احترام سے لیا جائے گا۔ ۱۹۷۰ء کے فسادات کے بعد جب محسنِ تعلیم الحاج ڈاکٹر امان اللہ شاہ مرحوم نے ملت کی تعلیمی محرومیوں کو دور کرنے کے لیے جدوجہد شروع کی، تو شیخ صاحب ان کے اولین اور مخلص رفقا میں شامل تھے۔ انجمن تعلیم المسلمین کے زیر اہتمام اینگلو اردو ہائی اسکول و جونیئر کالج اور الحاج عبدالغفار ملک پیرامیڈیکل اینڈ ڈگری کالج کی سرگرمیوں سے لے کر انجمن خدمتِ خلق کے قیام وفروغ تک ان کا تعاون نمایاں رہا، خصوصاً دخترانِ ملت کی تعلیم کے لیے انہوں نے اہم کردار ادا کیا۔ انجمن خدمتِ خلق کے اعزازی سیکریٹری کی حیثیت سے ان کی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔ ضلع پریشد میں سیکشن آفیسر کی حیثیت سے سرکاری خدمات انجام دیتے ہوئے انہوں نے انتظامی قوانین اور ضوابط پر مہارت حاصل کی۔ اپنی قانونی تعلیم اور تجربے کی بنیاد پر وہ اقلیتی تعلیمی اداروں، اسکولوں، اساتذہ، گرانٹس اور تعلیمی اسکیموں کے معاملات میں ایک قابلِ اعتماد رہنما تھے۔ ان کی خاص خوبی یہ تھی کہ وہ اپنے علم و تجربے کو ہمیشہ ملت کی خدمت کے لیے استعمال کرتے اور بغیر کسی تشہیر کے لوگوں کی رہنمائی کرتے تھے۔ مجھے بھی برسوں ان کے قریب رہنے اور ان سے استفادہ کرنے کا موقع ملا۔ میں نے انہیں ہمیشہ متواضع، شفیق، باوقار اور درویش صفت انسان پایا۔ ان کی سادگی، شائستگی اور بے لوث خدمت کا جذبہ انہیں ممتاز بناتا تھا۔ شیخ صاحب نے عظیمی بہوادیشیہ سنستھا قائم کر کے طبی اور فلاحی خدمات کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ ان کی زندگی میں بڑے فرزند کی وفات کا صدمہ بھی آیا، جسے انہوں نے صبر وحوصلے سے برداشت کیا۔ ان کے فرزند ڈاکٹر اتمش نے والدین کی خدمت اور عقیدت کی قابلِ قدر مثال قائم کی۔ والد کے تعلیمی خوابوں کو آگے بڑھاتے ہوئے انہوں نے شیخ جاوید ایجوکیشنل کیمپس میں شیخ حسن انٹرنیشنل اسکول قائم کیا۔ یہ ادارہ مرحوم کے تعلیمی نظریے اور خوابوں کو نئی نسل تک پہنچانے کی ایک خوب صورت کوشش ہے۔ آج ڈاکٹر اتمش شیخ کی قیادت میں ان کا خانوادہ مرحوم کے تعلیمی مشن کو آگے بڑھانے کے لیے کوشاں ہے۔ یہی کسی انسان کے لیے سب سے بڑا اطمینان اور بہترین خراجِ عقیدت ہے۔ ان کی پہلی برسی پر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی تمام خدمات کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، ان کی مغفرت فرمائے، قبر کو نور سے منور کرے، درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر اتمش شیخ سمیت تمام اہلِ خانہ اور متعلقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کے تعلیمی وفلاحی مشن کو جاری رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔ شیخ صاحب آج ہمارے درمیان موجود نہیں، لیکن ان کے روشن کردہ چراغِ علم، بے لوث خدمات اور نیک نقوش ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ یہی ان کے لیے ہمارا سچا خراجِ عقیدت ہے۔

مرکزی داخلہ سکریٹری اور آئی بی چیف کا دورہ جموں

جموں 26 نومبر (ہ س)۔ جموں وکشمیر میں جاری انسدادِ دہشت گردی کارروائیوں اور سیکورٹی چیلنجز کے درمیان مرکزی داخلہ سکریٹری اور انٹیلی جنس بیورو (آئی بی) کے ڈائریکٹر آج جموں پہنچ رہے ہیں، جہاں اعلیٰ سطحی اجلاس میں جموں وکشمیر کی مجموعی سیکورٹی صورتحال کا جائزہ لیا جائے گا۔ رپورٹ کے مطابق مرکزی داخلہ سکریٹری گووند موہن اور آئی بی ڈائریکٹر مہیش دکشت کی موجودگی میں ہونے والے اجلاس میں مرکزی مسلح پولیس فورسز کے اعلیٰ افسران، جموں وکشمیر پولیس کے سینئر افسران، خفیہ ایجنسیوں کے نمائندے اور دیگر سیکورٹی حکام شرکت کریں گے۔ یہ اجلاس ایسے وقت میں منعقد ہو رہا ہے جب چند روز قبل ضلع کشتواڑ میں دو خصوصی پولیس افسران (ایس پی اوز) کو ہلاک کیا تھا۔ اس واقعے کے بعد جموں خطے میں دہشت گردی کے چیلنج اور سیکورٹی انتظامات کو لے کر تشویش میں اضافہ ہوا ہے۔ اجلاس میں جموں خطے سے لے کر کشمیر وادی تک موجودہ سیکورٹی صورتحال کا تفصیلی جائزہ لیا جائے گا۔ اس کے علاوہ انسدادِ دہشت گردی کارروائیوں، سیکورٹی نظام کو مزید مضبوط بنانے اور مستقبل کے ممکنہ چیلنجز سے نمٹنے کے لیے حکمت عملی پر بھی غور کیا جائے گا۔ ذرائع کے مطابق جموں وکشمیر میں سرگرم باقی ماندہ پاکستانی دہشت گردوں کے خلاف کارروائی، ان کے نیٹ ورک اور انہیں مدد فراہم کرنے والے عناصر کو ختم کرنے کے اقدامات پر بھی خصوصی توجہ دی جائے گی۔ اس کے علاوہ آئندہ پنچایت اور بلدیاتی انتخابات کے ممکنہ انعقاد کے پیش نظر سیکورٹی انتظامات پر بھی تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ اجلاس کو جموں وکشمیر میں دہشت گردی کے باقی ماندہ نیٹ ورک کو ختم کرنے، مختلف سیکورٹی ایجنسیوں کے درمیان تال میل مزید بہتر بنانے اور آنے والے عرصے کے لیے مؤثر سیکورٹی حکمت عملی مرتب کرنے کے حوالے سے اہم قرار دیا جارہا ہے۔

شیش ناگ عرضداشت: زرقا بانڈے کو مبینہ طور پر ہراساں کیے جانے کی مذمت

سری نگر، 26 نومبر (ہ س)۔ ماحولیاتی کارکنوں اور سیاسی رہنماؤں نے شیش ناگ جھیل کے گرد تعمیرات کے خلاف آن لائن عرضداشت شروع کرنے والی زرقا بانڈے کو مبینہ طور پر ہراساں کیے جانے کی مذمت کی ہے۔ زرقا نے بتایا تھا کہ سائبر پولیس نے انہیں عرضداشت ہٹانے کے لیے کہا ہے۔ چیلنج ڈاٹ آرگ پر ’’کشمیر کی بلند پہاڑی جھیلوں کے گرد تعمیرات بند کی جائیں‘‘ کے عنوان سے یہ عرضداشت زرقا نے 22 نومبر کو امرناتھ یاترا کے راستے پر جھیل کے قریب کھدائی کے تنازع کے دوران شروع کی تھی۔ اب تک اس پر 500,12 سے زائد تصدیق شدہ دستخط ہو چکے ہیں، اور دستخط کرنے والوں میں میرواعظ کشمیر مولوی عمر فاروق بھی شامل ہیں۔ ماحولیاتی کارکن ڈاکٹر راجہ مظفر بٹ نے جمعرات کو ایکس پر ایک پوسٹ میں لکھا کہ جنگلات، درختوں، دریاؤں اور مرتی ہوئی جھیلوں اور ندی نالوں کے حق میں آواز اٹھانے کو ’’کشمیر میں جرم نہیں بنایا جانا چاہیے‘‘۔ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ رات انہیں زرقا کی طرف سے مدد کی ایک پریشان کن اپیل موصول ہوئی، اور ان کا واحد ’قصور‘ یہ ہے کہ انہوں نے شیش ناگ جھیل کو بچانے کے لیے ایک آن لائن عرضداشت شروع کی۔ ان کے مطابق ایسی عرضداشتیں دنیا بھر میں روزانہ دائر کی جاتی ہیں، اور زرقا نہ ملک دشمن ہیں اور نہ انہوں نے حکومت، کسی گروہ یا کسی مذہب کے خلاف کچھ لکھا ہے۔

اللہ رب العزت کے محبوب بندے

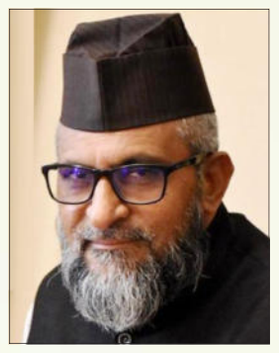

ڈاکٹر حافظ کرناٹکی

اللہ تبارک وتعالیٰ کے محبوب بندے بلاشبہ وہ لوگ ہیں جو اس کے احکام کی بالکل اسی طرح اطاعت کرتے ہیں جس طرح رسولؐ نے بتایا ہے۔ اور عمل کر کے دکھایا ہے۔ دراصل رسول ﷺ کی اطاعت بھی اللہ ہی کی اطاعت ہے، لہٰذا جن لوگوں نے اس حقیقت کو جان لیا اور اپنی بساط کے مطابق آپ ﷺ کی پیروی کی دراصل وہی اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے ہیں۔ صحابہ کرامؓ جن کے اوصاف حمیدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائے ہیں اللہ کو اس لیے محبوب تھے کہ وہ صرف نمازیں ہی نہیں پڑھتے تھے بلکہ نماز کی روح سے بھی آشنا تھے۔ اسی لیے تن، من، دھن سب کچھ اللہ کی راہ میں قربان کرنے کے لیے ہمیشہ تیار رہتے تھے اور ان کی عقیدت ومحبت کا یہ عالم تھا کہ ہر قسم کی قربانی بغیر کسی پس وپیش اور جبر واکراہ کے پیش کرتے تھے۔

ارادت و اطاعت کا یہ عالم تھا کہ جب بھی حضور ﷺ ان سے کوئی بات دریافت فرماتے تو جانتے ہوئے بھی پاس ادب سے یہی فرماتے تھے کہ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ ان میں اولیت حضرت ابوبکرؓ کو حاصل تھی۔ قبول اسلام کے بعد وہ اسلام کی تبلیغ میں آنحضرت ﷺ کے دست راست بن گئے اور جو کچھ ان کے پاس تھا انہوں نے راہ خدا میں سب کچھ نثار کر دیا۔ میدان جاں نثاری میں کوئی دوسرا صحابی آپ سے بازی نہ لے جاسکا۔ بعض بعض مواقع پر گھر کا سارا اثاثہ اللہ کی راہ میں دے دیا۔ اور جب حضور ﷺ نے ان سے پوچھا کہ اہل وعیال کے لیے بھی کچھ چھوڑا ہے؟ تو عرض کیا کہ ان کے لیے اللہ اور اس کے رسول کافی ہیں۔ یہ ہیں اللہ کے محبوب بندوں کی نشانیاں جس کی تعریف خود رسول ﷺ نے یہ کہہ کر فرمائی کہ سب کے احسان کا بدلہ میں نے ادا کر دیا لیکن حضرت ابوبکرؓ کے احسان کا بدلہ خود اللہ تعالیٰ ادا کرے گا۔

حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ اور تمام دوسرے صحابہ وصحابیاتؓ، اہل بیت اور ازواج مطہراتؓ اللہ کے محبوب بندوں میں شامل ہیں۔ ان محبوب ترین بندوں کی عجیب شان ہے کہ اللہ تعالیٰ خود رضی اللہ عنہم ورضوعنہ جیسے الفاظ سے ان کی عزت افزائی فرماتا ہے۔ مالک ان سے خوش تھا اور خالق ان سے راضی تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے جذبۂ جاں نثاری کو اس طرح قبول فرمایا کہ وہ نہ صرف اپنی رضامندی کا اظہار کرتا ہے بلکہ یہ بھی کہتا ہے کہ اس کے یہ بندے ایسے محبوب ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذرہ نوازی سے خود بھی راضی اور خوش ہیں۔ بندے کی رضا کا اس طرح ذکر ان کے عجیب اور حیرت انگیز مقام کی نشاندہی کرتا ہے۔

رسول اکرم ﷺ کے بعد اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں میں صحابہ کرامؓ ہی سب سے زیادہ محبوب رہے ہیں چنانچہ حضور ﷺ نے ان کی شان میں ارشاد فرمایا کہ ''میرے اصحاب ستاروں کے مانند ہیں تم ان میں سے جس کسی کی بھی پیروی کرو راہ حق پر رہو گے۔'' اس سلسلے میں یہ دلچسپ اور اہم نکتہ بھی قابل توجہ ہے کہ بندوں میں سے صرف حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اس عزت سے نوازا کہ جو کوئی رسول اللہ کی پیروی کرے گا اللہ اس سے محبت کرے گا اور رسول اللہ ﷺ نے یہ مرتبہ اپنے اصحاب کو دیا کہ ان کی پیروی رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی کا باعث ہے۔ جس کا مطلب اللہ کی خوشنودی اور رضا ہے۔

یوں تو صحابہ کرامؓ سب کے سب اللہ کے محبوب ترین بندے ہیں لیکن ان میں بعضوں کا یہ مرتبہ بھی ہے کہ ان کے ایثار سے اللہ تعالیٰ ایسا خوش ہوتا تھا کہ ان کا ذکر قرآن حکیم میں بھی فرما دیتا تھا، چنانچہ جب مدینہ کے انصار نے مہاجرین کو ہاتھوں ہاتھ لیا اور ان کے لیے بے مثال قربانیاں پیش کیں تو اللہ تعالیٰ ان سے بہت خوش ہوا چنانچہ جب بنی نضیر کی زمین دو انصاریوں کے سوا مہاجرین میں تقسیم کر دی گئی تو انصار نے ہنسی خوشی اس فیصلے کو تسلیم کیا۔ اللہ تعالیٰ کو ان کا یہ ایثار بے حد پسند آیا اور سورہ حشر میں خاص طور پر مدح وستائش کی گئی۔ اسلامی تعلیمات میں ایثار اور قربانی کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ انصار اور مہاجرین کے مابین یہ تمام رشتے استوار تھے اور ان میں باہمی یگانگت اور محبت انسانیت کے لیے ایسا سبق اور درس ہے کہ جسے دوام اور ہمیشگی حاصل ہے۔ ایک مرتبہ ایک بھوکا آدمی رسول ﷺ کی خدمت میں آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص آج کی رات اس کو اپنا مہمان بنائے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا۔ لہٰذا میزبانی کی سعادت ایک انصاری صحابی کے حصے میں آئی وہ اس کو اپنے گھر لے گئے۔ بیوی سے پوچھا کہ گھر میں کچھ کھانے کو ہے؟ بیوی نے کہا صرف بچوں کا کھانا ہے۔ بولے کہ بچوں کو سلا دو اور چراغ بجھا دو۔ ہم دونوں رات بھر بھوکے رہیں گے اور مہمان پر ظاہر کریں گے کہ ہم بھی کھانا کھا رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ صبح کو صحابی رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ تمہارے اس حسن سلوک سے بہت خوش ہوا۔ بے شک ایسے انسان جو دوسرے انسانوں کے ساتھ ایثار سے کام لیں وہ اللہ کے محبوب بندے ہیں بلکہ معاشرہ بھی ایسے عظیم اور صاحب ایثار انسانوں کی قدر ومنزلت کرتا ہے۔ قرآن حکیم کا ارشاد ہے کہ؛ ''یہ حضرات خود فاقے کرتے ہوں تب بھی ایثار پر آمادہ رہتے ہیں۔'' (الحشر ۶) غرض اللہ کے محبوب بندے وہی ہیں کہ جو اللہ کے ہر حکم کی بغیر کسی پس وپیش کے اطاعت کرتے ہیں اور رسول ﷺ کے ہر فیصلے کو اس طرح تسلیم کرتے ہیں کہ دل میں ذرا بھی انقباض نہیں ہوتا۔ ان کے لیے محض یہ بات کافی ہے کہ رسول ﷺ نے ایسا حکم دیا ہے۔ یا فلاں معاملے میں رسول ﷺ نے اس طرح عمل کیا۔ یہ اتباع سنت ہے اور اہل اسلام کے لیے اس کا بلند واہم مقام ہے، اس کے بغیر ایمان کامل نہیں ہوسکتا ہے۔

خلفائے راشدین کے دور میں عام طریقہ یہ تھا کہ ہر معاملے میں قرآن حکیم سے رجوع کیا جاتا تھا اور اگر وضاحت نہ ملتی تھی تو رسول ﷺ کا اسوہ دیکھا جاتا تھا۔ اپنی رائے صرف اس وقت کام میں لائی جاتی تھی جب قرآن اور سنت میں کوئی فیصلہ نظر نہیں آتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ؛ ''آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ کی محبت چاہتے ہو تو ہماری اطاعت کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کرے گا اور اللہ بڑا معاف کرنے والا اور رحم والا ہے۔ (آل عمران ۳۱)

اس واضح حکم سے یہ بات صاف ہوگئی کہ اللہ کے نیک اور محبوب بندے صرف وہی ہیں جو اللہ کے رسول کی اطاعت اور پیروی کرتے ہیں۔ اس لیے جو اللہ کے محبوب بندوں کے زمرے میں شامل ہونا چاہتے ہیں انہیں چاہیے کہ رسول ﷺ کی حیات طیبہ کا گہری نگاہ سے مطالعہ کریں اور ان پر زیادہ سے زیادہ عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اپنی عبادت، اپنے اخلاق، اپنے مزاج، طور طریقے، ابنائے جنس کے ساتھ ہمدردی اور محبت سب کچھ کو اللہ کے رسول ﷺ کے نمونے پر پورا اتارنے کی کوشش کریں۔ جو شخص رسول ﷺ کے اسوہ حسنہ پر جتنا زیادہ عمل کرے گا وہ اتنا ہی زیادہ اللہ کا محبوب بندہ ہوگا۔ اس کرۂ ارض پر مختلف اور متعدد اقوام وملل آباد ہیں، ان کے اپنے اپنے معتقدات ہیں اور مذاہب وعقائد ہیں۔ ان کی پہچان اور شناخت ان کے فکر وعمل سے ہوتی ہے۔ اور ان کا طرز زندگی اور انداز بود وباش ان کے اعتقاد ومذہب کا عکاس ہوتا ہے اور وہی ان کا تشخص ہوتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ ایک مسلمان کا اپنا ملی تشخص کیا ہے؟ ایک مسلمان کی پہچان کیا ہے؟ اس سوال پر جس قدر بھی غور کریں اس کا جواب بس ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ مسلمان کا تشخص اور اس کی پہچان یہ ہے کہ وہ اللہ کو خالق کائنات تسلیم کرتا ہے اور اس کا یہ ایمان ہے کہ اس کرۂ ارض کی ہر شئے کا مالک فقط اللہ تعالیٰ ہے اور انسان بس اس کا امین ہے۔ مسلمان کا ایمان یہ ہے کہ وہ محمد ﷺ کو اللہ کا رسول تسلیم کرتا ہے اور ہر کام میں زندگی بھر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت ہی اس کی زندگی کا وطیرہ ہوتا ہے۔ ایسا انسان کہ جو قرآن کی تعلیمات کو تسلیم کرتا ہے اور اللہ کے رسول ﷺ کی حیات طیبہ اور سنت رسول کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے وہ بلاشک وشبہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بندہ ہے۔ اور ایسا انسان فکر وعمل کے لحاظ سے، طرز زندگی کے اعتبار سے اپنے مسلک وسلوک کی وجہ سے ہمیشہ سربلند رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے نیک اعمال کی وجہ سے اسے سرفرازی عطا فرماتا ہے۔ سچا اور صادق مسلمان ہمیشہ سرخ رو رہتا ہے۔ دین فطرت ہونے کی وجہ سے اسلام نے اپنی برتری کو ساری دنیا سے تسلیم کرالیا ہے۔ قرآن کریم نے صاف طور پر اعلان کیا ہے کہ؛ ''اللہ کے یہاں جو طریق زندگی مقبول ہے وہ تو فقط اسلام ہے۔'' (آل عمران ۱۹) آیئے ہم اہل اسلام وایمان غور کریں کہ ہم خود اپنی سربلندی کے لیے کونسا راستہ اختیار کیے ہوئے ہیں۔ اور یہ کہ ہمیں کونسا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔ اور یہ کہ ہمیں اپنی سرفرازی، سربلندی اور نیک نامی وکامیابی کے لیے کیا کیا سامان کرنے چاہئیں۔ راستہ صاف ہے، ہموار ہے، روشن ہے، اور سچ پوچھیے تو ہمارے پاس اسوہ رسول ﷺ، سنت رسول ﷺ اور فرمان الٰہی کی روشنی بھی موجود ہے۔ ہماری وقعت وعظمت اور عزت کا راز اسی میں پوشیدہ ہے کہ ہم سچے مسلمان ہیں اور اپنی زندگیوں کو اسلام کے قالب میں ڈھالیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا کرے کہ ہم اس کے بتائے ہوئے راستے پر چلیں، اس کے طریقے کو اپنائیں اور ہر حالت میں اس کے حکم کی تعمیل کریں، اس کی اطاعت کریں۔

ایک زمانہ وہ تھا جب مسلمان کے سجدے سے زمین لرزہ براندام ہوتی تھی

قیصر محمود عراقی

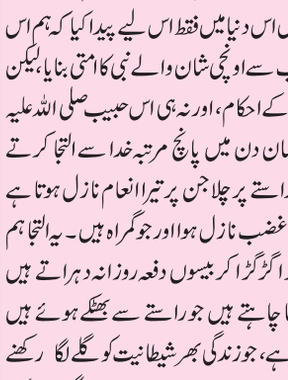

افسوس ہے مومن ہو اور غیروں کے روبرو کمر میں پٹکا باندھے کھڑا ہو۔ مومن کبھی غلام، بھکاری، ایک دوسرے سے نفرت کرنے والا یا اپنی ملت کا غدار نہیں ہوسکتا۔ ایک زمانہ وہ تھا جب مسلمان کے سجدے سے زمین لرزہ براندام ہوتی تھی، گردشِ ایام اس کی منشا کے مطابق ہوتی تھی۔ اگر کسی پتھر پر بھی اس کے سجدے کا نقش پڑتا تھا تو وہ دھوئیں کی مانند فضا میں دیوانہ وار جھومنے لگتا۔ لیکن عصرِ نو میں مسلمانوں کے نصیب میں ذلت وخواری کے سوا کچھ بھی نہیں، کیونکہ مسلمانوں نے اپنا ایمان کوڑیوں کے مول بیچ ڈالا ہے، اپنے گھر اور اس کے ساز وسامان کو آگ لگا دی ہے۔ اس کے ناز کے انداز میں نیاز نہیں رہا۔ مسلمان کی نماز روزے سب بے نور ہیں۔ ان کے پاس اللہ کے سوا کچھ نہ تھا لیکن اب دولت سے محبت اور موت کے خوف ان پر حاوی ہے۔ ان کے بس میں اب کچھ نہیں رہا، یہ خود تو زندہ درگور ہو رہے ہیں اور اپنے دین کو بھی کتابوں میں بند کر دیا ہے۔ افسوس اب مسلمان کے سینے میں قرآن کی گرمی نہ رہی، بلکہ ہر کوئی اپنے اپنے متعین راستے پر رواں دواں ہے۔ آج مسلمان ملاؤں کا شکار ہے، ملا کے نزدیک منکرِ حق کافر ہے، لیکن منکرِ خود کافر سے بھی بڑا کافر ہے۔ جو وجودِ حق سے انکار کرے وہ تو صرف عاجل ہے، لیکن جو اپنے آپ کو نہ جانے وہ عاجل بھی ہے، ظالم بھی ہے اور جاہل بھی ہے۔ آج ہم اپنی زندگیوں کے معاملات پر نظر دوڑائیں اور غور کریں تو ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ ہم اپنی زندگیوں کے شب وروز میں اتنا گم ہوگئے ہیں کہ ہمیں اس دنیا کا خالق جس نے ہمیں اس دنیا میں فقط اس لیے پیدا کیا کہ ہم اس کی عبادت کریں، ہمیں نبیوں میں سب سے اونچی شان والے نبی کا امتی بنایا، لیکن آج ہمیں وہ رب یاد نہیں اور نہ اس کے احکام، اور نہ ہی اس حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ۔ ہمارے سارے مسلمان دن میں پانچ مرتبہ خدا سے التجا کرتے ہیں کہ اے اللہ ہمیں ان لوگوں کے راستے پر چلا جن پر تیرا انعام نازل ہوتا ہے اور ان کے راستے پر نہ چلا جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور جو گمراہ ہیں۔ یہ التجا ہم بڑے خشوع وخضوع کے ساتھ گڑگڑا گڑگڑا کر بیسوں دفعہ روزانہ دہراتے ہیں لیکن سائے میں انہی لوگوں کے چلنا چاہتے ہیں جو راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں جنہوں نے گمراہی کو ترجیح دے رکھی ہے، جو زندگی بھر شیطانیت کو گلے لگا رکھنے کے باوجود جہنم کی آگ سے بالکل بے پرواہ ہیں۔ ہم اتنے بدبخت لوگ ہیں کہ ہمیں سمجھ ہی نہیں آرہی ہے کہ ہم کس کس کو کہاں کہاں کیسا کیسا دھوکا دینا چاہ رہے ہیں۔ جو گناہ ہمارے شمار میں نہیں آتے ان کا حساب ہم حج کے موقع پر شیطان مردود کو کنکریاں مار کر برابر کر دیتے ہیں۔ پھر خوف کس بات کا؟ پھر کیوں ہم خوفزدہ رہتے ہیں؟ اس لیے کہ ہم مرنا نہیں چاہتے، ہمیں زندگی سے پیار ہوگیا ہے، ہم نے اتنا کچھ سمیٹ لیا ہے کہ ہم اسے کھونا نہیں چاہتے۔ ہم ان جمع کیے ہوئے خزانوں کو ہزاروں سالوں پر محیط زندگی کے اندر بھی خرچ نہ کرسکیں لیکن ہم ساٹھ ستر برس کی مختصر سی مدت میں ان خزانوں سے پوری طرح لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں۔ یہ جانتے ہوئے کہ یہ سارے خزانے ہماری کسی معذوری کو رفع کرسکتے ہیں، نہ پرہیزی کھانوں سے نجات دلا سکتے ہیں، نہ جوانی واپس لا سکتے ہیں اور نہ ہی ایک لمحے کے لیے موت کو ٹال سکتے ہیں۔ اس کے باوجود ان خزانوں پر سانپ بن کر اس یقین سے بیٹھے رہنا چاہتے ہیں جیسے ہمیں نہیں ان خزانوں کو موت آنی ہے اور انہیں موت سے بچانا ہمارا فرض ہے۔ آج مسلمان اپنے دین، قرآن مجید اور اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مکمل غافل ہو چکے ہیں تبھی ان پر پوری دنیا میں مظالم ہو رہے ہیں۔ حالانکہ آج مسلمانوں کے پاس قرآن مجید اور اللہ کے رسول ہیں، ان کی رہنمائی ہر معاملے میں موجود ہے، شہادت کا پورا فلسفہ ہے، آج سب کچھ امتِ مسلمہ کے پاس ہے، سارا کفر مل کر بھی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا، لیکن آج ہم اتنے کمزور کیوں ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ ہمارا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ناطہ کمزور پڑ چکا ہے۔ ہے، ہم قرآن وحدیث کے بجائے مسلکی مولویوں کی لکھی ہوئی کتابوں کو اپنی رہنمائی کے لیے پڑھتے ہیں اور پڑھ پڑھ کر مسلکی خانے میں بٹتے جا رہے ہیں اور گمراہیت وضلالت میں غرق ہوتے جا رہے ہیں۔ ہم اپنے اپنے مولویوں کی باتوں پر تو عمل جوش وخروش سے کرتے ہیں لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنا چھوڑ دیا۔ ایک دور تھا کہ مسلمانوں نے دنیا کو فتح کرلیا تھا اور آج دنیا بھر کے مسلمان ذلت ورسوائی کا شکار ہیں اور اس کی وجہ ایک ہی ہے کہ ہم مسلکی مولویوں کے کہنے پر فرقہ بندی کا شکار ہو چکے ہیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں متحد رہنے کا درس دیا اور ہم آج اس درس کو بھول چکے ہیں، اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے منہ موڑ چکے ہیں، ہمیں تبھی تو آج مسلمانوں کو اسی جرم کی سزا مل رہی ہے، آج مسلمان جتنی مشکلات ومصائب میں گھرے ہوئے ہیں وہ اس لیے ہے کہ ہم نے دامنِ مصطفیٰ کو چھوڑا ہوا ہے۔ آج ہمیں ضرورت ہے تو صرف اس بات کی کہ ہم اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ناطہ جوڑ کر اسے مضبوطی سے پکڑیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستے پر چلیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں جس نماز سے مدد حاصل کرنے کے لیے کہا آج ہم اسی نماز سے کوسوں دور ہو کر دنیا بھر کی رنگینیوں میں کھوئے ہوئے ہیں۔

یہ کتنی عجیب بات ہے کہ آج ہم مزاروں پر جا کر سجدے کرتے ہیں، پیروں کے قدموں میں سر جھکا دیتے ہیں لیکن جس خدا نے ہمیں پیدا کیا، ہمارے لیے دنیا کی تخلیق کی اور دنیا بھر کی نعمتوں سے ہمیں نوازا، آج ہم اس خدا کی بارگاہ میں سربسجود ہونے سے کتراتے ہیں، تبھی تو آج دشمنانِ اسلام ہماری مساجد کو ڈھا رہی ہے اور اس پر بلڈوزر چلا رہی ہے اور ہم ہاتھ باندھے کھڑے ہوئے صرف اپنی بربادی کا تماشہ دیکھ رہے ہیں۔ ایک وقت تھا کہ دنیا کے امام ہم تھے اور ہم نے ہی دنیا کو جینے کا ڈھنگ سکھایا لیکن جب ہم ہی اپنا شرف کھو چکے ہیں تو ہماری زوال تو خود ایک امر ہے۔ بہرحال ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر ہم آج بھی قرآن مجید کی تعلیمات پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل پیرا ہو جائیں اور تحفہ میں ملی نماز کا پابند ہو جائیں، اسلام کے حقیقی وواقعی پیغام کو آج بھی اپنی زندگی کا مقصد بنا لیں تو دنیا کی امامت کا تاج پہن سکتے ہیں کیونکہ اس عظیم پیغام میں رہتی دنیا تک کے لیے کامیابی وکامرانی کی نوید ہے۔

حضرت مولانا مفتی سید صادق محی الدین فہیمؒ

حافظ ممتاز احمد صدیقی نظامی

موت ایک ایسی حقیقت ہے جس سے کسی کو مفر نہیں۔ دنیا میں آنے والا ہر انسان ایک نہ ایک دن اس دارِفانی سے رخصت ہو کر اپنے خالقِ حقیقی کے حضور حاضر ہونے والا ہے۔ لیکن کچھ شخصیات ایسی ہوتی ہیں جن کا دنیا سے چلے جانا محض ایک فرد کی جدائی نہیں ہوتا، بلکہ ایک عہد کا خاتمہ، ایک علمی روایت کا کمزور پڑ جانا اور ایک ایسے روشن چراغ کا بجھ جانا ہوتا ہے جس کی روشنی سے ایک پورا معاشرہ مستفید ہو رہا ہوتا ہے۔ ان شخصیات کی وفات پر صرف ان کے اہلِ خانہ اور متعلقین ہی سوگوار نہیں ہوتے، بلکہ ان کے شاگرد، عقیدت مند، اہلِ علم اور پورا معاشرہ ایک گہرے خلا کو محسوس کرتا ہے۔ حیدرآباد دکن کی علمی ودینی فضا کو حالیہ دنوں میں ایسے ہی ایک عظیم صدمے سے دوچار ہونا پڑا، جب ممتاز عالمِ دین، جید فقیہ، صاحبِ افتاء، محقق اور ملت کے مخلص خادم حضرت مولانا مفتی حافظ وقاری سید صادق محی الدین فہیم صاحب اس دارِفانی سے دارِبقا کی طرف کوچ کر گئے۔ 17 نومبر 2026ء کو ان کے انتقال کی خبر نے حیدرآباد ہی نہیں، بلکہ پورے دکن کے علمی، دینی اور ملی حلقوں کو سوگوار کر دیا۔ ان کی رحلت ایک ایسی شخصیت کی جدائی ہے جس نے اپنی زندگی علمِ دین کی اشاعت، فقہی رہنمائی، تعلیم وتربیت اور ملی خدمت کے لیے وقف کر رکھی تھی۔

علم وفضل کی پہچان: حضرت مفتی سید صادق محی الدین فہیمؒ کا شمار حیدرآباد دکن کے ان ممتاز علماء میں ہوتا تھا جنہوں نے اپنے علم، فہم، فقہی بصیرت اور دینی خدمات کے ذریعے ایک نمایاں مقام حاصل کیا۔ آپ کی شخصیت کا بنیادی امتیاز یہ تھا کہ آپ نے علم کو محض معلومات یا علمی مباحث تک محدود نہیں رکھا، بلکہ اسے زندگی کے مسائل حل کرنے، معاشرے کی اصلاح کرنے اور لوگوں کی دینی رہنمائی کا ذریعہ بنایا۔ آپ جامعہ نظامیہ حیدرآباد کے سابق نائب مفتی رہے۔ یہ وہ عظیم علمی ادارہ ہے جس نے برصغیر میں علومِ اسلامیہ، فقہ، حدیث، تفسیر اور افتاء کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ اس ادارے سے وابستگی اور اس کے شعبۂ افتاء میں ذمہ دارانہ خدمات انجام دینا بذاتِ خود ایک بڑی علمی ذمہ داری ہے۔ حضرت مفتی صاحب نے اس منصب پر فائز رہتے ہوئے طویل عرصے تک لوگوں کے دینی، عائلی، معاشرتی اور فقہی مسائل میں رہنمائی فرمائی۔ ایک مفتی کی ذمہ داری عام خطیب یا مقرر سے مختلف ہوتی ہے۔ اسے کسی مسئلے کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لینا، قرآن وسنت، فقہ اسلامی اور فقہی اصولوں کی روشنی میں غور کرنا اور انتہائی احتیاط کے ساتھ شرعی رہنمائی فراہم کرنا ہوتی ہے۔ مفتی صادق محی الدین فہیمؒ اس ذمہ داری کی نزاکت سے بخوبی واقف تھے۔ ان کی علمی بصیرت اور فقہی پختگی کا اعتراف ان کے معاصر اہلِ علم نے بھی کیا ہے۔

حضرت مولانا مفتی سید صادق محی الدین فہیم علیہ الرحمہ 11/ اپریل 1948 عیسوی میں تولد ہوئے۔ آپ کے والد حضرت سید قادر محی الدین علیہ الرحمہ صدر مدرس گورنمنٹ ہائی اسکول ضلع پرگی تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اور حفظ قرآن مجید کی تکمیل 1959ء میں دارالعلوم عربیہ کاورم پیٹھ ضلع محبوب نگر میں کی۔ آپ حافظ، قاری، عالم، فاضل، مفتی اور ایک بہترین محقق ہونے کے ساتھ اردو زبان وادب کا ستھرا اور پاکیزہ ذوق رکھتے ہیں۔ زبان وفن سے گہری دلچسپی اور شعر وسخن سے وابستگی خدمت ادب کی کشش نے شاعر بنا دیا۔ اعلیٰ تعلیمی مراحل کی تکمیل کے لئے ایشیاء کی عظیم دانش گاہ جامعہ نظامیہ میں جماعت پنجم 1961ء میں داخلہ لیا اور درجہ بدرجہ علم دین حاصل فرمایا۔ حضرت امام عاصم کوفی کی روایت سے فن قرآت میں 1964ء اور قرآت سبعہ میں 1966ء اسنادات حاصل کیں۔ قرأت واحدہ کے بعد قرأت سبعہ 1966 عیسوی میں بدرجہ اوک کامیاب فرمایا۔ فن قرأت میں مولانا علیہ الرحمہ حضرت سید حسن شاہ صاحب کے خاص شاگردوں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ جنہوں نے حضرت کے پاس قرأت سبعہ مکمل کیا۔ اور گیارہ پاروں تک حضرت مفتی سید صادق محی الدین علیہ الرحمہ نے قرأت عشرہ مکمل کی حضرت علیہ الرحمہ ہی اہلیہ محترمہ بھی جن کا حال ہی میں وصال ہوا۔ قرآن کریم کی حافظہ تھیں اور قرأت واحدۃ بروایت سیدنا شعبۃ، سیدنا حفص مکمل کیا۔ (انوار نظامیہ سالنامہ 2026ء صفحہ 95) اس کے علاوہ عصری تعلیم بھی حاصل فرمائی اور ایم اوایل عثمانیہ یونیورسٹی 1975ء کی ڈگریوں کے حامل ہیں۔ 24/ ڈسمبر 1972ء اپنی مادر علمی جامعہ نظامیہ کے شعبہ حفظ القرآن سے علمی خدمات کا آغاز کیا۔ بعد میں عالم کورس کی تدریس اور دارالافتاء میں بحیثیت نائب مفتی آپ کی خدمات کا سلسلہ 2009ء تک جاری رہا۔ حضرت مولانا سید عبدالرزاق قادری کے قائم کردہ لطیفیہ عربی ڈگری کالج مغل پورہ حیدرآباد میں بحیثیت لکچرار آپ کی خدمات 1973ء سے 2006ء تک جاری رہیں۔ اس کے علاوہ اسلامک ریسرچ سنٹر جامعہ نظامیہ کے نائب ناظم کے عہدہ پر بھی آپ نے خدمات انجام دی۔ نیز آندھرا پردیش اسٹیٹ حج کمیٹی، اسٹیٹ لیول ماس میاریجس کمیٹی آندھرا پردیش کے معزز رکن کی حیثیت سے بھی آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ آندھرا پردیش اسٹیٹ حج کمیٹی نے آپ کی طویل علمی تنظیمی خدمات سے استفادہ کرتے ہوئے آپ کو ہندوستانی وفد کی رہنمائی کے لئے خادم الحجاج بھی منتخب کیا۔ جن اداروں کے آپ مؤسس وصدر نشین کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے تھے، اُن میں قابل ذکر دار القضاء والافتاء حیدرآباد، دارالعلوم انوار قادر حیدرآباد، سید قادر محی الدین ایجوکیشنل ویلفیر سوسائٹی حیدرآباد تنظیم اصلاح معاشرہ وازالہ منکرات حیدرآباد شامل ہیں۔

رجوع الی اللہ کے لئے آپ نے جانشین محدث دکن فخر العلماء والمحدثین ابوالحسنات حضرت سید عبداللہ شاہ صاحب نقشبندی مجددی قادری رحمۃ اللہ علیہ صاحب زجاجۃ المصابیح کے فرزند اکبر وجانشین حضرت ابوالبرکات سید خلیل اللہ شاہ نقشبندی مجددی وقادری رحمہ اللہ الباری کو بحیثیت مرشد منتخب اور اکتساب فیض کیا۔ آپ کے سلسلہ نسب کے مشہور بزرگ کا نام نامی اسم گرامی حضرت سید شاہ عبدالواحد قادری المعروف غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ بھینسہ (تلنگانہ اسٹیٹ) نبیرہ حضرت غوث اعظم سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی قدس اللہ سرہ العزیز ہے۔ 16/ مرتبہ حج بیت اللہ وزیارت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی سعادت آپ کو حاصل ہے اور 12 مرتبہ عمرہ وزیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوئے۔ (گلستان انوار)

فقہی بصیرت اور اعتدال پسند فکر: مفتی صادق محی الدین فہیمؒ کی شخصیت کا سب سے نمایاں پہلو ان کی فقہی بصیرت تھی۔ آپ ایسے عالم تھے جنہوں نے فقہ کو محض کتابی موضوع نہیں سمجھا، بلکہ اسے زندگی کے روزمرہ مسائل سے مربوط کر کے دیکھا۔ ہمارا معاشرہ مختلف قسم کے مسائل سے دوچار رہتا ہے۔ ازدواجی زندگی کے اختلافات، خاندانی تنازعات، معاشی معاملات، سماجی تعلقات اور نئے دور کے بدلتے ہوئے تقاضے ایسے مسائل ہیں جن میں لوگوں کو شرعی رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک صاحبِ افتاء کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان مسائل کو جذبات سے بالاتر ہو کر علمی دیانت، شرعی اصولوں اور حکمت کے ساتھ حل کرے۔ حضرت مفتی صاحب نے اسی میدان میں اپنی صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کیا۔ آپ قومی اور بین الاقوامی فقہی سمیناروں میں شرکت کرتے، جدید مسائل پر مقالات پیش کرتے اور علمی مباحث میں حصہ لیتے تھے۔ آپ کی فکر میں اعتدال اور توازن کا پہلو بھی قابلِ ذکر تھا۔ علم کا اصل حسن یہی ہے کہ وہ انسان کو تحمل، وسعتِ نظر اور حکمت عطا کرے۔ اختلافِ رائے کو دشمنی میں تبدیل کرنے کے بجائے دلیل، شائستگی اور احترام کے ساتھ گفتگو کرنا اہلِ علم کی پہچان ہے۔



ایک ممتاز فقیہ، صاحب علم وعمل مربی اور رہبر ملت کی حیات وخدمات

قلم وقرطاس سے وابستگی: حضرت مفتی صاحبؒ کی شخصیت کا ایک اور خوب صورت پہلو ان کا ادبی ذوق تھا۔ وہ صرف مدرس اور مفتی ہی نہیں تھے بلکہ ایک صاحبِ قلم، ادیب اور شاعر بھی تھے۔ آپ کی تحریروں میں علمی استدلال کے ساتھ زبان وبیان کی شائستگی بھی پائی جاتی تھی۔ آپ نے مختلف اخبارات ورسائل میں سیکڑوں علمی، تحقیقی اور اصلاحی مضامین تحریر کیے۔ روزنامہ سیاست اور روزنامہ منصف میں آپ کے مضامین تسلسل کے ساتھ شائع ہوتے رہے۔ اس کے علاوہ حضرت مفتی علیہ الرحمہ شہر حیدرآباد کے مشہور نیوز چینل ای ٹی اردو اور منصف ٹی وی میں براہ راست پروگراموں میں بطور مہمان خصوصی شرکت فرمایا کرتے تھے اور عوام الناس لائیو پروگرام میں اپنے دینی ودنیوی مسائل کا بروقت تشفی بخش جواب پاتے تھے۔ آپ کی مطبوعہ تصانیف میں انوارِ حج وزیارت اور حقوقِ وطن اور اسلام قابلِ ذکر ہیں۔ پہلی کتاب میں حج وزیارت سے متعلق فقہی رہنمائی کا سرمایہ موجود ہے، جب کہ دوسری تصنیف میں دینی ذمہ داریوں اور وطن کے حقوق کے تعلق کو واضح کیا گیا ہے۔ آپ کے زیرِ طبع علمی وادبی کاموں میں ایمان اور اس کے تقاضے، فقہی مباحث، اسلام کا پیغام اور نعتیہ مجموعہ ''بیاضِ دل'' شامل تھے۔ یہ پہلو خاص طور پر قابلِ توجہ ہے کہ ایک ایسا شخص جو فقہ وافتاء کے دقیق مسائل میں مشغول رہتا ہو، اس کے اندر حمد ونعت اور اردو ادب کا اتنا پاکیزہ ذوق بھی موجود ہو۔ اس سے ان کی ہمہ جہت شخصیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

**علم کا چراغ بجھتا نہیں، نسلوں تک روشنی

سعودی مشترکہ افواج کے سربراہ کی ترک عسکری عہدیدار سے ملاقات



ریاض: 26 نومبر (ایجنسی) سعودی عرب کے چیف آف جنرل اسٹاف اور قائم مقام کمانڈر مشترکہ افواج جنرل فیاض الرویلی نے دارالحکومت ریاض میں ترک بین الاقوامی اسٹریٹجک مشترکہ افواج کے کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل صباح الدین کلیچ سے ملاقات کی۔ سعودی وزارت دفاع کے مطابق اس ملاقات کے دوران سعودی چیف آف جنرل اسٹاف اور ترک عسکری عہدیدار نے دونوں ممالک کے درمیان دفاعی تعاون کے مختلف پہلوؤں پر تبادلہ خیال کیا، تاکہ دونوں ملکوں کے مشترکہ مفادات کا تحفظ اور خطے کے امن و استحکام کو مزید مضبوط بنایا جا سکے۔ علاوہ ازیں سعودی فضائی دفاعی افواج کے کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل مزید العمرو نے بھی ترک بین الاقوامی اسٹریٹجک مشترکہ افواج کے کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل صباح الدین کلیچ سے ملاقات کی، جس میں باہمی دلچسپی کے متعدد امور اور موضوعات پر گفتگو کی گئی۔

ہمالیائی گلیشیائی جھیلوں سے سیلاب کا خطرہ کم کرنے کے لیے نیپال اور اقوام متحدہ کا پانچ کروڑ ڈالر کا منصوبہ، 3.85 لاکھ افراد کو براہِ راست فائدہ

کاٹھمنڈو، 26 نومبر (ہ س)۔ نیپال کی حکومت اور اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام (یو این ڈی پی) نے ہمالیائی علاقوں میں گلیشیائی جھیلوں کے پھٹنے سے آنے والے سیلاب، جسے گلوف (جی ایل او ایف) کہا جاتا ہے، کا خطرہ کم کرنے اور مقامی آبادی کی جان و مال کے تحفظ کے لیے تقریباً پانچ کروڑ ڈالر کا ایک اہم منصوبہ شروع کیا ہے۔

'گلوف سنجیونی' نامی اس منصوبے سے سیلاب کے خطرے سے دوچار علاقوں میں رہنے والے 3 لاکھ 85 ہزار سے زیادہ افراد کو براہِ راست فائدہ پہنچنے کی توقع ہے۔ ان میں 55 فیصد خواتین ہوں گی۔ اس کے علاوہ منصوبے کے دائرہ اثر میں آنے والی دریائی وادیوں کے نشیبی علاقوں میں رہنے والے تقریباً 20 لاکھ افراد کو بالواسطہ فائدہ ہوگا۔

منگل کو کاٹھمنڈو میں منعقدہ افتتاحی ورکشاپ میں منصوبے کا باضابطہ آغاز کیا گیا۔ اس میں نیپالی حکومت کے حکام، گرین کلائمیٹ فنڈ (جی سی ایف)، یو این ڈی پی، صوبائی و مقامی حکومتوں کے نمائندوں، تکنیکی ماہرین اور ترقیاتی شراکت داروں نے شرکت کی۔ منصوبے کے تحت نیپال کی چار انتہائی خطرناک گلیشیائی جھیلوں کی سطحِ آب کم کی جائے گی۔ ان میں ضلع منانگ کی دونا (تھولاگی)، سنکھوا سبھا کی لوئر برون اور ضلع سولوکھمبو کی لمڈنگ تسو اور ہونگو-2 جھیلیں شامل ہیں۔ منصوبے کے مطابق دونا، لوئر برون اور لمڈنگ تسو جھیلوں کی سطحِ آب تین تین میٹر، جبکہ ہونگو-2 کی سطح ایک میٹر کم کی جائے گی۔ اس کے علاوہ سیلاب کے خطرات کم کرنے کے لیے موسمیاتی اور آبی نگرانی کے نظام کو مضبوط بنایا جائے گا۔ جدید پیشگی انتباہی نظام کو وسعت دی جائے گی، موسمیاتی خطرات سے متعلق معلومات اور منصوبہ بندی بہتر بنائی جائے گی اور دریائی وادیوں میں قدرتی تدابیر اور حفاظتی ڈھانچے تیار کیے جائیں گے۔ آبی سائنس اور آبی وسائل کے تحقیقی مرکز کے نائب ایگزیکٹو ڈائریکٹر اور ترجمان ڈاکٹر راجن بھٹارائی کے مطابق منصوبے کی مجموعی لاگت 94.49 ملین ڈالر ہے۔ اس میں گرین کلائمیٹ فنڈ 16.36 ملین ڈالر بطور امداد فراہم کرے گا۔ نیپال کی حکومت 32.11 ملین ڈالر، یو این ڈی پی 14.2 ملین ڈالر اور نجی شعبے کے شراکت دار 3 لاکھ 20 ہزار ڈالر فراہم کریں گے۔ یہ منصوبہ 2026 سے 2033 تک جاری رہے گا اور اس پر آبی سائنس اور آبی وسائل کے تحقیقی مرکز کے ذریعے عمل درآمد کیا جائے گا۔ اس کے تحت مرسانگدی، ارون، دودھ کوشی اور لوئر ارون دریائی وادیوں کے حساس علاقوں میں پیشگی انتباہی نظام کو بھی وسعت دی جائے گی۔ آبی و توانائی کمیشن کے سکریٹریٹ کے سکریٹری نوین راج سنگھ نے کہا کہ منصوبے کے موثر نفاذ کے لیے مربوط اور اشتراکی طریقہ کار اختیار کیا جائے گا۔ انہوں نے آبی سائنس اور آبی وسائل کے تحقیقی مرکز کو ایک اعلیٰ معیار کے تحقیقی مرکز کے طور پر ترقی دینے اور پن بجلی منصوبوں کے ترقیاتی اداروں، نجی شعبے اور دیگر متعلقہ فریقوں کے ساتھ تعاون مضبوط کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ نیپال میں یو این ڈی پی کی مستقل نمائندہ کیوکو یوکوسوکا نے کہا کہ یہ منصوبہ آفت آنے کے بعد امداد اور بچاؤ کی کارروائیوں پر انحصار کرنے کے بجائے پہلے سے خطرات کم کرنے کی سمت ایک اہم تبدیلی ثابت ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ دو ماہ قبل راسوا-بھوٹے کوشی اور گنڈکی دریائی وادیوں میں آنے والے سیلاب نے دکھا دیا ہے کہ موسمیاتی تبدیلی سے وابستہ خطرات کتنی تیزی سے بڑے انسانی اور معاشی بحران میں بدل سکتے ہیں۔



بنگلہ دیش میں عوامی لیگ کی مدد کے الزام میں پولیس افسر گرفتار، 101 بینک اکاؤنٹس منجمد



ڈھاکہ (بنگلہ دیش)، 26 نومبر (ہ س)۔ بنگلہ دیش کی معزول وزیر اعظم شیخ حسینہ کی جماعت عوامی لیگ کی جانب سے 27 اور 28 نومبر کو ملک گیر ہڑتال کی اپیل کے بعد طارق رحمان حکومت کی تشویش بڑھ گئی ہے۔ شیخ حسینہ کے آبائی ضلع گوپال گنج میں حالیہ تشدد کے واقعات کی تحقیقات کرنے والی خفیہ ایجنسیوں کو معلوم ہوا ہے کہ عوامی لیگ کو پولیس افسران اور تاجروں کی جانب سے مبینہ طور پر اکسایا گیا۔ اس وقت لیگ کے رہنماؤں کو مالی امداد بھی فراہم کی جا رہی ہے۔ اس الزام کے تحت پولیس کی خصوصی فورس 'اسپیشل رسپانس بٹالین' (ایس آر بی) کے ایک کمپنی کمانڈر کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

پروتھوم آلو، ڈھاکہ ٹریبیون اور دی ڈیلی اسٹار کی رپورٹس کے مطابق، نیشنل بورڈ آف ریونیو (این بی آر) نے بھی تشدد کی مالی معاونت اور حمایت کے الزامات کے تحت 97 افراد اور چار کاروباری اداروں کے بینک اکاؤنٹس منجمد کر دیے ہیں۔ ان میں ایک سابق سکریٹری، پابندی کا سامنا کرنے والی عوامی لیگ کے رہنماؤں اور عوامی نمائندوں کے اکاؤنٹس بھی شامل ہیں۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں اور محکمہ محصولات کی انٹیلی جنس کی کارروائی سے تشدد کے پس پردہ سازش کا ایک اور تشویش ناک پہلو سامنے آیا ہے۔ تحقیقاتی حکام دو اہم سوالات کے جوابات تلاش کر رہے ہیں کہ کیا سیاسی سرگرمیوں کی آڑ میں کی جانے والی توڑ پھوڑ کے پیچھے کوئی منظم نیٹ ورک سرگرم تھا؟ اور کیا انتظامیہ کے اندر ایسے افراد موجود تھے جنہوں نے اپنے سیاسی اور مالی اثر و رسوخ کے ذریعے ان سرگرمیوں کو تحفظ فراہم کیا؟

خفیہ ذرائع کے مطابق، صرف ان افراد کو گرفتار کرنے سے توڑ پھوڑ کے واقعات کو دوبارہ ہونے سے نہیں روکا جا سکتا جنہوں نے براہ راست حملوں میں حصہ لیا۔ اسی لیے تشدد کے پس پردہ ممکنہ منصوبہ سازوں، مالی معاونت کرنے والوں اور ان کے مددگاروں کی شناخت کر کے انہیں قانون کے کٹہرے میں لانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ بینک اکاؤنٹس منجمد کرنا اور پولیس و انتظامی افسران کی نگرانی کرنا بھی اسی تحقیقات کا حصہ ہے۔ گوپال گنج میں پابندی کا سامنا کرنے والی عوامی لیگ کے حالیہ پروگراموں کے دوران بڑے پیمانے پر ہونے والی توڑ پھوڑ اور تشدد میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کے کردار پر بھی سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ خفیہ ایجنسیاں اس بات کی تحقیقات کر رہی ہیں کہ کیا مکصود پور پولیس اسٹیشن کو آگ لگانے کے بعد توڑ پھوڑ میں ملوث افراد کا پولیس یا انتظامیہ کے کسی شخص سے رابطہ تھا یا انہیں وہاں سے کوئی مدد فراہم کی گئی تھی۔

فرید پور علاقے میں تین درجن سے زائد پولیس اور انتظامی افسران کو توڑ پھوڑ کے معاملے میں خفیہ نگرانی میں رکھا گیا ہے۔ تحقیقات میں یہ بھی دیکھا جا رہا ہے کہ آیا کسی انتظامی افسر نے توڑ پھوڑ میں مدد کے لیے اپنے عہدے، منصب اور اثر و رسوخ کا استعمال کیا یا جان بوجھ کر اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے میں غفلت برتی، جس کے نتیجے میں تشدد کے واقعات پیش آئے۔

تاہم، ایڈیشنل انسپکٹر جنرل پولیس (جرائم و آپریشنز) احسان حبیب پلاش نے کہا ہے کہ انہیں معلوم نہیں کہ کتنے افراد نگرانی میں ہیں۔ ادھر مکصود پور پولیس اسٹیشن کو آگ لگانے کے واقعے کے بعد خبروں میں آنے والے ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس محمد ابوالحسن کو 23 نومبر کی رات ڈھاکہ میٹروپولیٹن پولیس کی ڈیٹیکٹو برانچ نے یمین سنگھ میں واقع ایس آر بی-14 کے دفتر سے گرفتار کر لیا۔

ایران کے خلاف فوجی کارروائی کا خطرہ برقرار

ٹرمپ نے تمام آپشنز کھلے رکھے ہیں: جیرڈ کشنر



واشنگٹن، 26 نومبر (ہ س)۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کے خلاف مزید فوجی کارروائی کا امکان خارج نہیں کیا ہے اور تمام آپشنز کھلے رکھے ہیں۔ یہ دعویٰ امریکی صدر کے داماد اور امن مشن کے لیے امریکی مندوب جیرڈ کشنر نے کیا ہے۔ ان کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ واشنگٹن ایک طرف ایران کے ساتھ رابطوں کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے تو دوسری طرف فوجی کارروائی کے امکان کو بھی برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ عرب میڈیا کی رپورٹس کے مطابق ایک پوڈکاسٹ انٹرویو میں جیرڈ کشنر سے سوال کیا گیا کہ کیا امریکا ایران کے خلاف مزید حملے کرنے پر غور کر رہا ہے؟ اس پر انہوں نے کہا کہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ ہمیشہ اپنے تمام آپشنز کھلے رکھتے ہیں۔ وہ ایران کے معاملے پر پوری توجہ مرکوز کیے ہوئے ہیں اور اس بحران سے نمٹنے کے لیے ایک خصوصی ٹیم بھی تشکیل دے چکے ہیں۔ کشنر نے بتایا کہ وہ ایران سے متعلق تنازع کے معاملے میں امریکی نائب صدر جے ڈی وینس کے ماتحت بھی کام کر چکے ہیں۔ ان کے مطابق ایران کے معاملے پر امریکی انتظامیہ مسلسل غور و خوض کر رہی ہے اور صورتحال سے نمٹنے کے لیے مختلف امکانات پر کام کیا جا رہا ہے۔ انٹرویو کے دوران جیرڈ کشنر نے ایرانی نمائندوں کے ساتھ ہونے والے رابطوں کا بھی انکشاف کیا۔ انہوں نے بتایا کہ امریکی حکام ایرانی نمائندوں سے دو سے تین مرتبہ ملاقات کر چکے ہیں۔ تاہم انہوں نے ان ملاقاتوں کے نتائج یا ان میں ہونے والی بات چیت کی تفصیلات بیان نہیں کیں۔ دوسری جانب جیرڈ کشنر نے ایران کے معاملے پر یورپی ممالک کے ردعمل کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا۔ ان سے پوچھا گیا تھا کہ کیا یورپی ممالک ایران کے حوالے سے امریکی مؤقف کی حمایت کے لیے مناسب اقدامات کر رہے ہیں؟ اس پر انہوں نے کہا کہ یورپی ممالک امریکا سے بہت کچھ توقع رکھتے ہیں، لیکن ایران کی موجودہ صورتحال پر ان کا ردعمل متاثر کن نہیں رہا۔ کشنر کے اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایران کے معاملے پر امریکا اور یورپی ممالک کے درمیان حکمت عملی اور ذمہ داریوں کو لے کر اختلافات موجود ہیں۔

ہاکی انڈیا لیگ کا نیا سیزن جنوری کے پہلے ہفتے سے شروع ہوگا، کھلاڑیوں کی نیلامی 7 دسمبر کو

-مردوں کی ٹیموں کے لیے چار کروڑ اور خواتین کی ٹیموں کے لیے دو کروڑ روپے کی تنخواہ کی حد مقرر

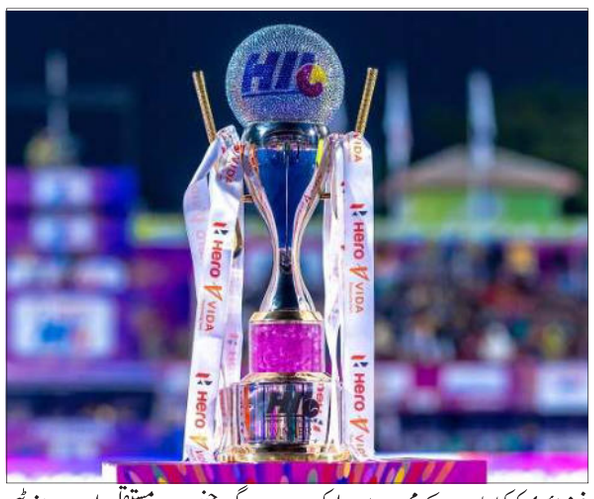

نئی دہلی، 26 نومبر (ہ س)۔ ہاکی انڈیا نے جمعرات کو ہیرو ہاکی انڈیا لیگ کے 27-2026 سیزن کی اہم تاریخوں اور پروگرام کا اعلان کر دیا۔ یہ مقابلہ جنوری 2027 کے پہلے ہفتے میں شروع ہوگا۔ مردوں اور خواتین، دونوں زمروں کے کھلاڑیوں کی نیلامی 7 دسمبر 2026 کو نئی دہلی میں منعقد ہوگی۔ نئے سیزن کے لیے ٹیموں کی تشکیل کے سلسلے میں یہ اگلا بڑا قدم ہوگا۔ آئندہ سیزن میں مردوں کے زمرے میں چھ اور خواتین کے زمرے میں چار فرنچائزی حصہ لیں گی۔ لیگ کے ذریعے ملکی اور بین الاقوامی ہاکی کی صلاحیتوں کو ایک بڑا پلیٹ فارم فراہم کرنے کی روایت برقرار رہے گی۔ تیاریاں تیز ہونے کے ساتھ ہی فرنچائزی کھلاڑیوں کے تبادلے اور انہیں اپنی ٹیموں میں برقرار رکھنے کا عمل مکمل کریں گی۔ اس کے بعد ان کی توجہ نیلامی پر مرکوز ہوگی۔

اعلان کردہ پروگرام کے مطابق فرنچائزی کو کھلاڑیوں کے مجوزہ تبادلے کی تفصیلات 29 نومبر 2026 تک براہ راست متعلقہ فرنچائزی کو دینی ہوں گی۔ باضابطہ ٹریڈنگ ونڈو 29 نومبر کو ہندوستانی وقت کے مطابق دوپہر 12 بجے کھلے گی اور 2 دسمبر کو صبح 10 بجے بند ہو جائے گی۔

اس کے بعد فرنچائزی کو 2 دسمبر کو دوپہر 12 بجے تک ان کھلاڑیوں کی تفصیلات ہیرو ہاکی انڈیا لیگ کو فراہم کرنی ہوں گی، جنہیں وہ مستقل طور پر اپنی ٹیم سے ریلیز کرنا چاہتی ہیں۔ اسی وقت انہیں اپنی حتمی ٹیم کی فہرست بھی جمع کرانی ہوگی۔ اسی دن شام 5 بجے ہیرو ہاکی انڈیا لیگ تمام فرنچائزی کو نیلامی کے لیے تیار کھلاڑیوں کی مشترکہ فہرست فراہم کرے گی۔ اس کے بعد فرنچائزی کے پاس 3 دسمبر کو شام 5 بجے تک ان کھلاڑیوں کی فہرست جمع کرانے کا وقت ہوگا، جنہیں وہ گزشتہ سیزن میں اختیار کیے گئے طریقہ کار کے مطابق نیلامی کے لیے رجسٹرڈ فہرست سے خارج کرنا چاہتی ہیں۔ رانچی رائلز کی مردوں کی ٹیم اور ہیرو ہاکی انڈیا لیگ گورننگ کونسل کی ٹیم کے کھلاڑی بھی نیلامی کی فہرست میں شامل ہوں گے۔

ہندوستانی خواتین ہاکی ٹیم کی کپتان سلیمہ ٹیٹے نے لیگ کی واپسی پر خوشی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا، "میں واقعی بہت خوش ہوں کہ ہیرو ہاکی انڈیا لیگ ایک اور سیزن کے لیے واپس آ رہی ہے۔ یہ لیگ ہندوستانی کھلاڑیوں کے لیے دنیا کے چند بہترین بین الاقوامی کھلاڑیوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کا ایک اہم پلیٹ فارم رہی ہے۔ خاص طور پر خواتین کا مقابلہ ہمیں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے اور زیادہ سے زیادہ نوجوان لڑکیوں کو اس کھیل سے وابستہ ہونے کی ترغیب دینے کا بہترین موقع فراہم کرتا ہے۔" ہندوستانی مردوں کی ہاکی ٹیم کے کپتان ہرمن پریت سنگھ نے بھی لیگ کے اعلان کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے ہندوستانی ہاکی کے پورے نظام کو مضبوط بنانے میں لیگ کے کردار کو اہم قرار دیا۔

ہرمن پریت نے کہا، "یہ بہت اچھی خبر ہے کہ ہیرو ہاکی انڈیا لیگ جنوری میں واپس آ رہی ہے۔ ہر سیزن کے ساتھ مقابلے کا معیار بلند ہوتا ہے اور ہندوستانی کھلاڑیوں کو عالمی معیار کے بین الاقوامی ستاروں کے ساتھ میدان میں کھیلنے کا موقع ملتا ہے۔ یہ تجربہ انتہائی قیمتی ہے، کیونکہ ہم بڑے بین الاقوامی مقابلوں کی تیاری کر رہے ہیں۔" انگلینڈ کے اسٹار کھلاڑی سیم وارڈنے بھی لیگ کی واپسی پر خوشی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا، "یہ جان کر بہت اچھا لگا کہ ہیرو ہاکی انڈیا لیگ اس سال منعقد ہو رہی ہے۔ اس مقابلے کا حصہ بننا ایک شاندار تجربہ ہے اور میں جنوری میں اس کے تیسرے سیزن کے آغاز کا بے صبری سے انتظار کر رہا ہوں۔ ہاکی کے لیے یہ ایک بہت بڑا ٹورنامنٹ ہے۔

ایس اے 20: کین ولیمسن ڈربن سپر جائنٹس کے نئے ہیڈ کوچ مقرر

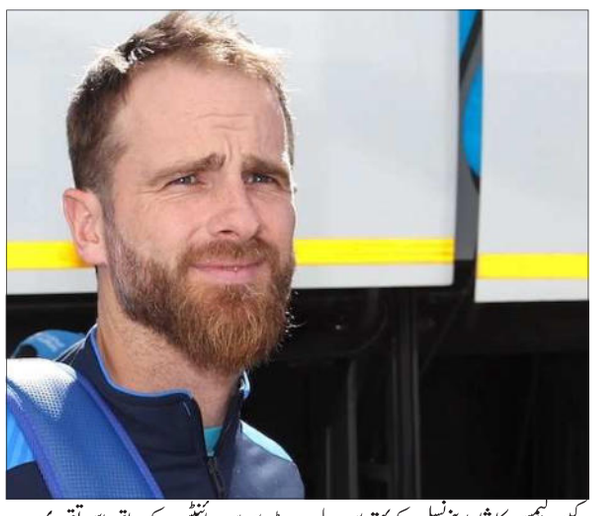

جوہانسبرگ، 26 نومبر (ہ س)۔ نیوزی لینڈ کے سابق کپتان اور تجربہ کار بلے باز کین ولیمسن کو جنوبی افریقہ کی کرکٹ لیگ ایس اے 20 کے پانچویں سیزن کے لیے ڈربن سپر جائنٹس کا نیا ہیڈ کوچ مقرر کیا گیا ہے۔ وہ جنوبی افریقہ کے سابق آل راؤنڈر لانس کلوزنر کی جگہ یہ ذمہ داری سنبھالیں گے۔

کین ولیمسن اس سے پہلے ایس اے 20 کے تیسرے اور چوتھے سیزن میں ڈربن سپر جائنٹس کی جانب سے بطور کھلاڑی کھیل چکے ہیں۔ اب وہ کوچ کی حیثیت سے ایک بار پھر ٹیم کے ہوم گراؤنڈ کنگزمیڈ واپس آئیں گے۔ لانس کلوزنر لیگ کے آغاز سے ہی گزشتہ چار سیزن تک ڈربن سپر جائنٹس کے ہیڈ کوچ رہے۔ ان کی کوچنگ میں ٹیم نے دوسرے سیزن میں فائنل تک رسائی حاصل کی تھی اور رنر اپ رہی تھی۔ یہ اب تک لیگ میں ٹیم کی بہترین کارکردگی ہے۔ 36 سالہ کین ولیمسن کو ابتدا میں پانچویں سیزن کے لیے ڈربن سپر جائنٹس کی ٹیم میں بطور کھلاڑی شامل کیا گیا تھا، لیکن اب انہیں ہیڈ کوچ کی ذمہ داری سونپ دی گئی ہے۔ ان کی جگہ ٹیم میں شامل ہونے والے نئے کھلاڑی کے نام کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

کین ولیمسن کا شمار اپنی نسل کے بہترین بلے بازوں میں ہوتا ہے۔ انہیں بین الاقوامی کرکٹ میں کپتانی اور ٹیم کی قیادت کا بھی وسیع تجربہ حاصل ہے۔ ان کی قیادت میں نیوزی لینڈ نے 2019 کے آئی سی سی کرکٹ ورلڈ کپ کے فائنل میں جگہ بنائی تھی۔ اس ٹورنامنٹ میں ولیمسن کو بہترین کھلاڑی کا ایوارڈ بھی ملا تھا۔ اس کے بعد 2021 میں انہوں نے نیوزی لینڈ کو پہلے آئی سی سی ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ کا فائنل جتوا کر عالمی خطاب دلایا تھا۔

ڈربن سپر جائنٹس کے ساتھ اس تقرری سے آر پی سنجیو گوئنکا گروپ کے ساتھ ولیمسن کا تعلق مزید مضبوط ہو گیا ہے۔ اکتوبر 2025 میں انہیں آئی پی ایل 2026 سے قبل لکھنؤ سپر جائنٹس کا اسٹریٹجک مشیر مقرر کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ وہ دی ہنڈریڈ میں مانچسٹر سپر جائنٹس کی مردوں کی ٹیم کے بیٹنگ کوچ کی ذمہ داری بھی نبھا رہے ہیں۔ دوسری جانب، ایڈن مارکرم ایک بار پھر ڈربن سپر جائنٹس کی کپتانی کریں گے۔ انہوں نے گزشتہ سیزن میں پہلی مرتبہ ٹیم کی قیادت کی تھی۔

خواتین کی ایشیائی چیمپئنز ٹرافی: بھارت ملیشیا کا چیلنج قبول کرنے کے لیے پرعزم

بھوپال، 26 نومبر (ہ س)۔ دفاعی چیمپئن اور عالمی درجہ بندی میں چوتھے مقام پر فائز بھارتی خواتین ہاکی ٹیم جمعہ کو مدھیہ پردیش خواتین ایشیائی چیمپئنز ٹرافی بھوپال 2026 کے سیمی فائنل میں ملیشیا کا چیلنج قبول کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ ناتھو برکھیڑا کے بین الاقوامی اسپورٹس کمپلیکس میں ہونے والے اس مقابلے میں بھارتی ٹیم لیگ مرحلے میں مسلسل پانچ کامیابیوں کے ساتھ سرفہرست رہنے کے بعد فائنل میں جگہ بنانے کے لیے میدان میں اترے گی۔ میزبان ٹیم کی نظریں چوتھی مرتبہ خطاب جیت کر تاریخ رقم کرنے پر بھی ہوں گی۔ ہیڈ کوچ شوئرڈ مارین کی رہنمائی میں بھارت نے پانچ میچوں میں 15 پوائنٹس حاصل کر کے جدول میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ دفاعی چیمپئن ٹیم نے اس دوران 23 گول کیے اور صرف چار گول کھائے۔ اس کا گول فرق پلس 19 رہا۔ بھوپال میں بھارتی ٹیم کی مہم میں اس کے متنوع حملوں اور مضبوط دفاع نے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ اسی کارکردگی کی بدولت بھارت بین الاقوامی ہاکی فیڈریشن کی عالمی درجہ بندی میں اپنی تاریخ کے بہترین چوتھے مقام پر پہنچا ہے۔ دیپکا ٹورنامنٹ کی سب سے موثر حملہ آور کھلاڑیوں میں شامل رہی ہیں۔ انہوں نے اب تک آٹھ گول کیے ہیں اور گول کرنے والی کھلاڑیوں کی فہرست میں سرفہرست ہیں۔ ان میں تھائی لینڈ اور چین کے خلاف ان کی ہیٹ ٹرک بھی شامل ہیں۔ تاہم بھارتی ٹیم کا حملہ صرف دیپکا پر منحصر نہیں رہا۔ للریمسیامی، نونیت کور، ممتاز خان، نیہا، ساکشی رانا اور سنیلیتا ٹوپو نے بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ وسطِ میدان میں نونیت نے مواقع پیدا کرنے اور پنالٹی کارنر حاصل کرنے میں اہم کردار نبھایا ہے۔ کپتان سلیمہ ٹیٹے نے گیند کو درست کھلاڑیوں تک پہنچانے، میدان میں اپنی سرگرمی اور قیادت سے ٹیم کو مضبوطی دی ہے۔ ساکشی، سنیلیتا اور نیہا کی کارکردگی نے بھی ظاہر کیا ہے کہ بھارتی ٹیم میدان کے مختلف حصوں سے حملے کر سکتی ہے۔ اس تنوع نے کوچ مارین کو تیز حملوں اور پنالٹی کارنر کے حکمت عملی کے ساتھ استعمال کے کئی متبادل فراہم کیے ہیں۔ بھارت کے لیے پنالٹی کارنر بھی گول حاصل کرنے کا اہم ذریعہ رہے ہیں اور اس معاملے میں دیپکا نے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔

2036 اولمپکس کی میزبانی کے لئے بھارت نے آئی اوسی کے سامنے اپنا منصوبہ پیش کر دیا

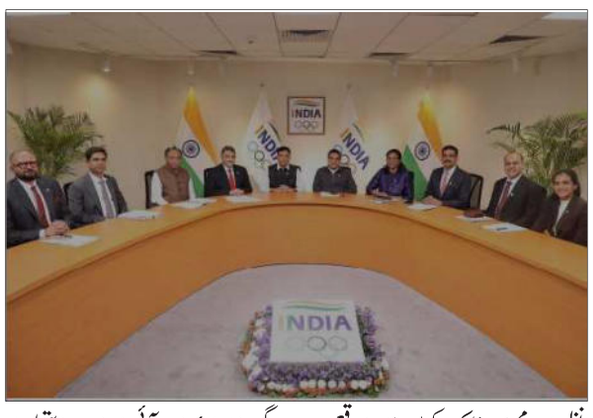

نئی دہلی، 26 نومبر (ہ س)۔ بھارت نے 2036 کے اولمپک اور پیرالمپک کھیلوں کی میزبانی کے لیے اپنی تیاریوں اور مجوزہ منصوبے کی تفصیلات بین الاقوامی اولمپک کمیٹی (آئی اوسی) کے سامنے پیش کر دی ہیں۔ جمعرات کو آن لائن ہونے والی اس پیشکش میں احمد آباد میں کھیلوں کے بنیادی ڈھانچے، مجوزہ کھیل مقامات اور میزبانی سے متعلق طویل مدتی منصوبوں کی تفصیلات پیش کی گئیں۔ ہندوستانی اولمپک ایسوسی ایشن (آئی او اے) نے آئی اوسی کے فیوچر ہوسٹ کمیشن کے سامنے بھارت کا نقطہ نظر اور مجوزہ خاکہ رکھا۔ اس موقع پر ہندوستانی اولمپک ایسوسی ایشن کی صدر ڈاکٹر پی ٹی اوشا، چیف ایگزیکٹو آفیسر رگھورام ایئر اور آئی او اے ایتھلیٹ کمیشن کی صدر پی وی سندھو نے بھارت کی نمائندگی کی۔ آئی اوسی میں بھارت کی رکن نیتا امبانی بھی اس موقع پر موجود تھیں۔ پیشکش کے دوران احمد آباد میں کھیلوں کی تیاریوں کے ساتھ شہر، ریاست اور مرکزی حکومت کی جانب سے ملنے والے تعاون کو نمایاں طور پر پیش کیا گیا۔ اس کے علاوہ بڑے بین الاقوامی کھیل مقابلوں کی میزبانی میں بھارت کے تجربے، مجوزہ کھیل مقامات کی تعمیر و ترقی اور کھیلوں کے انعقاد سے متعلق طویل مدتی منصوبوں کی بھی جانکاری دی گئی۔ احمد آباد کو بھارت کے مجوزہ میزبانی منصوبے کا مرکز بتایا گیا۔ شہر میں 2030 کے کامن ویلتھ گیمز کا انعقاد بھی ہونا ہے۔ ایسے میں عالمی معیار کے کھیل مقامات اور ان سے متعلق بنیادی سہولیات کی تعمیر و ترقی کو 2036 کے اولمپکس کی تیاریوں کا اہم حصہ قرار دیا گیا ہے۔ اس اجلاس میں مرکزی وزیر برائے امورِ نوجوانان و کھیل ڈاکٹر منسکھ مانڈویا، گجرات کے نائب وزیر اعلیٰ ہرش سنگھوی اور مرکزی و گجرات حکومت کے سینئر افسران بھی موجود رہے۔ تقریباً آدھے گھنٹے تک جاری رہنے والی پیشکش کے بعد آئی اوسی کے فیوچر ہوسٹ کمیشن اور ہندوستانی وفد کے درمیان تبادلہ خیال بھی ہوا۔

حکومت آشا کارکنوں کو تحریری یقین دہانی نہیں کرا سکتی: وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار



بنگلور (جنوبی سہارا نیوز) وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے کہا ہے کہ ریاستی حکومت آشا کارکنوں کے مطالبات کو حل کرنے کیلئے ضروری اقدامات کریگی تاہم حکومت کی جانب سے تحریری یقین دہانی دینا ممکن نہیں ہے۔ جمعرات کو میسور کے منڈکلی ہوائی اڈے پر صحافیوں سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آشا کارکنوں کو تحریری یقین دہانی کے مطالبے کے ذریعے حکومت پر دباؤ نہیں ڈالنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اگر انہیں چیف منسٹر پر بھی اعتماد نہیں ہے تو پھر حکومت کیلئے آگے بڑھنا مشکل ہو جائیگا۔ وزیر اعلیٰ نے وضاحت کی کہ آشا کارکنوں کی تقرری مرکزی حکومت کے تحت ہوئی ہے اور سوال کیا کہ کیا انہوں نے مرکزی حکومت سے بھی تحریری یقین دہانی کا مطالبہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ اگر ایک طبقے کو تحریری یقین دہانی دی گئی تو دیگر محکموں کے ملازمین بھی اسی طرح کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔ ریاست کے 17 دیگر محکموں میں بھی اسی نوعیت کے مسائل موجود ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے واضح کیا کہ آشا کارکنوں کے مطالبات جائز ہیں اور وہ ان کے مطالبات کو غلط قرار نہیں دے رہے ہیں۔ انہوں نے کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ حکومت پر اعتماد رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ خود بھی آشا کارکنوں کو سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں اور ہاتھ جوڑ کر اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنا احتجاج واپس لے لیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ آشا کارکنوں کے مطالبات اور ان کے مسائل پر ریاستی کابینہ کے اجلاس کے علاوہ اسمبلی کے اجلاس میں بھی تبادلہ خیال کیا جائیگا۔

آل انڈیا ملی کونسل کرناٹک کے زیر اہتمام ''یوم دستور''، کاروان برائے اتحاد و ہم آہنگی کا پروگرام



بنگلور (جنوبی سہارا نیوز) آل انڈیا ملی کونسل کرناٹک کی طرف سے 'یوم دستور' کے عنوان پر ایک پروگرام اور کاروان کا اہتمام کیا گیا۔ یہ کاوران دارالعلوم سبیل الرشاد سے نکل کر مختلف عبادتگاہوں کا دورہ کیا۔ اس سے قبل آل انڈیا ملی کونسل کرناٹک کے صدر مفتی احمد ثمال کی صدارت میں ایک تقریب منعقد ہوئی۔ اس موقع پر مفتی احمد ثمال نے خطاب کرتے ہوئے ''یوم دستور'' پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ ہمارے ملک کا دستور ہم ہندوستانیوں کو آزادی۔ عدل۔ مساوات اور ہر شہری کو یکساں حقوق فراہم کرتا ہے۔ آج کا یہ دن ہمارے شہریوں کے حقوق اور ذمہ داریوں کی یاد دہانی کا موقع فراہم کرتا ہے۔ آل انڈیا ملی کونسل کے نائب صدر اور کے پی سی سی کے نائب صدر عبید اللہ شریف نے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ ملک کی آزادی کے بعد ملک کو چلانے کیلئے ایک دستور بنایا گیا۔ دستور تشکیل دینے کیلئے ایک ڈرافٹ کمیٹی تشکیل دی گئی جس میں مسلم ممبرس بھی تھے اور ڈاکٹر امبیڈکر نے کمیٹی کے تمام ارکان کی رائے لیکر دستور بنایا۔ اس دستور میں تمام مذاہب کے ماننے والوں کو یکساں حقوق فراہم ہیں۔ عبید اللہ شریف نے بتایا کہ آج دستور میں دیئے گئے حقوق کے باوجود مساجد۔ گرجا گھروں کو ڈھایا جا رہا ہے۔ ایس آئی آر کے نام پر ووٹرلسٹ سے نام کاٹے جا رہے ہیں حکومت دستور کو بدل نہیں سکتی اس لئے دستور میں دیئے گئے حقوق کو پامال کرنے کیلئے دوسرے طریقے اپنا رہی ہے۔ ملی کونسل کے نائب صدر سید اشرف نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دستور ہند۔ مرتب کرنے کیلئے بنائی گئی کمیٹی کے ممبروں پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ اس کمیٹی میں مسلمان بھی تھے۔ انہوں نے بتایا کہ دستور مرتب کرنے والے زندہ ممبروں کے حق میں انہوں نے دیگر لیڈروں کے ذریعہ آواز اٹھائی۔ اور بڑی حد تک کامیابی حاصل کی۔ مسٹر اشرف نے بتایا کہ ملک کی آزادی کیلئے ہمارے بزرگوں نے بڑی بڑی قربانیاں دی ہیں۔ انڈیا گیٹ پر مجاہدین آزادی کی ایک لمبی فہرات لگائی گئی ہے۔ جس میں 63 ہزار مسلمانوں کے نام ہیں لیکن آج بدقسمتی سے کچھ لوگ مسلمانوں کی قربانیوں کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ دستور ہند میں دیئے گئے حقوق کے مطابق بلا خوف زندگی گذاریں یہ ملک ہمارا ہے۔ اس موقع پر ملی کونسل کے جنرل سکریٹری فیاض شریف نے مہمانوں کا خیر قدم کرتے ہوئے اس پروگرام منعقد کرنے کی ضرورت پر بتایا کہ یوم دستور کی بڑی اہمیت ہے۔ بعض طاقتیں دستور کی بنیادی ڈھانچہ کو کمزور کرنے اور سماج میں انتشار پیدا کرنے کوشش کر رہی ہے۔ آج تمام مذہبی برادری کے تحفظ کیلئے متحد ہو کر کھڑے ہونے کی ضرورت ہے۔ دستور کی حفاظت ہماری ذمہ داری ہے۔ اس موقع پر ریٹائرڈ آئی اے ایس افسر ادونی سلیم۔ اڈیشنل اڈوکیٹ جنرل اسماعیل ذبیح اللہ نے بھی دستور ہند کی تشکیل اور دستور میں دیئے گئے بنیادی حقوق پر روشنی ڈالی۔ پروگرام کے اختتام پر اڈوکیٹ ایوب خان نے دستور ہند کی تمہید کا حلف دلایا اور تمام شرکاء نے کھڑے ہو کر حلف لیا۔ مظہر قادری کے شکریہ پر پروگرام اختتام کو پہنچا۔

خشک سالی سے متاثرہ مزدوروں کو راحت پہنچانے کیلئے ریاستی حکومت کا اقدام



بنگلور (جنوبی سہارا نیوز) کرناٹک میں خشک سالی کی صورتحال کے پیش نظر دیہی ترقی اور پنچایت راج کے وزیر ایشور کھنڈرے نے مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وی بی۔جی رام جی روزگار اسکیم کے تحت دیہی مزدوروں کو سالانہ 175 دن روزگار فراہم کرنے کیلئے موجودہ 125 دن کی حد میں مزید 50 دن کا اضافہ کیا جائے اس سلسلے میں انہوں نے مرکزی دیہی ترقی کے وزیر شیوراج سنگھ چوہان کو خط روانہ کیا ہے۔ خط میں انہوں نے ریاست میں بارش کی کمی اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونیوالی خشک سالی کی صورتحال کا حوالہ دیتے ہوئے دیہی غریبوں، بے زمین مزدوروں اور کمزور طبقات کو اضافی روزگار فراہم کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ ایشور کھنڈرے نے اپنے خط میں بتایا کہ رواں سال ریاست کے 226 تعلقہ جات خشک سالی سے متاثر ہوئے ہیں۔ بارش کی شدید کمی کے باعث زرعی سرگرمیاں متاثر ہوئی ہیں جس کے نتیجے میں دیہی علاقوں کے غیر ہنر مند مزدوروں کو مقامی سطح پر روزگار حاصل کرنے میں دشواری پیش آ رہی ہے۔ روزگار کی تلاش میں کئی مزدور شہروں کی جانب نقل مکانی کرنے پر مجبور ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اضافی روزگار کی فراہمی سے اس نقل مکانی کو روکنے میں مدد مل سکتی ہے۔ وزیر کے مطابق خشک سالی کے باعث ریاست کے دیہی علاقوں میں وی بی۔جی رام جی اسکیم کے تحت روزگار کی مانگ میں اضافہ ہوا ہے۔ گزشتہ سال کے مقابلے میں اس سال انسانی افرادی دنوں کی تعداد میں 30.33 فیصد اضافہ درج کیا گیا ہے۔ اسی پس منظر میں انہوں نے موجودہ 125 دن کی روزگار ضمانت کو بڑھا کر 175 دن کرنے کی درخواست کی ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ریاستی حکومت نے اسکیم کو 60:40 کے تناسب سے نافذ کیا ہے، جس کے تحت مرکز اور ریاست بالترتیب 60 اور 40 فیصد اخراجات برداشت کر رہے ہیں۔ اس کے باوجود ریاستی حکومت دیہی غریبوں، محروم طبقات، درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل، اقلیتوں اور بے زمین مزدوروں کے مفاد میں اسکیم پر عمل درآمد کر رہی ہے۔

وکٹوریہ اسپتال کو شانتاویری گوپال گوڈا کے نام سے منسوب کیا جائے: کلور میگراج



شیوگہ (عبدالرزاق) بنگلور کی وکٹوریہ اسپتال کو شانتاویری گوپال گوڈا کے نام سے منسوب کیا جائے اس بات کا مطالبہ شانتاویری گوپال گوڈا سماج وادی ادینا کیندرہ ٹرسٹ نے وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار سے کیا ہے۔ آج پریس بھون میں منعقد اخباری کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مذکورہ ٹرسٹ کے فونڈر کلور میگراج نے کہا کے پہلے ہی تاخیر ہو چکی ہے۔ وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار اس معاملہ میں اور تاخیر نا کریں انہوں نے مذید کہا کہ سابق وزیر اعلیٰ سدرامیا نے وکٹوریہ اسپتال کو شانتاویری گوپال گوڈا کے نام سے منسوب کرنے کا اعلان کیا تھا اور یہ ان پر یقین رکھتے تھے اس تناظر میں سوشلسٹ پس منظر کے حامل ریاست کے سابق وزیر اعلیٰ سدرامیا نے اس بات کا اعلان کیا ہے۔ لیکن اب تک اس کام کو انجام نہیں دیا گیا جو قابل مذمت ہے۔ سدرامیا کے اس اعلان پر آج تک عمل نہیں ہوا انہوں نے وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار سے مطالبہ کیا ہے کے جلد از جلد وکٹوریہ اسپتال کو شانتاویری گوپال گوڈا کے نام سے منسوب کیا جائے اگر ایسا نہیں کیا گیا تو آنے والے دنوں میں وکٹوریہ اسپتال کے سامنے احتجاج کیا جائیگا کانفرنس میں ٹرسٹ کے ذمہ دار ایس پی راجا۔ علیم خان۔ سندیا۔ ایس پی شیونا اور شنکر نائک موجود تھے۔ کانا تاریخی فیصلہ ہے۔ اس کے بعد ڈی کے شیوکمار وزیر بنے لیکن اب تک اسپتال کو ان کے نام سے منسوب نہیں کیا شانتاویری گوپال گوڈا ایک بہ مثال سوشلسٹ لیڈر تھے انہوں نے کئی تحریکیں چلائی اور 1951 کی دہائی میں تاریخی ستیہ گرہ کروایا تھا اس کی وجہ سے ریاست کے لاکھوں خاندانوں کو زمین کا مالکانہ حق حاصل ہوا او تین مرتبہ ایم ایل اے رہا چکے ہیں لیکن وہ ریاست کے کسی بھی حصہ میں اپنے نام ایک ایکڑ زمین یا ایک سائٹ تک حاصل نہیں کیا وہ زندگی بھر عوامی خدمت میں سرگرم رہے ملک کے سنئر سوشلسٹ لیڈر رام منوہر لوہیا اور موڈیولیم کے نظریات

کرناٹک کے سمندری وسائل کے تحفظ کیلئے سخت قانون سازی کا فیصلہ: پریانک کھرگے



منگلور (جنوبی سہارا نیوز) کرناٹک کے سمندری حدود میں داخل ہو کر مچھلیاں پکڑنے والے دیگر ریاستوں کے ماہی گیروں پر عائد جرمانے کی رقم میں اضافہ کرنے کیلئے ریاستی حکومت قانون میں ترمیم کرنے پر غور کر رہی ہے ریاستی وزیر پریانک کھرگے نے کہا کہ کرناٹک کے ماہی گیروں کے ساتھ جرمانے کے معاملے میں ہونے والے امتیاز کو ختم کرنے کیلئے ماہی پروری کے وزیر سے بات چیت کر کے مناسب اقدامات کیے جائیں گے۔ منگلورو میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر نے کہا کہ موجودہ قانون کے مطابق اگر کیرالہ اور مہاراشٹر کے ماہی گیر کرناٹک کی سمندری حدود میں داخل ہو کر مچھلیاں پکڑتے ہیں تو ان پر صرف 5 ہزار روپے جرمانہ عائد کیا جاتا ہے، جبکہ پکڑی گئی مچھلیوں کی قیمت الگ سے وصول کی جاتی ہے۔ اس کے برعکس اگر کرناٹک کے ماہی گیر غلطی سے کیرالہ یا مہاراشٹر کی سمندری حدود میں داخل ہو جائیں تو ان پر 2 لاکھ روپے تک جرمانہ عائد کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سمندر میں ریاستوں کی سرحدی حدود واضح طور پر نظر نہیں آتیں، جس کے باعث ماہی گیر انجانے میں دوسری ریاستوں کی حدود میں داخل ہو جاتے ہیں۔ مقامی ماہی گیروں نے اس امتیازی سلوک پر اعتراض کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ریاست سے باہر کے ماہی گیروں پر بھی یکساں جرمانہ عائد کیا جائے۔ اس مسئلے کے حل کیلئے قانون میں ترمیم کر کے جرمانے کی رقم 2 لاکھ روپے تک بڑھانے کی تجویز زیر غور ہے۔ وزیر پریانک کھرگے نے ساحلی علاقوں میں پولیس نظام کو مزید مستحکم بنانے کے حوالے سے کہا کہ کوسٹل پولیس اسٹیشنوں کو جدید سہولتوں سے آراستہ کرنے اور پرانی گشتی کشتیوں کی جگہ نئی کشتیاں خریدنے کیلئے مرکزی وزارت داخلہ سے متوقع مالی تعاون حاصل نہیں ہو سکا ہے۔ اس کے باوجود ریاستی حکومت ساحلی پولیس کو ضروری بنیادی سہولتیں فراہم کرنے کیلئے اقدامات کر رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس سلسلے میں تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا ہے اور آئندہ مارچ میں پیش کیے جانے والے ریاستی بجٹ میں اس مقصد کیلئے فنڈ مختص کرنے کی کوشش کی جائیگی ایک حساس اور تقریبا 15 سال پرانے معاملے کی تحقیقات کے بارے میں وزیر نے کہا کہ حکومت اس معاملے کو پوری ذمہ داری اور سنجیدگی کے ساتھ دیکھ رہی ہے۔ سچائی کو سامنے لانے اور کسی کے ساتھ ناانصافی نہ ہونے کو یقینی بنانے کیلئے ایس آئی ٹی تشکیل دی گئی ہے۔ انہوں نے بعض یوٹیوب چینلوں کی جانب سے تحقیقات مکمل ہونے سے قبل ہی فیصلے سنانے پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے عوام سے اپیل کی کہ وہ سوشل میڈیا پر نشر ہونیوالی غیر مصدقہ خبروں اور بیانات پر بھروسہ نہ کریں وزیر نے کہا کہ اگر کسی کے پاس اس معاملے سے متعلق کوئی دستاویز یا ثبوت موجود ہے تو وہ اسے تحقیقاتی ٹیم کے حوالے کرے حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ان دستاویزات کی سائنسی بنیادوں پر جانچ کر کے حقائق کو منظر عام پر لایا جائے۔ وزیر پریانک کھرگے نے منگلور میں سرگرم ایس اے ایف کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے ساتھ پولیس کمشنر، سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اور دیگر متعلقہ افسران سے بھی تبادلہ خیال کیا اور ان کی خدمات کی ستائش کی۔

ہسکام کی بجلی فراہمی کو بہتر بنانے کیلئے بڑی تیاری

ہبلی (جنوبی سہارا نیوز) صارفین اور کسانوں کو مسلسل، معیاری اور بلا تعطل بجلی فراہم کرنے کے مقصد سے ہبلی الیکٹریسٹی سپلائی کمپنی لمیٹڈ نے ٹرانسفارمرز کی دیکھ بھال، مرمت اور فوری تبدیلی کیلئے خصوصی انتظامات کیے ہیں۔ اس سلسلے میں کمپنی نے اپنے دائرہ اختیار کے سات اضلاع میں 3,100 ٹرانسفارمرز کا ذخیرہ تیار رکھا ہے تاکہ کسی بھی ہنگامی صورتحال میں خراب ٹرانسفارمرز کو فوری طور پر تبدیل کیا جا سکے HESCOM کی جانب سے جاری کردہ بیان کے مطابق، ٹرانسفارمر بجلی کی تقسیم کے نظام کا اہم حصہ ہیں۔ ان کی خرابی کے باعث صارفین اور بالخصوص کسانوں کو بجلی کی فراہمی میں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس مسئلے کے حل کیلئے کمپنی نے ٹرانسفارمرز کی مرمت، دیکھ بھال اور فوری تبدیلی کے نظام کو مزید مستحکم کیا ہے۔ فی الحال HESCOM کے دائرہ اختیار میں آنیوالے سات اضلاع دھارواڑ، لگ، گدگ، شمالی کنڑ، ہاویری، بلگام، وجئے پورہ اور باگل کوٹ میں مجموعی طور پر 3,46,900 سے زائد پاور ٹرانسفارمرز کام کر رہے ہیں۔

کولار کے ایس این آر سرکاری اسپتال کا ڈپٹی کمشنر کا اچانک دورہ



کولار (ایوب خان) کولار ضلع کے مشہور ایس این آر سرکاری اسپتال کا ڈپٹی کمشنر ایم آر روی کمار نے اچانک دورہ کرتے ہوئے اسپتال میں پائی جانے والی بدانتظامی، صفائی کی ناقص صورتحال اور مریضوں کو فراہم کیے جانے والے کھانے کے معیار پر سخت برہمی کا اظہار کیا۔ انہوں نے متعلقہ افسران کو تمام معاملات کی مکمل تحقیقات کر کے رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت دی اور لاپرواہی ثابت ہونے پر ذمہ داروں کیخلاف قانونی کارروائی اور معطلی کا انتباہ دیا۔ واضح رہے کہ ایس این آر سرکاری اسپتال میں علاج کے لیے ضلع بھر سے بڑی تعداد میں مریض پہنچتے ہیں۔ یہاں مختلف بیماریوں کا علاج مفت فراہم کیا جاتا ہے اور مریضوں کو مقررہ اوقات میں کھانا بھی دیا جاتا ہے۔ تاہم، مریضوں کو فراہم کیے جانے والے کھانے کے معیار سے متعلق شکایات موصول ہونے پر ڈپٹی کمشنر نے اچانک اسپتال کا معائنہ کیا۔ ان کی آمد سے اسپتال کے عملے اور متعلقہ حکام میں کھلبلی مچ گئی۔ ڈپٹی کمشنر نے سب سے پہلے غذائی اجناس اور دیگر اشیائے ضروریہ محفوظ رکھنے والے کمرے کا معائنہ کیا۔ وہاں ٹماٹر، پیاز، بیگن، بریڈ اور دیگر اشیا کا معیار ناقص ہونے پر انہوں نے شدید ناراضگی ظاہر کی۔ معائنے کے دوران یہ بات بھی سامنے آئی کہ تقریباً 200 مریضوں کیلئے صرف دو کلو ٹماٹر اور دیگر ضروری اشیا کا کافی مقدار میں رکھی گئی تھیں۔ انہوں نے متعلقہ افسران کو اس معاملے کی تحقیقات کر کے رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے اسپتال میں کھانا فراہم کرنے کا ٹھیکہ حاصل کرنیوالے ٹھیکیدار کے آدھار کارڈ، پین کارڈ اور جی ایس ٹی سے متعلق دستاویزات فوری طور پر اپنے دفتر روانہ کرنے کا حکم بھی دیا۔ اس موقع پر ڈپٹی کمشنر نے چند مریضوں سے اسپتال میں فراہم کی جانے والی سہولتوں، صفائی اور علاج معالجے کے انتظامات کے بارے میں دریافت کیا۔ بعض مریضوں نے خوف کے باعث اسپتال کے انتظامات کو تسلی بخش قرار دیا، جبکہ چند مریضوں نے بلا جھجک عملے کی لاپرواہی اور دیگر خامیوں کی نشاندہی کی۔ اسپتال میں صفائی کی ابتر صورتحال پر ہیلتھ افسران سے سوال کرتے ہوئے ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ جب اسپتال میں صفائی اور دیگر کاموں کیلئے مجموعی طور پر 136 ملازمین موجود ہیں تو اس کے باوجود اسپتال میں گندگی کیوں پائی جا رہی ہے؟ انہوں نے کہا کہ اسپتال میں لاکھوں روپے مالیت کی جدید مشینیں اور طبی آلات موجود ہونے کے باوجود مریضوں کو علاج کیلئے نجی اسپتالوں کا رخ کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ اس معاملے کی بھی تحقیقات کی جا رہی ہیں اور لاپرواہی برتنے والے افسران کیخلاف سخت کارروائی کی جائیگی انہوں نے مزید کہا کہ سرکاری وسائل اور اشیا کا غلط استعمال کسی بھی صورت برداشت نہیں کیا جائیگا اور ذمہ داروں کو کسی بھی صورت بخشا نہیں جائیگا معائنے کے دوران ایک شخص نے درمیان میں مداخلت کرتے ہوئے وائرنگ کے مسئلے کی جانب ڈپٹی کمشنر کی توجہ مبذول کرانے کی کوشش کی، جس پر انہوں نے برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ معائنے کے دوران غیر ضروری مداخلت کر کے توجہ دوسری جانب مبذول کرانے کی کوشش نہ کی جائے۔ انہوں نے متعلقہ افراد کو اپنے مسائل مناسب طریقے سے پیش کرنے کی ہدایت بھی دی۔ ڈپٹی کمشنر نے مریضوں کے رجسٹریشن کاؤنٹر پر طویل قطار اور بھیڑ دیکھتے ہوئے وہاں مزید دو ملازمین تعینات کر کے رجسٹریشن کا عمل تیز کرنے کی ہدایت دی۔ اس کے علاوہ اسپتال کے مختلف کمروں اور الماریوں میں طویل عرصے سے پڑی غیر ضروری اشیا کو ٹنڈر کے ذریعے فروخت کرنے، کمروں کی صفائی اور مرمت کر کے انہیں مریضوں کے استعمال میں لانے کی ہدایت بھی جاری کی۔ اسپتال کے احاطے میں غیر ضروری طور پر کھڑے آٹو رکشاؤں کو فوری ہٹانے کیلئے انہوں نے محکمہ آر ٹی او کو بھی ضروری احکامات جاری کیے۔ اس موقع پر ضلع سرجن سمیت محکمہ صحت کے دیگر اعلیٰ افسران بھی موجود تھے۔

قدوس صاحب عیدگاہ میں 2 روزہ سالانہ تبلیغی اجتماع

بنگلور (پریس ریلیز) اللہ تعالی نے ہم سب کی اور قیامت تک آنیوالی انسانیت کی کامیابی اپنے مبارک دین میں رکھی ہے۔ یہ دین ہماری زندگی میں محنت سے آتا ہے اس لیے ہر زمانے میں دعوت کی محنت ہوئی ہے۔ اس ضمن میں ہر سال کی طرح امسال بھی مرکز سبحانیہ پادرائن پورہ بنگلور کی جانب سے اطلاع دی جاتی ہے کہ 28 تا 29 نومبر 2026 بروز ہفتہ و اتوار قدوس صاحب عیدگاہ قادریہ مسجد ملرس روڈ (اولڈ جج کیمپ) بنگلور میں سالانہ تبلیغی اجتماع منعقد ہے جس میں عالمی مرکز بنگلہ والی مسجد بستی حضرت نظام الدینؒ سے اکابرین تشریف لا رہے ہیں۔ لہذا آپ تمام حضرات سے گزارش ہے کہ اپنے دوست واحباب کے ساتھ کثیر تعداد میں شرکت فرما کر اپنے دین وایمان کو تازہ کریں۔ (محمد رحمت اللہ شاہی، پادرائن پورہ بنگلور)

مجلس تفسیر قرآن مجید

بنگلور (پریس ریلیز) اطلاع دی جاتی ہے کہ مسجد عائشہ منگم پالیہ نمن بلی بنگلور میں گذشتہ کئی سالوں سے مجالس تفسیر قرآن مجید کا مبارک سلسلہ جاری ہے۔ خادم القرآن حضرت مولانا مفتی افتخار احمد قاسمی مہتمم مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن بسم اللہ نگر، صدر جمعیۃ علماء کرناٹک 25 نومبر بروز جمعہ بعد نماز عشاء 8:45 تا 9:50 حالات حاضرہ کی روشنی میں قرآن مجید کی تفسیر فرمائینگے۔ برادران اسلام سے شرکت اور استفادہ کی گزارش ہے۔ مستورات کیلئے پردہ کا معقول انتظام ہے۔

جشن غوث الوریٰؒ

بنگلور (پریس ریلیز) 28 رنومبر بروز ہفتہ، فوراً بعد نماز عشاء، عقب مسجد قبا، کافی بورڈ کالونی، سکینڈ کراس، شاپور مین روڈ میں زیر نظامت مولانا النصر رضا رضوی، خطیب وامام مسجد نور فاطمہ، بنگلور۔ عظیم الشان پیمانے پر جشن غوث الوریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انعقاد عمل میں آ رہا ہے۔ جس میں قاری مغیث رضا نعت خوانی کرینگے اور مولانا فیاض علی قادری رضوی خطیب وامام مسجد واحد ناگلشن بغداد بنگلور کا خصوصی خطاب ہوگا۔ مستورات کیلئے پردے کا اور تمام شرکا کیلئے جلسہ کے بعد ضیافت کا انتظام رہے گا۔ تمام عاشقان غوث الوریٰؒ سے شرکت کی گزارش ہے۔ (محمد یٰسین وجملہ برادران)

خواجہ بابا فخر الدین قلندر برحقؒ کا عرس

بنگلور (پریس ریلیز) آج بروز جمعہ 25 رنومبر بعد مغرب درگاہ حضرت سید صفدر علی شاہ قادریؒ وسید شمشیر علی شاہ قادریؒ و درگاہ حضرت کاس کے پیرؒ، ٹیپو سلطان پیالیس روڈ، رائن سرکل، چامراج پیٹ، بنگلور، میں شہزادۂ شبستان شاہ گنج الاسرار حضرت سیدنا خواجہ بابا فخر الدین شاہ قلندر حسینیؒ پنگنڈہ شریف، و سلطان العارفین حضرت سیدنا شاہل حمید عبدالقادر شاہ ولی گنج سواہیؒ کے عرس شریف کی تقریب وضیافت عام کا اہتمام کیا گیا ہے۔ درگاہ ھذا کے متولی وسجادہ نشین مولانا قاری سید شاہ صوفی ولی با قادری چشتی، خطبہ جمعہ میں مندرجہ بالا اولیاء کرام کی سیرت پاک پر بصیرت افروز خطاب فرمائینگے۔ بعد نماز مغرب فاتحہ خوانی ودعاء ہوگی۔ یہ کاروائی دونوں درگاہ شریف وقف بورڈ ادارے کے صدر وسکریٹری مجلس منتظمہ و اراکین کمیٹی کی زیر نگرانی ادا کی جائے گی۔ ضیافت عام کا اہتمام کیا گیا ہے۔ تمام برادران اسلام سے کثیر تعداد میں شرکت کی اپیل کی جاتی ہے۔ خواتین کیلئے پردے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

پیر بہاؤالدین عرف لنگوٹ بندؒ کا 601 واں سالہ عرس

گلبرگہ (پریس ریلیز) سلسلہ چشتیہ کے باکمال بزرگ حضرت شاہ پیر بہاؤالدین عرف لنگوٹ بندؒ گلبرگہ کے سہ روزہ عرس شریف کے تقاریب 28 نومبر، 29 نومبر، 30 نومبر کو بصد عقیدت واحترام کے ساتھ منائے جائینگے۔ عرس کے نظام العمل کے مطابق 28 نومبر 2026 بروز ہفتہ بعد نماز عصر بمقام بادی منزل بڑی مسجد مومن پورہ سے جلوس صندل مبارک نکل کر 9 بجے شب درگاہ شریف پہنچے گا 10 شیمر اسم صندل مالی ادا کی جائیگی۔ صندل مالی بدست شاہ محمد منہاج الدین بادی چشتی القادری متولی درگاہ لنگوٹ بند رحم اللہ علیہ گلبرگہ انجام دینگے۔ بعد ازاں چادر گل وسلام بہ حضور سرور کائناتؐ تقسیم تبرکات بعدہ محفل سماع منعقد ہوگی۔ 29 نومبر بروز اتوار، بعد نماز مغرب چراغاں روشن کیئے جائینگے 10 بجے شب محفل واعظ بعنوان بزرگان دین اور خدمت خلق کا تسلسل منعقد ہوگا۔ جلسہ کی سرپرستی تقدس مآب حضرت سید شاہ حسین شبیر محمد الحسینی المعروف عقیل باباصاحب قبلہ سجادہ نشین بارگاہ حضرت گنج بخش رحم اللہ علیہ گلبرگہ اور سجادگان ومشائخین عظام وعلما کرام رونق اسٹیج ہونگے۔ اس جلسہ کو حافظ ڈاکٹر سلمان عبدالصمد، صدر شعبہ اردو، خواجہ بندہ نواز یونیورسٹی، کلبرگی اور حضرت مولانا مفتی سید مرتضی قادری ازہری قاضی ومفتی دارالعلوم رضائے مصطفے گلبرگہ سید شاہ ساجد پاشاہ قادری سجادہ نشین بارگاہ اتوال شریف خطاب فرمائیں گے۔ جلسہ کا آغاز حافظ وقاری محمد کلیم صاحب کا ریگر کی قرات کلام پاک سے ہوگا۔

ریاست بھر میں راشن کی تقسیم میں تیزی، محکمہ خوراک کی وضاحت

بنگلور (جنوبی سہارا نیوز) محکمہ خوراک، شہری رسد اور صارفین کے امور نے وضاحت کی ہے کہ فوڈ سافٹ ویئر میں پیدا ہونے والی تکنیکی خرابی دور کر دی گئی ہے اور ریاست بھر میں راشن کی تقسیم معمول کے مطابق جاری ہے۔ محکمہ کی جانب سے جاری کردہ بیان کے مطابق، نومبر 2026 کے ماہانہ راشن کی تقسیم کے دوران فوڈ سافٹ ویئر، ڈیٹا بیس سرور اور بائیومیٹرک آلات میں تکنیکی مسائل پیدا ہونے کے باعث 24 اور 25 نومبر کو راشن کی تقسیم متاثر ہوئی تھی۔ تاہم، متعلقہ تکنیکی ٹیموں کی مداخلت کے بعد ان مسائل کو حل کر لیا گیا ہے۔ محکمہ کے مطابق، نومبر 2026 کیلئے قومی غذائی تحفظ قانون اور ریاستی راشن کارڈ کے تحت آنیوالے مجموعی طور پر 1,24,84,866 اہل مستحقین اور کیلئے مقررہ اہلیت کے مطابق غذائی اجناس مختص کی گئی تھیں۔ یہ راشن 23 نومبر کو اضلاع کو روانہ کیا گیا تھا۔ تاہم، 'آبار' سافٹ ویئر کی سست رفتاری کے باعث راشن کی تقسیم کے لین دین میں تاخیر ہو رہی تھی۔ اس مسئلے کو فوری طور پر اسٹیٹ این آئی سی کی ٹیم کے علم میں لایا گیا۔ محکمہ نے بتایا کہ ڈیٹا بیس کی دیکھ بھال اور تکنیکی اپ ڈیٹ کے دوران پرائمری اور سیکنڈری سرورز کے درمیان ڈیٹا کی ہم آہنگی میں خرابی پیدا ہوئی تھی، جس کے نتیجے میں 24 نومبر کو راشن کی تقسیم متاثر ہوئی۔ بنگلور اور کلبرگی کے سرورز کی خرابی اسی دن شام 5 بجے تک، جبکہ میسور کے سرور کا مسئلہ رات 9:45 بجے تک حل کر لیا گیا۔ اسی دوران بائیومیٹرک آلات فراہم کرنیوالی کمپنی 'منتر سوفٹ ٹیک' نے محکمہ کو مطلع کیا کہ UIDAI کی ہدایات کے مطابق ونڈوز آپریٹنگ سسٹم پر کام کرنے والے تمام بائیومیٹرک آلات کی آر ڈی سروس کو فوری طور پر اپ ڈیٹ کرنا ضروری ہے۔ اس سلسلے میں تمام اضلاع کو مناسب قیمت کی دکانوں میں نصب بائیومیٹرک آلات اپ ڈیٹ کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔ تاہم اپ ڈیٹ کے بعد ریاست کی متعدد راشن دکانوں میں بائیومیٹرک آلات نے تکنیکی مسائل پیدا کیے، جس کے باعث 25 نومبر کو مستحقین کی تصدیق اور راشن کی تقسیم میں رکاوٹ پیش آئی۔ محکمہ نے فوری طور پر متعلقہ کمپنی سے رابطہ کیا اور کمپنی نے اسی دن شام 5:30 بجے تک مسائل حل کرنے کی اطلاع دی۔ محکمہ کے مطابق 25 نومبر تک نومبر کے ماہانہ راشن کی مجموعی تقسیم کا 52.80 فیصد کام مکمل ہو چکا تھا۔

'دستور کے بنیادی اصولوں، جمہوری اقدار اور شہری فرائض سے طلبہ میں آگاہی ضروری'



ہبلی (شعیب مرزا) ثنا گروپ آف انسٹی ٹیوشنز، ہبلی کے زیر اہتمام ثنا ایجوکیشنل کیمپس میں یوم دستور ہند کے موقع پر ایک باوقار تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب کا مقصد طلبہ میں ہندوستانی دستور کے بنیادی اصولوں، جمہوری اقدار، بنیادی حقوق، شہری فرائض اور ذمہ دارانہ شہریت کے تعلق سے شعور و بیداری پیدا کرنا تھا۔ اس موقع پر ہبلی کی تیسری ایڈیشنل سول جج و جے ایم ایف سی محترمہ نرو پما آر۔ دھانگ